اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱)

قادیانیت کے دو چہرے

مرزا قادیانی، قادیانی سربراہان و معتقدین

کے دو سو سے زائد تضادات کا مستند مجموعہ

تحقیق وترتیب:

مولانا مشتاق احمد

پیش لفظ

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی قدس سرہٗ

آئینہ

تقریظات 7

عرض مؤلف 15

مقدمہ 18

پہلا باب 31

مرزا صاحب کے اپنے ذاتی حالات کے متعلق تضادات 31

پہلی فصل: نام ونسب، تعلیم، ملازمت وغیرہ 31

دوسری فصل: معجزات کی تعداد کے متعلق تضاد بیانی 35

تیسری فصل: مرزا پر الہامات کی ابتداء کب ہوئی 38

چوتھی فصل: آسمانی تائید، علوم لدنیہ وغیرہ 41

دوسرا باب: مختلف شخصیات اور واقعات کے بارے میں تضاد بیانی 45

(۱) میر عباس علی 45

(۲) مولانا عبدالحق غزنویؒ 45

(۳) بابا گورو نانک 46

(۴) ڈپٹی عبداللہ آتھم 46

(۵) پنڈت لیکھرام 48

(۶) الہامات کا مصداق کیا ہے 49
(۷) محمدی بیگم 50
(۸) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی 50
تیسرا باب: مرزا کے متضاد دعوے 52
پہلی فصل: دعویٰ نبوت کا اقرار و انکار 52
دوسری فصل: مسیح ابن مریم ہونے کا اقرار و انکار 66
تیسری فصل: مہدی ہونے کا اقرار و انکار 72
چوتھا باب: اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تضادات 76
پانچواں باب: انبیاء کرام خصوصاً حضور علیہ السلام کے متعلق تضادات 82
چھٹا باب: قرآن مجید، دیگر آسمانی کتب، وحی وغیرہ متعلق الہامات 87
ساتواں باب: صحابہ کرامؓ و اہلبیتؓ کے متعلق تضادات 93
آٹھواں باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی حالات کے متعلق تضادات 95
نواں باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعزاز و اکرام کے متعلق تضادات 104
دسواں باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کے متعلق تضادات 110
گیارہواں باب: دابۃ الارض اور دجال وغیرہ کے متعلق تضاد بیانی 121
بارہواں باب: مرزا کے قول و فعل کا تضاد 125
تیرہواں باب: مرزا بشیر الدین محمود کے تضادات 134
چودہواں باب: مولوی محمد علی لاہوری کے تضادات 139

پندرہواں باب: مرزائی خلفاء و معتقدین کا مرزا قادیانی سے اختلاف	149
سولہواں باب: متفرق تضادات	166
خاتمہ: نتائج بحث و دعوت فکر	170

☆

تقریظ

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی قدس سرہ
رئیس ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لانبی بعده، امابعد

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے جن کی حضور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی خبر دی تھی کہ میرے بعد میری امت میں تیس کذاب ودجال پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کریگا۔ لیکن یادرکھنا میں آخری نبی ہوں میرے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جہاں آپ نے بڑی صراحت ووضاحت سے اپنے بعد کسی کے نبی ہونے کی نفی فرمائی اتنی ہی وضاحت وصراحت سے بار بار حلفیہ طور پر بیان فرمایا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمانوں پر زندہ اٹھائے گئے ہیں وہ قیامت سے قبل دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ذریعے دین اسلام پھر اس دنیا میں پھیل جائیگا۔ ان کی دوبارہ تشریف آوری سے آپکی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ آپ کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پہلے انبیا میں سے اگر کوئی نبی دوبارہ اس دنیا میں واپس آجائے تو اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ انبیاء سابقین سارے بھی تشریف لے آئیں تو وہ بھی حضورؐ کی خاتمیت کے منافی نہیں۔ اس سے آپ کا آخری نبی ہونا متاثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ پیدائش کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہیں اور زمانہ کے لحاظ سے سب سے آخر

میں تشریف لائے ہیں دیگر تمام انبیاء علیہم السلام بشمول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سب آپ سے پہلے پیدا ہوئے اور پہلے تشریف لے آئے اب اگران انبیاء گزشتہ میں سے کوئی نبی دس ہزار دفعہ بھی بار بار آئے تو اس سے حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت متاثر نہیں ہوتی کیونکہ آپ کا آخر نمبر وہی رہتا ہے۔آپ کی پیدائش کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوا البتہ آپ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص اگر نبوت کا دعویٰ کرے خواہ وہ ظلی بروزی نبوت ہی کیوں نہ ہو تو اس سے آپ کی نبوت خاتمیت ٹوٹ جاتی ہے۔قادیانی دھوکہ دیا کرتے ہیں۔ان کے خیال میں ایک ایسا شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوا ہو اس کے دعویٰ نبوت سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔اس کے برعکس حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی ہیں وہ اگر دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو اسے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی قرار دیتے ہیں۔یہ قادیانیوں کی الٹی منطق ہے جس سے وہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صراحت و وضاحت اور تاکید سے اپنی خاتمیت کا اعلان مختلف پیراؤں میں کیا اسی صراحت و تاکید سے اپنے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔آپ کی اس پیشگوئی کے مطابق اس امت میں کئی جھوٹے نبی اور کئی ایک جھوٹے مسیح پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے جھوٹے دعوے کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق کر دی۔پچھلی صدی ہجری چودھویں کی ابتداء میں دشمن اسلام انگریز کی گہری سازش سے ہندوستان مشتری پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ قادیان کے رہنے والے انگریز کے ایک فرمانبردار خاندان کا چشم و چراغ مرزا غلام احمد قادیانی، مجدد، مہدی موعود، مسیح موعود، نبی، رسول بلکہ خاتم الانبیا ہونے کے مختلف دعاوی مختلف اوقات میں تدریجا کرتا رہا حتی کہ پھر نبوت و رسالت سے بھی ترقی کرتے ہوئے خدائی تک کے دعوے کر ڈالے۔جہاد کا وہ عظیم فریضہ جس کے بارے حضور ختمی ؐ مرتبت نے فرمایا تھا کہ جہاد قیامت تک جہاری رہے گا اور جو الحمدللہ آپ کے ارشاد کے مطابق افغانستان، بوسنیا، کشمیر وغیرہ کئی ایک ممالک میں جاری ہے

مرزا قادیانی نے انگریز حکومت کی خوشنودی اور ان کی حکومت کے استحکام کی خاطر اس جہاد کے فریضہ کو حرام قرار دیا۔ جہاد کرنے والے مجاہدین کو نازیبا اور بدترین گالیوں سے کوسا اور حکومت برطانیہ کی اطاعت کو مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا اور حرمت جہاد اور حکومت برطانیہ کی اطاعت کے سبق پر اس قدر کتابیں لکھیں کہ بقول اس کے ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی کے کذاب و دجال ہونے کے بیشمار دلائل اور ثبوت قرآن وحدیث اور اس کی اپنی تصنیفات وتحریرات بھی موجود ہیں۔ مرزا قادیانی کی سیرت وکردار اور کذاب وافتراء پر علماء کرام کی متعدد تصنیفات موجود ہیں جن کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کے بیشمار دلائل ہیں جن میں سے ایک دلیل اس کے متناقض اقوال ہیں۔ مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ جس آدمی کے کلام میں تضاد اور تناقض ہو یا تو وہ پاگل اور مجنون ہوتا ہے یا پھر وہ جھوٹا منافق ہوتا ہے مرزا قادیانی کی پوری زندگی مجموعہ اضداد ہے اور بقول اپنے وہ ''معجون مرکب'' ہے چونکہ وہ آہستہ آہستہ اپنے عقائد ونظریات بدلتا رہا۔ اور تدریجاً مختلف دعاوی کی منازل طے کرتا رہا اس لئے اس کی تحریرات مجموعہ اضداد بن گئیں۔

اس لئے اس کی کتب وتحریرات میں ایک طرف تو ختم نبوت کا اقرار ہوگا مدعی نبوت کو جہنمی اور کافر قرار دیگا۔ دوسری طرف ختم نبوت کا انکار کرتا اور خود دعویٰ نبوت کرتا دکھائی دیگا۔ کہیں حیات عیسیٰ کا اقرار اور ان کے دوبارہ اس دنیا میں آنے کو قرآن وحدیث سے ثابت کر رہا ہوگا اور کہیں اس کا انکار کرتے ہوئے ان کی وفات کو قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کر رہا ہوگا۔ بلکہ ان کی حیات کو شرک عظیم قرار دے رہا ہوگا جبکہ ۵۲ سال کی عمر تک نہ صرف حیات مسیح کا اقرار کرتا رہا بلکہ ان کی دوبارہ آمد کو قرآن وحدیث سے ثابت کرتا رہا، کہیں یہ اقرار نظر آئیگا کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں دنیا میں تشریف لائیں گے تو بعد از وفات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریفہ میں دفن ہوں گے۔ کہیں انہیں فوت شدہ ثابت کر کے ان کی قبریں تلاش کر رہا ہو پھر کبھی کبھی تو آپ کی قبر فلسطین میں بتائے گا کبھی گلیل میں کبھی یروشلم میں اور آخر میں کشمیر میں آپ کی

قبر ثابت کر رہا ہوگا۔اسی طرح کہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ کا ثبوت دے گا اور کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف نجار کا بیٹا ثابت کر رہا ہوگا بلکہ ان کے اور بہن بھائی بھی بتا رہا ہوگا۔کہیں حضرت مریم صدیقہ کی پاکدامنی اور پاکیزگی کا اقرار واعتراف کرے گا تو کہیں یہودیوں سے بھی بڑھ کر ان پر بہتان لگاتا ہوا نظر آئیگا۔کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کررہا ہوگا کہیں ان معجزات کو شعبدہ بازی قرار دیکر ان کا صاف صاف انکار کر دیگا۔کہیں مثیل مسیح کا دعویٰ کررہا ہوگا اور پھر اسی کتاب میں چند صفحات بعد خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے اس پر دلائل دے رہا ہوگا کہیں مسیح اور مہدی کو دو علیحدہ شخصیتیں قرار دے رہا ہوگا اور کہیں مسیح اور مہدی دونوں کو ایک شخص قرار دے دیگا۔کہیں فارسی الاصل اور مغل زادہ بن رہا ہوگا۔کہیں چینی بن رہا ہوگا کہیں فاطمی بن رہا ہوگا پھر کہیں مرد بن رہا ہوگا کہیں عورت بن رہا ہوگا۔کہیں خدا کا بیٹا بنے گا اور کہیں خدا کا باپ بن جائیگا اور کہیں خود خدا بن جائیگا کہیں شرک کے خلاف لکھ رہا ہوگا اور کہیں خدائی صفات میں شرکت کا دعویٰ کر رہا ہوگا۔

پھر کہیں معراج جسمانی کا اقرار ہوگا اور کہیں انکار کرتے ہوئے اسے ایک کشف قرار دے دیگا۔دجال سے مراد کہیں تو عیسائی پادری ہوں گے اور کہیں دجال سے مراد انگریز قوم ہوگی اور دجال کے گدھے سے مراد ان کی ریل گاڑی ہوگی اور کہیں خود مرزا دجال کے گدھے یعنی ریل پر سواری کرتا ہوا نظر آرہا ہوگا اور کہیں انگریز دجال کی تعریفیں اور قصیدے پڑھتا نظر آئے گا کہیں تہذیب وشرافت کا پیکر بنکر یہ تعلیم دے گا کہ گالی دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں بلکہ گالیاں سن کر دعا دو۔پا کے دکھ آرام دو۔بلکہ اپنے متعلق یہ دعویٰ کریگا کہ میں نے آج تک کسی کو جوابی طور پر بھی گالی نہیں دی دوسری طرف عدالت میں خود اقرار کر رہا ہوگا کہ میرے سنت الفاظ گالیاں جوابی طور پر ہیں اور نئی نئی گالیوں کے وہ ریکارڈ قائم کئے ہیں کہ اس کے ریکارڈ کو آج تک کوئی توڑ نہیں سکا کہیں جھوٹ بولنے والے کو مرتد اور گو کھانے والا قرار دیا اور کہیں خدا، انبیاء اولیا اور آسمانی کتب وغیرہ پر بڑی جرأت اور بے حیائی کے ساتھ بہتان اور جھوٹ بکتا ہوا نظر آئیگا کہیں

اس کا یہ اقرار و اعتراف نظر آئیگا کہ انبیاء علیہم کا کوئی استاد نہیں ہوتا وہ تمام دینی معلومات براہ راست خدا تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں۔ کہیں اس کے برعکس یہ لکھ رہا ہوگا کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) تمام تورات ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً پڑھی تھی۔ اپنے متعلق کئی جگہ خود یہ اقرار کریگا کہ میں نے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ مولوی فضل احمد سے صرف ونحو کی کتابیں اور مولوی فضل الٰہی سے چند فارسی کتابیں اور قرآن کریم پڑھا اور مولوی گل علی شاہ سے منطق اور فلسفہ پڑھا طب کی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ سیالکوٹ میں انگلش ڈاکٹر امیر شاہ سے پڑھتا رہا۔ دوسری طرف یہ دعویٰ کرتا نظر آئیگا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا اور جو حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا وہی حال میرا ہے جیسا آپکا علم لدنی تھا ویسے میرا علم بھی لدنی ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی مفسر یا محدث کی شاگردگی اختیار کی ہو دابۃ الارض سے مراد ایک جگہ لکھا ہے۔ علماء ربانی دوسرے مقام پر لکھا اس سے مراد علماء سوء اور منافق ہیں کہیں تیسری جگہ لکھا کہ دابۃً سے مراد طاعون کا چوہا ہے۔ کہیں تو عاجزی اور فروتنی کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اور کہیں یہ تعلیٰ کریگا کہ

ابن مریم کا ذکر چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

☆☆

کربلا است سیر ہرآنم
صد حسین است درگریبانم

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

کہیں سرورِ دو جہاںؐ سے برابر کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ

من فرق بینی وبین المصطفی

فما عرفنی ومارای

بلکہ پھر کہیں خاتم الانبیاء کا منصب ختم نبوت سنبھالتے ہوئے یہ دعویٰ کرے گا کہ

روضۂ آدم جو تھا نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساری مخلوق سے اپنے آپ کو اعلیٰ قرار دے گا اور یہ دعویٰ کرتا نظر آئے گا۔

اعطانی مالم یعط احد من العالمین

آثرک اللہ علی کل شئی

آسمان پر سے بہت سے تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا اور کہیں اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور غلام ثابت کررہا ہوگا۔

غرضیکہ مرزا کی تحریرات سے آپ کو ہر رطب ویابس چیز ملے گی جس چیز کا اقرار ملے گا اس کا انکار بھی ملے گا اور جس چیز کا انکار ملے گا اس کا اقرار بھی ملے گا۔اسی لئے ہمارے استاذ مکرم حضرت مولانا محمد حیات صاحب فاتح قادیان فرمایا کرتے تھے کہ

''مرزا کی الماری...... پٹاری ہے مداری کی''

جس طرح مداری کی پٹاری سے ہر چیز برآمد ہوتی ہے اسی طرح مرزا کی الماری سے بھی ہر چیز نکل آتی ہے۔

مرزا قادیانی کے انہیں تضادات واختلافات کا نتیجہ ہے کہ اس کے پیروکار کئی فرقوں میں

بٹے ہوئے ہیں۔ کئی تو صرف اسے چودہویں صدی کا مجد مانتے ہیں کئی اسے مسیح موعود اور مہدی مانتے ہیں کئی اسے ظلی بروزی نبی قرار دیتے ہیں کئی اسے صاحب شریعت نبی مانتے ہیں کئی اسے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل قرار دیتے ہیں کیونکہ ہر ایک کو اپنے مطلب کی عبارت اس کی تحریرات میں سے مل جاتی ہے۔ مرزا قادیانی کے انہی اختلافات و تضادات کو ہمارے جامعہ عربیہ کے ایک فاضل نوجوان استاد مولانا مشتاق احمد صاحب نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں کی تحریرات سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے جمع کیا ہے اور جیسا کہ گزر چکا ہے کہ بقول مرزا قادیانی جس شخص کے کلام میں تضاد ہو وہ یا تو پاگل، مخبوط الحواس ہوتا ہے یا پھر جھوٹا منافق ہوتا ہے اب یہ رسالہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے فیصلہ قارئین پر چھوڑا جاتا ہے کہ وہ ان عبارات کو پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ آیا یہ شخص مہدی، مسیح موعود نبی اور نعوذ باللہ محمد ثانی ثابت ہوتا ہے یا پرلے درجے کا احمق، مجنون، پاگل، جھوٹا اور منافق ثابت ہوتا ہے۔

انشاءاللہ یہ رسالہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں مرزائیت کے قلعے کو مسمار کرنے والا میزائل اور ایٹم بم ثابت ہوگا اور اگر قادیانیوں نے بھی بنظر انصاف اور تحقیق حق کی غرض سے اس کا مطالعہ کیا تو ان کے لئے بھی موجب ہدایت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس محنت اور اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اس میدان میں مزید کام اور محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

وماذلک علی الله بعزیز

منظور احمد چنیوٹی عفااللہ

ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ

تقریظ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ

ازواسومنڈی بہاؤالدین

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

رسالہ تضادات مرزا قادیانی جو حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب نے مرتب کا ہے اس کا میں نے ابتداء سے انتہاء تک حرف بہ حرف مطالعہ کیا ہے اور اسے بہت مفید پایا ہے۔

اگر قادیانی حضرات خالی الذہن ہو کر اس رسالہ کا مطالعہ کریں گے تو انشاء اللہ ان کے لئے راہ راست پر آنا آسان ہوگا جیسا کہ حضرت استاذ العلماء مولانا لال حسین صاحب اختر مرحوم مرزا قادیانی کے تضادات کی بنا پر ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ تہہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی محنت کو قبول فرمائیں اور یہ رسالہ قارئین کے لئے مفید ثابت ہو۔

والسلام،

محمد ابراہیم

عرض مؤلف

قرآن مجید ابدی صحیفہ ہدایت ہے جو اللہ جل شانہ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ آخری کتاب اپنے اندر معجزانہ شان رکھتی ہے۔ لاکھوں فصیح و بلیغ اس دنیا میں آئے جنہیں اپنے علم و دانش اور فصاحت و بلاغت پر بجا طور پر ناز تھا لیکن اعجاز قرآنی کا وہ بھی مقابلہ کرنے میں ناکام رہے اور جس نے بھی قرآن مجید کے مقابلہ میں عبارتیں بنانے کی سعی نامشکور کی تو ایسی مضحکہ خیز کہ اس کی نقل بھی دشوار ہے۔

اعجاز قرآنی کے دلائل میں سے ایک دلیل قرآن مجید کا ہر قسم کے تضاد سے پاک ہونا ہے جیسے قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ ''وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا'' (النساء۸۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے خود ساختہ جملوں کو الہام اور وحی اور شعبدہ بازیوں کو معجزات قرار دیا۔ ان دجالوں میں سے ایک دجال و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے دعویٰ نبوت کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن مجید کے ہم مرتبہ اور ہم قسم کے تضادات سے مبرا قرار دیا (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۸) مرزا نے ازراہ تعلی یہاں تک کہہ دیا کہ مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (تذکرہ ۳۸۸ طبع دوم) یعنی میں اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا میں جو کہتا ہوں وحی الٰہی سے کہتا ہوں۔ یوں مرزا کے زعم کے مطابق اس کے سارے اقوال اور تحریریں وحی کا درجہ رکھتی ہیں۔

مرزا کے ان دعوؤں حقیقت معلوم کرنا، ان کا تجزیہ کرنا ہمارا بنیادی حق ہے اس تجزیہ سے کیا تلخ حقائق سامنے آئے، مرزا کی تضاد بیانی کی وجوہ کیا تھیں؟ یہ سب مباحث انشاء اللہ العزیز

قارئین کرام اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

جس طرح سچے نبی وحی، اس کے فرمودات اور قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں ہوتا اسی طرح ان کے خلفاء بھی اقوال کے تضادات اور قول وفعل کے تضادات سے پاک ہوتے ہیں۔ سید الانبیاء خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدینؓ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ یہ مقدس ہستیاں تو قرون اولیٰ میں تھیں۔ ہم آج کے اس گئے گزرے معاشرہ میں بھی ایسی بیسیوں شخصیات دیکھتے ہیں جو کہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں اور ان کی تحریریں ان کے اقوال واعمال وافعال ہر قسم کے تضادات سے پاک ہیں۔

دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں

مرزا قادیانی، نبوت تو بہت دور کی بات ہے۔ چہ نسبت خاک را باعالم پاک۔ اگر ایک متقی و پرہیزگار شخص بھی ہوتا تو اس کی تحریروں میں تضادات کا یہ عالم نہ ہوتا جو کہ ہے۔

قادیانیت کفروشرک، مکروفریب، کذاب وافترا، حرص وآز کا ایک بدترین مجموعہ ہے تضادات اس کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان تضادات کو قادیانیت سے نکال دیا جائے تو صرف الف لیلوی داستان ہی رہ جاتی ہے۔

احقر نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود، اور مولوی محمد علی لاہوری کے تضادات، مرزا قادیانی سے اس کے بیٹوں اور مریدوں کے اختلافات بھی تحریر کردیئے ہیں، جو کہ خاصی محنت سے لکھے گئے ہیں جس کا اندازہ دیکھ کر ہی ہوسکتا ہے مرزا قادیانی کے بعد اس کے مشن اور دامہائے تزویز کو مرزا محمود نے ترقی دی۔ یہ بہت شاطر اور عیار انسان تھا۔ اس نے اپنے والد کی کتابوں میں وہ تحریفات کیں کہ یہود ونصاریٰ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کشمیری لکھتے ہیں۔

’’یہ تو صحیح ہے کہ جائداد کی وارث اولاد ہوتی ہے لیکن اسکا جواز آج تک قائم نہیں ہوا کہ اولاد میں سے کوئی فرد والد کے ان فرمودات پر قلم کھینچ دے جو علم کی میراث ہو کر قرطاس وقلم کو

منتقل ہو چکے ہیں صرف دو تحریریں ساری تاریخ میں پائی جاتی ہیں ایک عیسائی علماء کی تحریف جس سے بائیبل مجروح ہوئی ہے۔ دوسری مرزا بشیر الدین محمود کی تحریف کہ اپنے والد کی تحریروں کے عیب چھپانے کے لئے انہوں نے عجیب وغریب جسارتیں کی ہیں (مرزائیل ص ۹۳)

مرزا محمود کی ان عجیب وحرکات کا جائزہ دو مستقل فصلیں قائم کر کے لیا گیا ہے۔

لاہوری گروپ کا بانی مولوی محمد علی لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کا خاص مرید تھا۔ حکیم نورالدین کی وفات کے بعد وہ خلیفہ بننے کا متمنی تھا لیکن مرزا بشیر الدین محمود اور اس کی والدہ نے مولوی محمد علی کی ایک نہ چلنے دی۔ وہ خلیفہ نہ بن سکا جس پر احتجاجاً اس نے مرزا محمود کی بیعت نہ کی اور ۱۹۱۴ء میں اس نے لاہور آ کر علیحدہ دکان بنائی۔ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ کے نام سے الگ تنظیم بنائی اور اس کا پہلا امیر منتخب ہوا۔ جب مولوی محمد علی لاہوری نے جدا گروہ بنایا تو دعویٰ کیا کہ مرزا صاحب مجدد تھے نبی نہ تھے حالانکہ ۱۹۱۴ء سے پہلے اس کی بے شمار تحریرات یہ بتاتی ہے کہ وہ مرزا کو نبی ماننے میں مرزا محمود کا ہمنوا تھا۔

ہم نے ایک مستقل باب قائم کر کے مولوی محمد علی لاہور کے تضادات کا جائزہ لیا ہے اور اس کے اقوال نقل کئے ہیں کہ مرزا نبی ہے پھر اس تصویر کا دوسرا رخ دکھایا ہے اس کے دس اقوال ایسے پیش کئے ہیں جن میں وہ مرزا کی نبوت سے انکاری ہے یوں یہ کتاب قادیانی اور لاہوری دونوں گروہوں کے لئے آئینہ بن گئی ہے۔ **فالحمد لله علی ذلک**

آخر میں اللہ جل شانہ سے دوست بدعا ہوں کہ وہ احقر کی اس حقیر کاوش کو قبول فرمائیں ریاکاری سے بچائیں اس کتاب کو بھولے بھٹکے قادیانیوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔

وماذلک علی الله بعزیز۔ مشتاق احمد

استاد درجہ تخصص فی ردالقادیانیۃ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ۔

(25/اپریل 2000ء 19 محرم الحرام ۱۴۲۱ھ)

مقدمہ

شریعت اسلامیہ اپنے ہر ماننے والے سے مطالبہ کرتی ہے کہ جہاں وہ اپنی عبادات و معاملات میں اپنی نیت خالص رکھے ریاکاری کو قریب بھی نہ پھٹکنے دے وہاں اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی یکساں برتاؤ کرے ایسا نہ ہو کہ دل کینہ ونفرت سے بھرا ہوا ہو اور زبان سے محبت جتلائی جارہی ہو ایسے شخص کو جس کے ظاہر و باطن اور قول وفعل میں تضاد ہو منافق کہا گیا ہے اور قرآن وحدیث میں منافقین کے بارے میں سخت وعیدیں مذکور ہیں مثلاً مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں مذکور ہے تجدون شر الناس یوم القیمة ذاالوجهین الذی یأتی هٰئو لاء بوجهٍ وهٰئو لاء بوجهٍ متفق علیه (ص۴۱۱)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ظاہر و باطن کا تضاد کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کی شخصیت گھر کا ماحول اور معاشرہ بہت سی خرابیوں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے انسانی کردار پر یہ ایک انتہائی بدنما داغ ہے جو جملہ اوصاف کو دیمک کی طرح چٹ کر جاتا ہے اس دورخہ طرز عمل کو منافقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تضاد بیانی کے ڈانڈے مکروفریب حرص وآز مادہ پرستی کذب و افترا اور مالیخولیا سے جا ملتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی بھی گزشتہ مدعیان نبوت کی طرح خواہشات نفسانی کا غلام مکمل دنیادار تصنع و بناوٹ کا دلدادہ' تاویلات کا بے تاج بادشاہ' مذاق و مالیخولیا کا اسیر، علم وعمل خلوص و عمل سے تہی دامن' عقل ودانشمندی کا دشمن' حکمت و دانائی سے عاری' عورتوں کا رسیا، ٹانک وائن سے تازگی حاصل کرنے والا معجون' مرکب قسم کے دعوے کرنے والا شخص تھا۔ ایسے اخلاق وکردار کا حامل تضادات سے کالی ہوگا یہ گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے یہ سمجھنا کہ حق احمق انسان، عقل ودانش کی

دنیا میں محو پذیر ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانی پر ہم اپنا تجزیہ لکھنے کی بجائے محدث جلیل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نو اللہ مرقد کا تجزیہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ مولانا کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں۔

(ا) دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی گزرے ہیں مگر اس مسلیمہ ثانی مرزا احمد قادیانی جیسا مدعی کاذب اور مفتری اب تک کوئی نہیں گزرا۔ جو مدعی بھی کھڑا ہو وہ ایک ہی دعویٰ کو لے کر کھڑا ہو مگر مرزائے قادیان کے دعوؤں کی کوئی حد اور شمار نہیں۔ اس شخص نے اس کثرت کے ساتھ قسم قسم کے مختلف اور متناقض دعوے کئے جن کا احاطہ اس ناچیز کو محال نظر آتا ہے اور دعوؤں کی کثرت اور تنوع ہی کی وجہ سے مرزائی امت کے فضلاء کو مرزائے قادیان کے اصل دعویٰ کے تعین میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب نبوت کے مدعی تھے کوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے کوئی کہتا ہے کہ مجدد زماں یا امام دوراں یا مہدی زماں ہونے کے مدعی تھے کوئی کہتا ہے کہ لغوی یا مجازی یا بروزی نبی ہونے کے مدعی تھے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب شریعت اور مستقل نبی تھے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ غیر تشریعی نبی تھے۔

اس قسم کا دعویٰ تو مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اور یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے موسیٰ اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور شیعوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے یہ کہہ دی کہ امام حسینؓ سے مشابہت رکھتا ہوں اور ہندوؤں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے کرشن ہونے کا اور آریوں کا باشاہ ہونے کا دعویٰ کیا تا کہ ہر طرف سے شکار مل سکے اور باوجود ان مختلف اور متناقص دعوؤں کے بظاہر مدعی اسلام ہی کے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ یہود و نصاری اور ہندوؤں اور آریوں میں سے تو کسی نے آپ کو اپنا گرو اور پیشوا نہ مانا۔ البتہ ناواقف عوام اور بعض تعلیم یافتہ حضرات ان کے فریب میں آ گئے اور انہیں کلمہ گو خیال کر کے یہ سمجھنے لگے کہ یہ بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے چونکہ تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین اسلام اور اس کے اصول سے بے خبر

ہوتا ہے اس لئے وہ مدعی کاذب کے مکروفریب کو سمجھ نہ سکا اور یہ نہ سمجھ سکا کہ نام اسلام کا ہے اور معنی کفر کے ہیں ظاہر میں اسلام کا نام لیا مگر در پردہ اصول اسلام میں وہ عجیب وغریب تحریف کی کہ جس سے اصل اسلام کی حقیقت ہی بدل گئی اور ایسی تحریف کی کہ یہود ونصاریٰ سے تحریک میں سبقت لے گیا اور شریعت کے الفاظ کو بظاہر برقرار رکھنا اور اس کی حقیقت جو بدل دینا یہی الحاد اور زندقہ ہے (دعاوی مرزا ص ۱۔۲ مندرجہ احتساب قادیانیت جلد دوم ص ۳۵۶۔۳۵۷)

(۲) قادیانی کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روش ہوجاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ میرے تھیلے میں سب کچھ ہے ایمان بھی ہے اور کفر بھی ختم نبوت کا اقرار بھی اور اقرار بھی، دعوت نبوت ورسالت بھی ہے اور جو دعوت نبوت کرے اس کی تکفیر بھی ہے حضرت مسیح بن مریم کے رفع الی السماء اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی وغیرہ وغیرہ غرض یہ کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں جس قدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں وہ دنیا کے کسی متنبّی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا صاحب کبھی اقرار کرتے ہیں اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ ودانستہ ہے اور غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے اور حقیقت متعین نہ ہو حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا صاحب کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور جب موقع ملتا ہے تو مرزا صاحب کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعوے پیش کردیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے۔

(اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف ص ۱۷)

مرزا غلام احمد قادیانی اتنے تضادات کا شکار کیوں ہوا؟ بندہ نے جہاں تک تجزیہ کیا ہے حسب ذیل وجوہ سمجھ آتی ہیں۔

(۱) مثل مشہور ہے دروغ گورا حافظہ بنا شد مرزا صاحب بڑی مہارت سے جھوٹ بولنے کے عادی مجرم تھے جسکی نحوست ان پر یہ پڑی کہ نسیان کے مریض بن گئے اور ان کو یاد نہ رہتا تھا کہ میں نے پہلا کیا لکھا اور اب کیا لکھ رہا ہوں؟ اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک ہی صفحہ پر متضاد باتیں لکھ جاتے تھے اور انہیں کوئی احساس تک نہ ہوتا تھا۔

(۲) مرزا صاحب نے مختلف اوقات میں مختلف امور پر اپنا مؤقف تبدیل کیا خصوصا ۱۹۰۱ء اس سلسلہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

جلال الدین شمس قادیانی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے دیباچہ میں لکھتا ہے ایک غلطی کا ازالہ ...... یہ رسالہ اس لحاظ سے ایک اہم رسالہ ہے کہ اس رسالہ میں اصولی طور پر اس اختلاف کا حل پیش کیا گیا ہے جو بظاہر آپ کی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تحریروں اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریروں میں اپنی نبوت کے متعلق نظر آتا ہے ۱۹۰۱ء سے کی تالیفات میں آپ نے بکثرت اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور ۱۹۰۱ء سے بعد کی تالیفات میں بکثرت اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا ہے (دیباچہ ص ۶)

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے متعدد مواقع پر اپنے موقف وحی الٰہی کی بنیاد پر تبدیل کئے۔ اس سلسلہ میں ایک انتہائی دلچسپ تحریر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

اب میں آپ کی خاطر ایک خاص دلیل پیش کرتا ہوں اور ایک نئے راستہ سے اس مسئلہ کے حل کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر دو فریق کے مقتدر ہیں نیز ہمارے اور آپ (یعنی لاہوری گروپ۔ ناقل) کے نزدیک وہ صادق اور راستباز ہیں ان باتوں کے باجود حضور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے پھر کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا پھر

کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں کہیں فرماتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ سے کیا نسبت وہ عظیم الشان نبی ہے ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں صرف مجدد اور محدث ہوں ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے بھی رہے پھر حرام بھی فرما دیں ان سے رشتے ناتے بھی کئے پھر منع بھی کر دیئے متوفیک کے معنے کیے کہ پوری نعمت دوں گا پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے کوئی اور منع ثابت ہوں فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے دوسرے میں اس کے کچھ مخالف کی ہے۔ کبھی کہا کہ میں تو مسیح کا صرف مثیل ہو کر آیا ہوں وہ خود بھی آئے گا پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا غرض حضور کی تصانیف میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح کے دکھا سکتے ہیں تو سو ہم دوسری طرح کے اور اگر چہ ہمارے نزدیک معاملہ بالکل صاف ہے کہ حضورؑ اپنے عقائد کو بالہام الٰہی تبدیل فرماتے گئے مگر پھر بھی ایک ناواقف کے لئے سمجھنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے جب ہم حقیقۃ الوحی کو پیش کرتے ہیں اور آپ ازالۂ اوہام کو پھر مخالف الفاظ پر خوب بحث ہوتی ہے مجلس میں تو تو میں میں شروع ہو کر حق سمجھنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی دراصل متقی اور عقلمند (یعنی عقل کے اندھے۔ ناقل) کے لئے دقت نہیں مگر مبتدی اور ضدی کے لئے بعض فقرا ابتلا اور ضلالت کا باعث بن جاتے ہیں۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل قادیانی کا مضمون

(مندرجہ ماہنامہ الفرقان ربوہ مسیح موعود مؤرخہ مئی، جون ۱۹۶۵ء)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا صاحب کس طرح وحی والہام کا نام اپنی اغراض مذمومہ کے لئے استعمال کر رہے ہیں گزشتہ چودہ سو سال میں کسی بزرگ پر الہامات اترنے کا یہ انداز نہیں رہا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عقائد کے ضمن میں دعوؤں کے سلسلہ میں اس طرح کی متضاد وحی کبھی نہیں اتری حتیٰ کہ گزشتہ ادوار کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے بھی کسی ایک کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ مرزا صاحب کا کسی نبی ولی کے ساتھ موافقت نہ کرنا ان کے جھوٹا ہونے کا بین ثبوت ہے۔

ثانیاً یہ نکتہ قابل غور ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے اپنی تحریر میں مرزا صاحب کے تضادات کی جو مثالیں دی ہیں اور اس میں وحی کی بنیاد پر نسخ تسلیم کیا ہے وہ سراسر غلط ہے وحی نہ ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کیا مرزائی مرزا کو ۱۸۸۰ء کے زمانہ سے جب وہ براہین احمدیہ لکھ رہے تھے مجدد تسلیم نہیں کرتے؟ کیا ان کے حضرت صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ مجدد کو جب تک اللہ تعالیٰ نہ بلوائے وہ نہیں بولتا؟ کیا مرزا صاحب پر قادیانیوں کے **بقول وما ینطق عن الھویٰ ان ھوالا وحی یوحی** کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی؟ یہ سب امور قادیانیوں کے تسلیم کردہ ہیں یہ سب اپنے آپ کو اور دوسروں کو بے وقوف بنانے والی باتیں ہیں کہ نسخ ہے مرزا صاحب کی تحریرات میں۔ مرزا اور اس کے مریدوں کے اعترافات کی روشنی میں یہ بات لازم آتی ہے کہ دونوں قسم کی تحریریں ان کی وحی کا نتیجہ ہیں۔ یہ الگ بحث ہے کہ اس قسم کے تضادات پر مشتمل وحی صرف اور صرف شیطانی ہی ہوسکتی ہے رحمانی نہیں۔

ثالثاً یہ کہ عقائد کے باب میں نسخ ممکن ہی نہیں قرآن وحدیث سے اس ضمن میں ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی نسخ صرف اور صرف احکام وسائل میں ہوتا ہے۔

(۳) ظاہر ہے کہ جھوٹے کو ایک جھوٹ چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں مرزا صاحب بھی اسی مرض کے مریض اور ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے کئی جھوٹ بولنے کے عادی تھے مثلاً مسیح موعود ہونے کے جھوٹے دعوے کو چھپانے کیلئے ایک ہی سانس میں کئی غلط بیانیاں کر گئے ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے

کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے پھر اسی عبارت پر حاشیہ میں رقم طراز ہیں مسیح موعود وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے زکریا باب ۱۴ آیت ۱۲۔ انجیل متی باب ۲۴ آیت ۷، مکاشفات باب ۲۲ آیت ۸۔ (کشتی نوح ص ۴ ۵ روحانی خزائن ص ۵ جلد ۱۹)

آپ بائبل اٹھائیں اول تا آخر پڑھ لیں مذکورہ عبارت کا کہیں نام ونشان تک نہ ملے گا یوں مرزا صاحب نے جوریت کی دیوار کھڑی تھی وہ زمین بوس ہو کر رہ گئی۔

(۴) چونکہ مرزا احب مراق وہسٹر یا جیسے دماغی امراض میں مبتلا تھے اس پر مستزاد افیون پر مشتمل ادویات کی تیاری واستعمال، ٹانک وائن سے لطف اندوزی ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا والا معاملہ تھا اس لئے کثیر وبیشتر موصوف کی یہ حالت ہوتی تھی

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ایسی کیفیات میں مرزا صاحب وہ باتیں لکھ جاتے تھے جو عقل ونقل دونوں کے خلاف ہوتی تھیں۔ اس کے بہت سے نظائر گزر چکے ہیں۔

چند قادیانی تاویلیں اور ان کے جوابات

اس بحث کو مکمل کرنے کے لئے احمدیہ پاکٹ بک سے قادیانیوں کے عذر مع جوابات نقل کئے جاتے ہیں۔ **قادیانی عذر نمبر ۱:** حضرت مرزا صاحب کے اقوال میں کوئی تناقض نہیں ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ نبی پہلے ایک بات اپنی طرف سے کہے مگر اس کے بعد خدا تعالیٰ اس کو بتا دے کہ یہ بات غلط ہے درست اس طرح ہے تو دوسرا قول نبی کا نہیں خدا کا ہوگا لہٰذا تناقض نہ ہوگا تناقض کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی شخص کے اپنے دو اقوال میں ہو" (محصلہ احمدیہ پاکٹ بک ص ۷۹۳ تا ۸۰۲)

جواب نمبرا: ہمیں مرزا صاحب کا نبی ہونا ہی تسلیم نہیں ہے اور اس کے ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں مثلا

(۱) نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا صاحب شاعر تھے اور اپنی شاعری کو اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے۔

(۲) نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا (براہین احمدیہ ص ۱۶ روحانی خزائن جلد۱۴) جبکہ مرزا صاحب کے متعدد استاد تھے (کتاب البریہ ص۱۴۸ روحانی خزائن ص ۱۸۰۔۱۸۱ جلد۱۳)

(۳) نبی غیر محرم عورتوں کو ہاتھ تک نہیں لگا تا جبکہ مرزا صاحب بھانو نامی ایک ملازمہ سے ٹانگیں دبوایا کرتے تھے (سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ ۲۱۰ روایت ۷۸۰)

(۴) نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا صاحب ۸۴ کتابوں کے مصنف تھے۔

(۵) نبی آزادی کا علمبردار ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہا تھا ارسل معنا نبی اسرائیل (بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو)

جب کہ مرزا صاحب انگریزوں کے ثنا خواں اور ان کا خود کاشتہ پودا تھے اور مسلمانوں کو انگریزوں کی تابع داری کی تلقین کرتے تھے (تحفہ قیصریہ وغیرہ)

جواب نمبر۲: نبی کی وحی کی طرح نبی کے اپنے فرمودات میں بھی تضاد نہیں ہوتا۔ احمدیہ پاکٹ بک کے قادیانی مصنف کی یہ دیدہ دلیری اور شرمناک جسارت بدیانتی اور بدزبانی ہے کہ اس نے سولہ آیات لکھ کر ان میں فرضی تضاد ثابت کیا اور کہا ہے اگر حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی عبارت میں تضاد ہے تو قرآن مجید کی ان آیات میں بھی تضاد ہے لیکن چونکہ درحقیقت قرآن مجید میں کوئی تضاد نہیں لہٰذا مرزا قادیانی کی عبارات میں بھی کوئی تضاد نہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ہم نے اس رسالہ میں مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے باحوالہ تضاد ثابت کیا ہے اور

ان مقامات پر مرزا صاحب نے کوئی تصریح نہیں کی کہ میرا دوسرا قول وحی الٰہی کی وجہ سے بدلا گیا ہے۔لہٰذا قادیانی عذر نا قابل قبول ہے۔

جواب نمبر۳: مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں معصوم ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی غلطی نہیں کرنے دیتا (نور الحق ص۲۷۲ ج۲، روحانی خزائن ص۲۷۲ جلد ۸) اس لئے قادیانی یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا پہلا قول ان کی غلط فہمی کی وجہ سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کر کے وہ غلطی دور کر دی؟

جواب نمبر۴: اگر پہلا قول مرزا صاحب نے غلط فہمی کی وجہ سے لکھا تھا اور دوسرا قول وحی پر مبنی تھا تو بتائیں کہ مرزا صاحب نے پہلے اقوال کی تردید کہاں لکھی ہے؟ تردید دکھانا قادیانیوں پر فرض ہے جو کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ تا قیامت ادا نہیں کر سکتے۔

قادیانی عذر نمبر۲: نبی کی وحی میں نسخ ہو سکتا ہے کہ پہلے اور حکم نازل ہوا بعد میں اور حکم آ گیا مرزا صاحب کی وحی میں بھی نسخ پایا جاتا ہے۔

(ایضاً بحوالہ مذکورہ)

جواب: احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف کی یہ جہالت ہے کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں نسخ اعتقاد اور اخبار میں نہیں ہوا کرتا بلکہ احکام میں ہوتا ہے اور مرزا صاحب کے تمام تر تضادات، اعتقادات و نظریات اور اخبار سے تعلق رکھتے ہیں فقہی احکامات میں تضاد بیانی شاذ و نادر ہی ہے لہٰذا نسخ والی تاویل بھی باطل ہے۔

☆

تنبیہ

قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ہر کتاب کا جواب لکھتے ہیں چاہے جواب بنتا ہو یا نہ۔ جیسے مثل مشہور ہے کہ ایک تیلی نے جاٹ کو طعنہ دیا ''جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ'' اس نے کہا ''تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو''۔ اس نے کہا تیرا جواب بنا نہیں جاٹ نے کہا میں نے جواب دے دیا ہے چاہئے بنے یا نہ بنے۔ قادیانیوں کا معاملہ بھی کچھ ایسے ہی ہے۔ یہ لوگ ایسی رکیک تاویلات کرتے ہیں کہ ابلیس بھی شرما جائے۔ تاویلات کرنے والے قادیانی مبلغین اور ان کی تاویلات کے پھندے میں پھنسنے والے نادان دوستوں سے احقر کی گزارش ہے کہ

سحر کا ایک ہی مفہوم ہے طلوع سحر
مجھے فریب نہ دیں روشنی کی تعبیریں

تضاد بیانی کے بارے میں مرزا قادیانی کے فتاویٰ

(۱) پھر تناسخ کا قائل ہونا اسی شخص کا کام ہے جو پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلاموں میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔

(ست بچن ص۲۹ حاشیہ روحانی خزائن جلد۱۰ ص۱۴۱)

(۲) صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی پاگل ور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ (ست بچن ص۳۰۱ روحانی خزائن جلد نمبر۱۰ ص۱۴۲)

(۳) اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن ص۳۱، روحانی خزائن جلد نمبر۱۰ ص نمبر۱۴۳)

(۴) اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس شخص کی حالت ہے جو ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقۃ الوحی ص۱۸۴ روحانی خزائن جلد۲۱ ص۱۹۱)

(۵) نبی اور فلسفی میں یہ فرق ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔

(لجۃ النور ص۵۳ روحانی خزائن جلد۱۶ ص۳۸۹۔۳۹۰)

(۶) تناقض بے عقلی، بے دینی اور خبط الحواسی کی دلیل ہے (انجام آتھم ص۸۳ روحانی خزائن ص۸۳ جلد۱۱)

آگے بڑھنے سے پہلے ان فتاویٰ کو ذہن نشین کر لیں اور تضادات پڑھنے کے دوران بار بار دہراتے رہیں بہت فائدہ ہوگا۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

الہامات کا بہانہ بنا کر تضادات کا اعتراف مرزا قادیانی کی زبانی

کیا یہ طریق بے ایمانی نہیں کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہیں جہاں میں نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے تیار کر رکھا ہے ایک دشمن بھی گواہی دے سکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت میں اس سے بے خبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں تبھی تو میں نے اس وقت یہ دعویٰ نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بے خبری کے زمانہ میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں ان کی نسبت کیونکہ شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہیں کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو میں اسی براہین میں ان سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا دعویٰ پیش کرنا اور کیونکہ ممکن تھا کہ میں اسی براہین میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف جج کو اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الہٰی کی طرف سے غفلت رہی جو مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی اس لیے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔

(اعجاز احمدی ص ۱۸ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ ص ۱۱۴)

دوسرے قادیانی سربراہ مرزا البشر الدین محمود کا اعتراف

پس اختلاف تو ثابت ہے اور اس کے وجود میں کوئی شک نہیں اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ اختلاف کیسا اختلاف ہے کیونکہ اختلاف دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اختلاف ظاہری ہیں جن سے اس کلام کرنے والے یا اس تحریر کے لکھنے والے پر کوئی الزام نہیں آتا صرف ظاہری شکل میں دو قولوں میں اختلاف ہوتا ہے اور ایک اختلاف ایسے ہوتے ہیں کہ جس کے کلام میں وہ پائے جائیں اس پر الزام جھوٹ کا آتا ہے اور اسی کے متعلق سائل حضرت مسیح موعود سے سوال کرتا ہے کہ آپ کی دو تحریروں میں اختلاف ہے اور وہ دونوں تحریریں نقل کرتا ہے اور پھر پوچھتا ہے کہ اختلاف کی کیا وجہ ہے؟ یعنی اسے کیوں نہ آپ کے کذب کی علامت قرار دیا جائے نعوذ باللہ من ذالک...... اگر حضرت مسیح موعود یہ جواب دیتے کہ کوئی تناقض نہیں ان دونوں حوالوں کا مطلب ایک ہی ہے تب بھی گو دشمن اس پر ہنستا یا اعتراض کرتا ہم پر حضرت مسیح موعود کی تشریح کا قبول کرنا ضروری تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس کے تناقض کو قبول کیا ہے۔

............اور حضرت مسیح موعود اس تناقض کو قبول کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تناقض تو ہے اور پھر غضب تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ خود مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دونوں عبارتوں میں تناقض ہے کہا جاتا ہے کہ کوئی تناقض نہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۴۱ مندرجہ، انوار العلوم جلد ۲ ص ۳۵۷)

پہلا باب

مرزا کے اپنے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

پہلی فصل: نام ونسب، تعلیم وملازمت وغیرہ

(ا) پہلا قول: قوم مغل برلاس:

ہمارے قوم مغل برلاس ہے (کتاب البریہ صفحہ ۱۴۴ روحانی خزائن ۱۶۲ جلد نمبر ۱۳)

دوسرے اقوال: فارسی الاصل ہوں:

(الف) عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے دادا فارسی الاصل ہیں (کتاب البریہ ص ۱۴۴ روحانی خزائن ص ۱۶۲ جلد ۱۳)

اسرائیلی اور فاطمی:

(ب): میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۲ روحانی خزائن ۲۱۶ جلد ۱۸)

چینی قوم سے تعلق

(ج): اس کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۵ روحانی خزائن ص ۱۲۷ جلد نمبر ۱۷)

چشمہ معرفت ص ۳۱۵ روحانی خزائن ص ۳۳۱ جلد ۲۳ پر بھی یہی بات لکھی ہے۔

(۲) پہلا قول: دنیوی استادوں سے پڑھنے کا اقرار:

بچپن کے زمانے میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا، جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً (۱۰) دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا......اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو، ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا...... اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۴ تا ۱۵۰ مندرجہ روحانی خزائن صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۱، جلد ۱۳)

(نوٹ): ۔سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ روایت نمبر ۱۲۹ پر بھی یہی بات لکھی گئی ہے۔

دوسرا قول: دنیوی تعلیم میں کسی کا شاگرد ہونے سے انکار:

میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔

(ایام الصلح ص ۱۴۷، روحانی خزائن ص ۳۹۴، جلد نمبر ۱۴)

(۳) پہلا قول: مرزا انگریزی سے نابلد تھا:

میں انگریزی نہیں جانتا، اس کوچہ سے بالکل ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں ہے۔

(نزول المسیح ص ۱۴۰ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۵۱۶)

دوسرا قول: مرزا انگریزی جانتا تھا:

اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب سے عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ

رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۵۵)

(نوٹ):۔ یہ تضاد بارہویں باب میں لکھنے کی بجائے وحدت عنوان کی وجہ سے یہاں لکھا گیا ہے۔از مؤلف عفا اللہ عنہ۔

(۴) پہلا قول: سیالکوٹ میں مدت ملازمت چار سال

مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ملازمت کی۔

(محصلہ سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۵۴، تا ۱۵۷)

دوسرا قول: مدت ملازمت سات سال

اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانے میں تخمیناً سات برس رہ چکا ہوں۔

(لیکچر سیالکوٹ ص ۴۰ روحانی خزائن جلد ۲۰، ص ۲۴۲)

(۵) پہلا قول: بیماری سے حفاظت کا خدائی وعدہ:

اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے براہین میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۳۱ روحانی خزائن صفحہ ۶۷ جلد ۱۷)

دوسرا قول: مرزا کی خطرناک بیماریاں:

میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران

سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال ہیں۔ (ضمیمہ اربعین ۳،۴ صفحہ۴ روحانی خزائن ص ۴۷۰، ۴۷۱، جلد ۱۷)

(۶) پہلا قول: انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا:

ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے (یعنی مرزا نے) فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵۷ روایت نمبر ۱۵۰)

دوسرا قول: مرزا کو احتلام ہوا:

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۴۲ روایت نمبر ۸۴۳)

(۷) پہلا قول: قادیان طاعون سے محفوظ رہا:

''قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھا گیا کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا''

(دافع البلاء ص ۵ روحانی خزائن ص ۲۲۶ جلد ۱۸)

دوسرا قول: قادیان میں طاعون آیا:

ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳۲ روحانی خزائن ص ۲۴۴ جلد ۲۲)

دوسری فصل:

معجزات کی تعداد کے متعلق تضاد بیانی

مرزا غلام احمد لکھتا ہے غرض اصلی اور ہماری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ۴۷ روحانی خزائن ص۶۰ جلد۲۱)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ مرزا کے نزدیک معجزہ اور نشان مترادف الفاظ ہیں مرزا کے معجزات ربڑ کی طرح پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں مرزا نے اپنے معجزات کی تعداد بتانے میں جس مبالغہ آمیزی اور تضاد بیانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ کسی نبی کے شایان شان نہیں ہے۔ قادیانی کیا یہ بتائیں گے کہ ذیل میں دیے گئے اعداد وشمار میں سے کون سے صحیح ہیں اور کون سے غلط اور اگر سب ہی صحیح ہیں تو کس طرح؟

(۸) پہلا قول: ۱۸۹۳ء میں تین ہزار سے زائد:

پھر ماسوائے اس کے آج کی تاریخ تک جو ۱۱/ربیع الاول ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ اور نیز مطابق ۸/اسوج ۱۹۵۰ء اور بروز جمعہ ہے۔ اس عاجز سے تین ہزار سے کچھ زیادہ ایسے نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔

(شہادۃ القرآن ص۵۷/روحانی خزائن ص۳۶۹، جلد۶)

دوسرا قول: ۱۹۰۰ء میں ایک سو:

(الف)اور وہ نشان جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے وہ سو سے بھی زیادہ ہیں۔

(اربعین نمبر۳ صفحہ ۳۰ روحانی خزائن ص ۳۸۱ جلد ۱۷ سن تالیف ۱۹۰۰ء)

۱۹۰۲ء میں صدہا نشان:

ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، روحانی خزائن ص ۳۶ جلد ۲۰ سن تالیف ۱۰۹۲)

صرف دو سطروں کے بعد مرزا صاحب نے الٹی زقند لگاتے ہوئے لکھا۔

(ھ): اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔(ایضاً بحوالہ مذکورہ)

دس لاکھ معجزات:

(د): مذکورہ کتاب میں صرف پانچ صفحات کے بعد لکھا۔

''جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہور ہے ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱ روحانی خزائن صفحہ ۴۳ جلد ۲۰)

۱۹۰۵ء میں دس لاکھ معجزات:

(ر): اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶ روحانی خزائن ص ۷۲ جلد ۲۱ سن تالیف ۱۹۰۵ء)

۱۹۰۷ء میں تین لاکھ معجزات:

(ز): ''اگر خدا تعالیٰ کے نشانوں کو جو میری تائید میں ظہور میں آ چکے ہیں' آج کے دن تک شمار کیا جائے تو وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۶۷ روحانی خزائن ص ۷۰ جلد ۲۲ سن تالیف ۱۹۰۷ء)

۱۹۰۷ء میں ہی سینکڑوں معجزات:

(ح): حقیقۃ الوحی میں ہی ۱۷ صفحات کے بعد لکھا ''جو شخص مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کی مفتری ٹھہراتا ہے وہ مؤمن کیونکر ہوسکتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ روحانی خزائن ص ۱۶۸، جلد ۲۲ ص ۱۶۸)

تین لاکھ معجزات:

(ط): ستم ظریفی یہ ہے کہ صفحہ ۱۶۳ پر صد ہا معجزات کے اعتراف کے فوراً بعد اگلے صفحہ یعنی صفحہ ۱۶۴ پر دوبارہ لکھا کہ میرے معجزات تین لاکھ ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۶۸)

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

۱۹۰۷، ۱۹۰۸ء میں میں ایک لاکھ معجزات

(ی): مرزا نے چشمہ معرفت میں جو کہ اپنی وفات سے صرف چھ ماہ قبل لکھی تھی اپنی زندگی کا حاصل ایک لاکھ معجزات قرار دیئے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''میں وہ تمام معجزات پیش کرتا ہوں جو مجھ کو خود دکھائے گئے ہیں وہ تمام معجزات ایک لاکھ کے قریب ہیں بلکہ غالباً وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۳۳۳ روحانی خزائن ص ۴۰۳ جلد ۲۳ سن تالیف دسمبر ۱۹۰۷ء، ۱۹۰۸ء)

مرزا کی نبوت کا یہ عبرتناک پہلو ہے کہ اسے اپنے معجزات کی صحیح تعداد بھی معلوم نہیں ہے کوئی سچا نبی اپنے معجزات کی تعداد متعین کرنے کی بحث میں نہیں پڑا۔ لیکن مرزا اپنی جھوٹی نبوت کو سہارا دینے کے لئے معجزات کی تعداد میں خود بھی الجھا اور دوسروں کو بھی الجھائے رکھا اور اس طرح اس کی ہر بات وحی ہونے کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا۔

تیسری فصل:

مرزا پر الہامات کی ابتداء کب ہوئی؟

چند شاہکار تضادات

ہر سچے نبی کو اپنے پر نازل ہونے والی وحی اور الہامات کی صداقت میں' اپنی بعثت کی ابتدائی تاریخ معلوم ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہوتا، مرزا قادیانی چونکہ جعلی نبی تھا اس لئے اسے ہمیشہ اپنی وحی کی ابتداء کے تعین میں شک وشبہ ہی رہا اگر وہ سچا نبی ہوتا تو ان شبہات میں مبتلا نہ ہوتا۔ ابتدائے وحی کا سن متعین کرنے کے متعلق اس کے تضادات ملاحظہ فرمائیں۔

(۹) پہلا قول: ۱۸۶۵ء:

میری عمر اسی برس کی ہوگی...... یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔

(اربعین نمبر۳ صفحہ۳۰ روحانی خزائن ص۴۱۹ جلد ۱۷ سن تالیف ۱۹۰۰ء)

۱۹۰۰ سے ۳۵ تفریق کریں تو ۱۸۶۵ء متعین ہوتا ہے۔

(دیگر اقوال)

(۱) ۱۸۶۷ء' میرے عمر اسی برس کی ہوگی...... یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۹ روحانی خزائن ص۶۶ جلد ۱۷ سن تصنیف ۱۹۰۲ء)

۱۹۰۲ سے پینتیس تفریق کریں تو ۱۸۶۷ء باقی بچتا ہے۔

(۲) ۱۸۷۰ء، یہ دعویٰ من جانب اعلیٰ ہونا اور مکالمات الٰہیہ تقریباً تیس برس سے ہے۔

(اربعین نمبر۳ صفحہ۷ روحانی خزائن ص۳۹۱ جلد ۱۷، سن تصنیف ۱۹۰۰ء)

۱۹۰۰ء--۳۰=۱۸۷۰ء:

(۳)۱۸۷۲ء یہ دعویٰ منجانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس برس سے ہے۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲ روحانی خزائن ص ۴۲، جلد ۱۷ سن تالیف ۱۹۰۲ء)

۱۹۰۲ء--۳۰=۱۸۷۲ء:

(۴)۱۸۷۴ء میں خدا کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ روحانی خزائن ص ۱۵۴ جلد ۲۲ سن تصنیف ۱۹۰۷ء)

۱۹۰۷-- ۲۳=۱۸۷۴ء:

(۵)۱۸۷۸ء میں تقریباً تیس برس سے خدا کے مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف ہوں۔
(پیغام صلح ص ۳۱ روحانی خزائن ص ۴۴۷ جلد ۲۳ سن تصنیف ۱۹۰۸ء)

۱۹۰۸--۳۰=۱۸۷۸ء:

(۶)۱۸۷۹ء سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی پانے میں تیئس برس کی مدت دی گئی اور تیئس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۴ روحانی خزائن ص ۵۸ جلد ۱۷ سن تالیف ۱۹۰۲ء)

۱۹۰۲-- ۲۳=۱۸۷۹ء:

۱۸۸۱ء وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے...... اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۹۵ روحانی خزائن ص ۴۷۵ جلد ۳ سن تالیف ۱۸۹۱ء)

۱۸۹۱--۱۰=۱۸۸۱ء:

۱۸۸۱ء یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیااور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں دس برس کامل گزر بھی گئے۔

(نشان آسمانی صفحہ۱۴، روحانی خزائن ص ۳۷۴ جلد ۴ سن تالیف ۱۸۹۲ء)

۱۸۹۲--۱۰=۱۸۸۲ء:

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا کو اپنی نبوت اور وحی الہام کے متعلق (نو) قوال ہیں ۱۸۶۵ء؛ ۱۸۶۷ء؛ ۱۸۷۰ء؛ ۱۸۷۲ء؛ ۱۸۷۴ء؛ ۱۸۷۸ء؛ ۱۸۷۹ء؛ ۱۸۸۱ء؛ ۱۸۸۲ء۔

کس کا اعتبار کیجئے اور کس کا نہ کیجئے
لائے ہیں بزم یار سے خبر الگ الگ

☆☆

چوتھی فصل:

آسمانی تائید، علوم لدنیہ وغیرہ کے متعلق تضادات

(۱۰) پہلا قول: علم لدنی کا دعویٰ:

اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور اس نے مجھ پر ان راست بازوں کے علوم کھول دیئے ہیں جو پہلے گزرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا ہے۔

(نور الحق جلد ۲ صفحہ ۲۰ روحانی خزائن ص ۲۱۱ جلد ۸)

دیگر اقوال: مرزا صاحب کی جہالت کے چند نمونے

پہلا نمونہ: **لم یلد** کا لفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں کسی کا جنا یا ہوا نہیں۔

(ست بچن صفحہ ۱۴۰، روحانی خزائن ص ۲۶۴، جلد ۱۰)

لم یلد کا درست ترجمہ یہ ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔

دوسرا نمونہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے تھے۔

(چشمہ معرفت ۲۸۶ روحانی خزائن ص ۲۹۹ جلد ۲۳)

تجلیات الٰہیہ ص ۳۰ روحانی خزائن ص ۴۱۴ جلد ۲۰ پر بھی یہی مضمون ہے۔

تیسرا نمونہ: تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔

(پیغام صلح صفحہ ۳۸ روحانی خزائن ص ۴۶۵ جلد ۲۳)

(۱۱) پہلا قول: فصاحت و بلاغت کے معجزہ کا دعویٰ:

خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

(۱) میں قرآن شریف کے معجزے ظل کے طور پر عربی بلاغت وفصاحت کا نشان دیا گیا ہوں، ہے کوئی جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(ضرورت الامام صفحہ ۲۵ روحانی خزائن ص ۴۹۶ جلد ۱۳)

حقیقۃ الوحی ص ۲۲۴ روحانی خزائن ص ۲۳۵ جلد ۲۲ اور ایام الصلح ص ۱۷۲ روحانی خزائن ص ۴۲۰ جلد ۱۴ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرے اقوال:

مرزا صاحب کی عربی فصاحت و بلاغت کے چند نمونے

(۱) **سالت عنی دلیلا علیه**

(نور الحق ص ۵۶ جلد ا روحانی خزائن ص ۷۷ جلد ۸)

درست جملہ یوں ہے سالتنی عن دلیل علیہ

(۲) **والتشوق الی رقص البغا یاوبؤ سهن وعناقهن**

(ترجمہ مرزا قادیانی) اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ اور گلے لپٹنا۔

(خطبہ الہامیہ ص ۴۹ روحانی خزائن صفحہ ۴۹ جلد ۱۶)

مرزا نے بوسہ لینا کی عربی بوسہ ہی لکھ دی ہے جو کہ صراحۃً غلط ہے۔ بوسہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ عربی کا نہیں ہے۔

(۳) **سبقاء کوالجها** (نور الحق ج ا ص ۱۲۷ روحانی خزائن صفحہ ۱۶۸ جلد ۸)

کالج کی جمع مرزا نے کوالج لکھی ہے اور کالج کو عربی لفظ سمجھا ہے۔ حالانکہ کالج کو عربی میں کلیہ کہتے ہیں۔

(۱۲) پہلا قول:

اگر آسمان کے نیچے میری طرح اور بھی کوئی تائید یافتہ ہے تو کیوں وہ میرے مقابل نہیں آتا خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے خدا نے مجھے آسمان سے نشان دیے ہیں خدا نے مجھے زمین سے نشان دیے ہیں خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۹۵، روحانی خزائن جلد ۱۷، ص ۱۸۱)

دوسرا قول:

مرزا بشیر احمد کا دبے لفظوں میں اعتراف کہ مرزا صاحب مخالفین کا مقابلہ کرنے سے عاجز تھے۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ یوں تو حضرت مسیح موعود کی ساری عمر جہاد کی صف اول میں ہی گزری ہے لیکن باقاعدہ مناظرے آپ نے صرف پانچ کئے ہیں۔

اول:۔ ماسٹر مرلی دھر آریہ کے ساتھ بمقام ہوشیار پور مارچ ۱۸۸۶ء میں اس کا ذکر آپ نے سرمہ چشم آریہ میں کیا ہے۔

دوسرے: مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بمقام لدھیانہ جولائی ۱۸۹۱ء میں اس کی کیفیت رسالہ الحق لدھیانہ میں چھپ چکی ہے۔

تیسرے مولوی محمد بشیر بھوپالی کے ساتھ بمقام دہلی اکتوبر ۱۸۹۱ء میں اس کی کیفیت رسالہ الحق دہلی میں چھپ چکی ہے۔

چوتھے:۔ مولوی عبدالحکیم کلانوری کے ساتھ بمقام لاہور جنوری وفروری ۱۸۹۲ء میں اس کی روئداد اور شائع نہیں ہوئی صرف حضرت صاحب کے اشتہار مؤرخہ ۳ر فروری ۱۸۹۲ء میں اس کا مختصر ذکر پایا جاتا ہے۔

پانچویں:۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی کے ساتھ بمقام امرتسر مئی وجون ۱۸۹۳ء میں اس کی کیفیت

جنگ مقدس میں شائع ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ دو اور جگہ مباحثہ کی صورت پیدا ہو کر رہ گئی ہے۔

اول مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بمقام بٹالہ ۶۹ یا ۱۸۶۸ء میں۔اس کا ذکر حضرت صاحب نے براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ پر کیا ہے۔دوسرے مولوی سید نذیر حسین صاحب شیخ الکل دہلوی کے ساتھ بمقام جامع مسجد دہلی بتاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۸۹۱ء اس کا ذکر حضرت صاحب کے اشتہارات میں ہے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۸، ۲۳۹ روایت نمبر ۲۴۰)

تجزیہ:۔ مرزا صاحب کے یہ پانچوں مناظرے تحریری تھے؟ کیا مرزائی یہ بتائیں گے کہ مرزا صاحب بالمشافہ گفتگو سے کیوں گھبراتے تھے؟

مرزا صاحب نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تقریر کرنے کا وعدہ کیا۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۹۷، روایت نمبر ۹۹)

مگر اس وعدہ کو عملی جامہ پہنانے سے گریز کیا۔آخر کیوں؟

☆

دوسراباب:

مختلف شخصیات اور واقعات کے بارے میں تضاد بیانی

میر عباس علی کے متعلق

(۱۳) پہلاقول: مرزائیت قبول کرنے پر:

ان کے مرتبہ اخلاص کو ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو ان کے حق میں الہام ہوا تھا ''اصلہ ثابت و فرعہ فی السماء ''اس کی جڑ نہایت مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک چلی گئیں ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۷۹۱ روحانی خزائن جلد نمبر ۳ ص ۵۲۸)

دوسراقول: مرزائیت کو چھوڑنے پر:

چند سالوں کے بعد وہ مرتد ہو گیا۔مکتوب میرا ان کی خاص دستخطی موجود ہے......دنیا کیسا عبرت کا مقام ہے جب انسان پر شقاوت کے دن آتے ہیں تو وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا۔

(نزول المسیح ص ۲۴۰ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۶۱۸)

مولانا عبدالحق غزنوی کے متعلق

(۱۴): پہلاقول: مباہلہ کا چیلنج مرزا کی طرف سے نہ تھا:

مباہلہ دراصل میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں یہ مدعا تھا کہ عبدالحق پر بددعا کروں اور نہ میں نے بعد مباہلہ کبھی اس بات کی طرف توجہ کی۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۰، ۲۱ روحانی خزائن جلد ۱۱، ص ۳۰۵)

دوسرا قول: مباہلہ کا مرزا نے چیلنج دیا:

صد ہا مخالف مولویوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا جن میں سے عبدالحق غزنوی میدان میں نکلا اور مباہلہ کیا۔

(نزول المسیح ص۱۹۶، روحانی خزائن جلد۱۸، ص۵۷۲)

بابا گورونا نک کے متعلق

(۱۵) پہلا قول: بابا گورونا نک کو چولہ غائب سے ملا تھا:

ہم باوا صاحب کی کرامت کو اسی جگہ مانتے ہیں اور قبول کرتے ہیں کہ وہ چولہ انہیں غائب سے ملا اور قدرت کے ہاتھ نے ان پر قرآن شریف لکھ دیا۔

(ست بچن ص ٦٨ روحانی خزائن جلد۱۰ ص۱۹۲)

دوسرا قول: بابا گورونا نک کو ان کے مسلمان مرشد نے چولہ دیا تھا

اسلام میں چولے رکھنا اس زمانے میں فقیروں کی ایک رسم تھی پس یہ بات بہت صحیح ہے کہ باوا صاحب کے مرشد نے جو مسلمان تھا یہ چولا ان کو دیا تھا،

(نزول المسیح ص ۲۰۵ روحانی خزائن جلد۱۸، ص۵۸۳)

عبداللہ آتھم عیسائی کے متعلق:

(۱۶) پہلا قول: پیش گوئی کی وجہ آتھم کا عقیدہ تثلیث تھا:

تو اس نے (اللہ تعالیٰ نے۔ ناقل) مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس میں بحث دونوں فریقوں میں سے جو فریق عملاً جھوٹ اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ (جاری) کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

(جنگ مقدس ص ۲۰۹، ۲۱۰ روحانی خزائن جلد ٦ ص ۲۹۱، ۲۹۲)

دوسرا قول: آنحضرتؐ کی اہانت کی وجہ سے پیشگوئی کی تھی:

اس نے عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت کو دجال کہنے سے رجوع کر لیا تھا اور پیش گوئی کی بنا یہی تھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔

(کشتی نوح ص ٦ روحانی خزائن ص ٦ جلد ۱۹)

(۱۷) پہلا قول: عیسائیوں کو ذلت پہنچی:

پس اے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری نکلی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی۔

(نور الاسلام ص ۷ روحانی حزائن جلد، نمبر ۹ ص ۷)

دوسرا قول: عیسائیوں نے جشن فتح منایا

انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔

(سراج منیر ص ۵۲ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۲ ص ۵۴)

(۱۸) پہلا قول: انجیل میں قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے:

قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا۔

(کشتی نوح ص ۲۷ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۲۹)

انجیل میں قسم اٹھانے کی ممانعت نہیں:

دوسرا قول: یہ سب جھوٹے بہانے ہیں کہ قسم کھانا منع ہے۔

(تریاق القلوب ص ۹۸ روحانی خزائن ص ۳٦۲، جلد ۱۵)

(۱۹) پہلا قول: آتھم سات ماہ بعد مرا:

وہ آتھم ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا سات ماہ کے اندر ہی فوت ہوگیا۔ (سراج منیر ص ٦ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۲ ص ۸)

دوسرا قول: آتھم پندرہ ماہ بعد فوت ہوا:

آتھم میرے آخری اشتہار سے پندرہ ماہ کے اندر مر گیا۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۲۰۹) روحانی خزائن جلد ۲۲، ص ۲۱٦)

پنڈت لیکھرام کے متعلق

(۲۰): پہلا قول: خارق عادت عذاب کی پیش گوئی:

اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیف سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر انوار الٰہی کی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھ لو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ (ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام ص ۳ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۶۵۰، ۶۵۱)

نوٹ: تریاق القلوب ص ۱۰۷ روحانی خزائن جلد ۱۵، ص ۳۸۱ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: چھری سے مارے جانے کی پیش گوئی

جس کی لاش اس تصویر میں دیکھ رہے ہو یہ ایک ہندو متعصب آریہ دشمن اسلام تھا جس نے میری نسبت اپنی کتب میں پیش گوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ سے مارا جائے گا اور میں نے بھی اس کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا۔

(نزول المسیح ص ۵ ۱۷ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۵۵۳)

تجزیہ: ۔مرزا صاحب نے خارق عادت کی تعریف یہ لکھی ہے۔

''خارق عادت وہ ہے جس کی دنیا میں نظیر نہ پائی جائے''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹٦' روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۰۴)

اس لئے قول اوال میں مندرجہ پیش گوئی کا تقاضا یہ تھا کہ پنڈت لیکھرام کسی غیر معمولی عذاب سے مرتا جس کی دنیا میں مثال نہ ملتی۔ چھری چاقو سے دنیا میں ہزاروں افراد مرتے رہتے ہیں۔ چھری سے مارا جانا خارق عادت اور بے نظیر عذاب کیسے بن گیا؟

الہامات کا مصداق متعین کرنے کے بارے میں

(۲۱) پہلا قول: ایک سقہ مصداق ہے

ایک سقہ مرگیا اسی دن اس کی شادی تھی آپ نے فرمایا مجھے خیال آیا قُتِـلَ خیبة وَزِیْـدَ هَیْبَةً جو وحی آئی تھی وہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(اخبار البدر نمبر ۵ جلد ۲۔ ۲۰ رفروری ۱۹۰۳ء بحوالہ محمد پاکٹ بک ص)

دوسرا قول: مولوی عبداللطیف مصداق ہے:

اس سے پہلے ایک صریح وحی الٰہی مولوی عبداللطیف کی نسبت ہوئی تھی یہ وحی البدر ۱۶ جنوری کالم نمبر ۲ میں شائع ہوچکی ہے جو مولوی صاحب کے مارے جانے کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے۔ قُتِلَ خَیْبَةً وَزِیْدَ هَیْبَةً۔ (تذکرہ الشہادتین ص ۷۳ روحانی خزائن ص ۷۵ جلد ۲۰)

(۲۲) پہلا قول: مرزا احمد بیگ اور سلطان بیگ مصداق ہیں:

ان پیش گوئیوں میں علاوہ اور پیش گوئیوں کے جو ان کے ضمن میں بیان کی گئیں ہیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیش گوئی احمد بیگ اور اس کے داماد کی طرف کی اشارہ ہے جو آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہوچکی ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۴۱)

دوسرا قول: مولوی عبداللطیف اور اس کا شاگرد مصداق ہیں:

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی......اور

یہ پیش گوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف اوران کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئس برس بعد پوری ہوئی۔

(تذکرہ الشہادتین ص۷۰ روحانی خزائن جلد۲۰ ص۷۲)

محمدی بیگم کے متعلق تضاد بیانی

(۲۳) پہلا قول: محمدی بیگم باکرہ یا بیوہ ہو کر لوٹے گی:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی عزیز میرزا احمد بیگ ولد میرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالٰی کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالٰی بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص۲۱۹)

دوسرا قول: محمدی بیگم بیوہ ہو کر آئے گی:

اس پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں۔..................

(۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

(۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

(۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔ (شہادۃ القرآن ص۸۰ روحانی خزائن جلد۶ ص۳۷۶)

(۲۴) پہلا قول: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے متعلق

(تفسیر نویسی کا عمومی چیلنج تھا جو کہ تفسیر لکھنے کے بعد مرزا نے دیا)

رسالہ اعجاز المسیح جب فصیح عربی میں میں نے لکھا تو خدا تعالٰی سے الہام پا کر میں نے یہ اعلان شائع کیا کہ اس رسالہ کی نظیر اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کر سکے گا

تب ایک شخص پیر مہر علی نام ساکن گولڑہ نے یہ لاف وگزاف مشہور کی کہ گویا وہ ایسا ہی رسالہ لکھ کر دکھلائے گا اس وقت خدا کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا منعہ مانع من السماء یعنی ایک مانع نے آسمان سے اس کو نظیر پیش کرنے سے منع کر دیا تب وہ ایسا ساکت اور لا جواب ہو گیا کہ اگرچہ عوام الناس کی طرح اردو میں بکواس کرتا رہا مگر عربی رسالہ کی نظیر آج تک نہ لکھ سکا۔

(حقیقۃ الوحی ۳۷۹ روحانی خزائن جلد۲۲ص۳۹۳)

دوسرا قول: تفسیر نویسی کا چیلنج خاص پیر صاحب کو تھا اور مقابلہ پر اتفاق جانبین ابتداءً ہو چکا تھا:

ناظرین کو اس کی حالت اور کوائف پر پوری اطلاع پانے کے لئے یاد رکھنا چاہیے کہ اعجاز المسیح حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی تصنیف ہے جو ستر دن کے اندر باوجودیکہ چار جز کا وعدہ تھا ساڑھے بارہ جز پر شائع ہوگئی اور ۲۳ر فروری ۱۹۰۱ء کو پیر گولڑوی کو بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی اور بالمقابل پیر صاحب کی طرف سے ستر دن کے اندر چار جز اور ساڑھے بارہ کجا ایک آدھ صفحہ بھی اعجازی عربی تفسیر کا شائع نہیں ہوا اور اس طرح پر الہام منع مانع من السماء پورا ہو گیا پیر گولڑوی کی علمیت عربی دانی وقرآن دانی کا راز طشت از بام ہو گیا۔

(اخبار الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۴ء بحوالہ عشرۃ کاملہ ص ۶۵)

تجزیہ:۔ان حوالوں سے مرزا کے دو تضاد معلوم ہوئے۔

(۱) الحکم کی تحریر سے معلوم ہوا کہ **منعہ مانع من السماء الہام** تفسیر کی اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا جبکہ حقیقۃ الوحی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پیر صاحب گولڑوی نے تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا تب یہ الہام ہوا۔

(۲) حقیقۃ الوحی سے معلوم ہوا کہ مرزا کا چیلنج عمومی تھا جبکہ الحکم رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کا چیلنج خصوصی تھا۔

تیسرا باب:

مرزا کے متضاد دعوے

پہلی فصل: دعویٰ نبوت کا اقرار وانکار

(۲۵): پہلا قول: ختم نبوت کا اقرار

اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

(خطبہ الہامیہ ص۳۵ روحانی خزائن ص۶۹،۷۰ جلد۱۶)

دوسرا قول: عین محمدؐ ہونے کا دعویٰ:

اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آنحضرتؐ کا وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۸ روحانی خزائن ص۲۱۲ جلد۱۸)

(۲۶) پہلا قول: نبوت بند ہے:

میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(آسمانی فیصلہ ص۳ روحانی خزائن جلد۴ ص۳۱۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

اب بجز محمدی کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں ور نبی بھی۔

(تجلیات الٰہیہ ص۲۰ روحانی خزائن جلد۲۰، ص۴۱۲)

(۲۷) پہلا قول: نبوت بند ہے:

ماکان محمد اباا حد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین یعنی محمد و صلعم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

(ازالہ اوہام جلد دوم ص ۶۱۴ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۳۱)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

دوسرا قول: سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۲۳۱)

(۲۸) پہلا قول: نبوت بند ہے:

لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبین کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔

(آسمانی فیصلہ ص ۲۵ روحانی خزائن ص ۳۳۵ جلد ۴)

دوسرا قول:

مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر۔

(اربعین نمبر ۴ ص ۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۷، ص ۴۵۴)

(۲۹) پہلا قول: نبوت بند ہے:

اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔

(نشان آسمانی ص ۳۰ روحانی خزائن جلد ۴ ص ۳۹۰)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

یٰسین اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ بے شک تو رسولوں میں سے ہے۔

(خاتمہ حقیقۃ الوحی ص ۷۸ روحانی خزائن ص ۵۱۷ جلد ۲۲)

(۳۰) پہلا قول: نبوت بند ہے:

اگر حضرت مسیح سچ مچ زمین پر اتریں گے اور پینتالیس سال تک جبرائیل وحی نبوت لے کر ان پر نازل ہوتا رہے گا تو کیا ایسے عقیدے سے دین اسلام باقی رہ جائے گا اور آنحضرت صلعم کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگے گا۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۵۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۷۵)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

اور خدا تعالیٰ اس بات کا ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اسقدر نشان دکھائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے

(چشمہ معرفت ص ۳۱۷ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۳۳۲)

(۳۱) پہلا قول: نبوت بند ہے:

نوع انسانی کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(کشتی نوح ص ۱۳ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا۔ اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۰۳)

(۳۲) پہلا قول: مدعی نبوت کافر ہے:

ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج عن الاسلام والحق بقوم الکافرین ۔

(میرے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر بن جاؤں)

(حمامۃ البشریٰ ۷۹ روحانی خزائن جلد نمبر ۷ ص ۲۹۷)

دوسرا قول: مرزا کا دعویٰ نبوت و رسالت:

اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔

(دافع البلاء ص ۵،۶ روحانی خزائن صفحہ ۲۲۶ جلد ۱۸)

(۳۳) پہلا قول:

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا۔

(ازالہ اوہام ص ۷۶۱ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۱۱)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ میرے دعویٰ کو اسی طرح سے مان لے جیسا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مانا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۴۰)

(۳۴) پہلا قول: نبوت وہبی ہے:

ولاشک ان التحدیث موھبۃ مجردۃ لاتنال بکسب البتۃ کماھو شان النبوۃ

(حمامۃ البشریٰ ص ۸۲ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۳۰۱)

چشمہ مسیحی ۴۲ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۶۵ پر بھی یہی حوالہ ہے۔

(ترجمہ) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت محض وہبی ہے کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی جیسا کہ نبوت کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

دوسرا قول: نبوت کسبی ہے:

نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑی کی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنائی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہچائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص۴ روحانی خزائن جلد۱۸ ص۲۰۷، ۲۰۸)

(۳۵) پہلا قول: شکم مادر میں نبوت ملنے کا دعویٰ:

اب میں بموجب آیۃ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ (یعنی درجہ نبوت، ناقل) میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔

(حقیۃ الوحی ص ۶۷ روحانی خزائن جلد۲۲، ص۷۰)

دوسرا قول: مرزا کو آنحضرتؐ کے اتباع سے نبوت ملنے کا دعویٰ:

اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔

(تتمۃ حقیقۃ الوحی ۶۸ روحانی خزائن جلد۲۲ ص۵۰۳)

(۳۶) پہلا قول: صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ:

اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول یہ دعویٰ بلا

دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف مجرم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

(اربعین ۴ ص ۶، ۷، روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۳۵)

دوسرا قول: صاحب شریعت نہ ہونے کا دعویٰ

جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے مگر بغیر کسی جدید شریعت اس طور کہ نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ روحانی خزائن ۱۸ ص ۲۱۱)

(۳۷) پہلا قول: مرزا کا منکر کافر نہیں:

ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔

(تریاق القلوب ص ۲۵۸ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۳۲)

دوسرا قول: مرزا کا منکر کافر ہے:

کفر دو قسم پر ہے ایک کفر کہ کوئی شخص انکار کرتا ہو اسلام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرا یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۸۵)

(۳۸) پہلا قول: نبوت بند ہے:

ختم شد برنفس پاکش ہر کمال

لاجرم شد ختم ہر پیغمبری

(براہین احمدیہ ص۱۰ روحانی خزائن جلد۱ ص۱۹)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول ورمرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ

(ایک غلطی کا ازالہ ص۲ روحانی خزائن جلد۱۸، ص۲۰۶)

(۳۹) پہلا قول: نبوت بند ہے:

و ان نبینا خاتم الانبیاء لانبی بعدہ ۔ بیشک ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(الاستفتاء ملحقہ حقیقۃ الوحی جلد۲۲ روحانی خزائن صفحہ۶۴۳)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۱۵۰ روحانی خزائن جلد۲۲ ص۱۵۴)

(۴۰) پہلا قول: ہر قسم کی نبوت بند ہے:

میں اسکے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔

(چشمہ معرفت ص۳۲۴ روحانی خزائن جلد۲۳ ص۳۴۰)

دوسرا قول: ظلی نبوت جاری ہے:

غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کی ہے نہ میرے نفس کی روس اور یہ نام بحیثیت فنانی الرسول مجھے ملا ہے لہٰذا خاتم النبین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۴ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۲۰۸)

(۴۱) پہلا قول: نبوت بند ہے:

ہست اوخیرالرسل خیرالانام

ہر نبوت رابروشد اختتام

(سراج منیر ص۹۳ روحانی خزائن جلد ۱۲، ص ۹۵)

دوسرا قول: نبوت ورسالت کا دعویٰ:

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی

(ایک غلطی کا ازالہ ص۳ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۲۰۷)

(۴۲) پہلا قول: نبوت بند ہے:

نبی کا لفظ عبری اور عربی دونوں زبانوں میں مشترک ہے دوسری کسی زبان میں یہ لفظ نہیں آیا ہے اور اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(کشف الغطاص ۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۴، ص ۲۱۲)

دوسرا قول: نبوت جاری ہے:

سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئس برس کی مدت دی گئی اور تیئس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا۔

(اربعین ۳ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷، ص ۴۰۹)

(۴۳) پہلا قول: نبوت بند ہے:

وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوت کو توڑتا ہے۔

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء بحوالہ مباحثہ راولپنڈی ۱۹۴)

دوسرا قول: دعویٰ نبوت ورسالت:

اگر مجھ سے ٹھٹا کیا گیا تو یہ نئی بات نہیں۔ دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جسے ٹھٹھا نہ کیا گیا ہو جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''**یاحسرۃعلی العبادمایأ تیھم من رسول الا کانوا به یستھزؤن**''

(چشمہ معرفت ص ۳۲۹ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۳۴۴)

(۴۴) پہلا قول: حضورؐ پر نبوت ختم ہے:

اللہ کے لئے یہ شایان شان نہیں کہ خاتم النبین کے بعد نبی بھیجے اور مناسب نہیں کہ سلسلۂ نبوت از سر نو شروع کرے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہے اور بعض احکام قرآن کے منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷ روحانی خزائن ص ۳۷۷ جلد ۵)

دوسرا قول: مرزا کا دعویٰ نبوت:

مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کر کے بھی پکارا ہے اور نبی کہہ کر بھی

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۴ رخ جلد ۲۱، ص ۳۵۵)

(۴۵) پہلا قول: نبی مطیع نہیں ہوتا:

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۵۷۶ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۴۱۱)

دوسرا قول: نبی مطیع ہوتا ہے:

اور جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے اور جو کچھ پایا ہے آپ کے فیضان سے پایا ہے اور آپ کے باغ کا پھل ہے اور ان کی بارش کا ایک قطرہ ہے اور ان کی روشنی کا عکس ہے پس وہ لعنتی ہے اور خدا کی لعنت اس پر اور اس کے مددگاروں اور متبعین پر۔

(ترجمہ عربی عبارت مواہب الرحمٰن ص ۶۹ روحانی خزائن جلد ۱۹، ص ۲۸۷)

(۴۶) پہلا قول: مکتوبات مجدد میں محدث کا لفظ:

امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے اس میں صاف صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ ص ۵۴۶، روحانی خزائن جلد ا ص ۶۵۲)

دوسرا قول: مکتوبات مجدد میں نبی کا لفظ ہے:

جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰) روحانی خزائن جلد ۲۲، ص ۴۰۶)

تجزیہ:۔

مرزا صاحب نے پہلا حوالہ مکتوبات امام ربانی کا صحیح دیا ہے لیکن جب دعویٰ نبوت کیا تو اس حوالہ میں رد بدل کر کے نبی کا لفظ لکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

(۴۷) پہلا قول: رسول اور امتی کے لفظ میں تضاد ہے:

اس جگہ سے بڑے شبہات یہ پیش آتے ہیں کہ جس حالت میں مسیح ابن مریم اپنے نزول کے وقت کامل طور پر امتی ہوگا تو پھر باوجود امتی ہونے کے کسی طرح سے رسول نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ رسول اور امتی کا مفہوم متبائن ہے اور نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۵۷۵ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۱۰)

دوسرا قول: (الف) مرزا کا دعویٰ رسالت:

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

(اخبار بدر ہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء بحوالہ انوار العلوم جلد ۲ ص ۵۲۷)

(ب): امتی اور نبی ہونے کا دعویٰ

پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

(ضمیمہ براہین احمد یہ حصہ پنجم ص ۱۸۹ روحانی خزائن جلد ۲۱، ص ۳۶۱)

(۴۸) پہلا قول: نبوت بند ہے:

اور ہمارا دین اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں اور قرآن مجید کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور حضرت محمد کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں جو کہ خاتم الانبیاء ہیں۔

(انجام آتھم ص ۱۴۳ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۱۴۳)

دوسرا قول: مرزا کی وحی، دعویٰ نبوت:

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا اَحۡمَدَ اِلٰی قَوۡمِهٖ

ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑ و یہ ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۷، ص ۷۰)

(۴۹) پہلا قول: ہر قسم کی نبوت بند ہے:

کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اگر قرآن پر اس کا ایمان ہے تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ بعد خاتم الانبیاء کے میں بھی نبی ہوں۔

(انجام آتھم حاشیہ ص ۲۷ روحانی خزائن جلد ۱۱' ص ۲۷)

دوسرا قول: ظلی' بروزی نبوت جاری ہے:

اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ **اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم** ۔سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسولت سے انکار نہیں ہے۔

(ایک غلطی کا ازلہ ص ۵ روحانی خزائن جلد ۱۸' ص ۲۰۹)

(۵۰) پہلا قول: محدثیت کا دعویٰ:

نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا کے حکم سے کیا گیا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۴۲۲ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۲۰)

دوسرا قول: نبوت کا دعویٰ:

اگر غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو بتاؤ وہ کس نام سے پکارا جائے، اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت میں اظہار غیب کے نہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۹)

(۵۱) پہلا قول: امت محمدیہ میں کئی افراد نبی بنے:

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو وہ خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ (الوصیت ص ۱۲) روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ ص ۳۱۲)

دوسرا قول: امت محمدیہ میں صرف مرزا ہی نبی بنا:

اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور قطاب اس امت میں سے گزرے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ روحانی خزائن جلد ۲۲، ص ۴۰۶، ۴۰۷)

(۵۲) پہلا قول: محدث نبی ہوتا ہے:

محدث من وجہ نبی بھی ہوتا ہے مگر وہ ایسا نبی ہے جو نبوت محمدیہ کے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اپنی طرف سے براہ راست نہیں بلکہ اپنے نبی کے طفیل سے علم پاتا ہے۔

(ازالہ اوہام ۵۸۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۱۶)

دوسرا قول: محدث نبی نہیں ہوتا:

کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث کہتے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۹۱۵ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶۰۱)

(۵۳) پہلا قول: حضور علیہ السلام کے بعد نزول وحی کا انکار

اور بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴ روحانی خزائن ص ۴۳۲ جلد ۳)

قرآن شریف............ایسا ہی آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** اور آیت **ولکم رسول اللہ وخاتم النبیین** میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۵۱ روحانی خزائن ص ۱۷۴ جلد ۱۷)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام کے بعد نزول وحی کا اقرار:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیے وحی بھیجے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو۔

(تحفۂ بغداد حاشیہ ص ۱۷ روحانی خزائن ص ۲۱ جلد ۷)

☆

دوسری فصل:

مسیح ابن مریم ہونے کا اقرار وانکار

(۵۴) پہلا قول: مرزا کے علاوہ دس ہزار مسیح آ سکتے ہیں:

میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں۔

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۹۷)

دوسرا قول: مرزا کے علاوہ کوئی مسیح نہیں:

پس اب قیامت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں مسیح موعود ہوں کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور کا وقت گزر گیا۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۹۵ روحانی خزائن جلد ۱۷، ص ۲۵۲)

(۵۵) پہلا قول: دس برس دعویٰ نہیں کیا:

اور اللہ کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں اور میں اس کی جگہ اترنے والا ہوں......لیکن میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۵۱)

دوسرا قول: بارہ برس تک دعویٰ نہیں کیا:

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے

مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۷ روحانی خزائن جلد ۱۹، ص ۱۱۳)

تجزیہ:۔ مرزا صاحب کا یہ تضاد، دو تضادات کا مجموعہ ہے۔

(۱) ایک جگہ لکھا ہے کہ مجھے اپنے مسیح موعود ہونے کا علم تھا اور دوسری جگہ لکھا کہ علم نہ تھا۔

(۲) پہلا دعویٰ دس برس کا اور دوسرا بارہ برس کا جو کہ بغیر دعویٰ گزرا۔

ہم اپنے نقطہ نظر سے قطع نظر کرتے ہوئے (کہ ہمارے نزدیک مرزا صاحب کی چاروں باتیں غلط ہیں) قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک مرزا صاحب کی کون سے بات صحیح اور کون سے غلط ہے؟

(۵۶) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ:

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۵۲)

(نوٹ): یہی مضمون دافع البلاء ص ۱۳ روحانی خزائن ص ۲۳۳ جلد ۱۸ پر بھی ہے)

دوسرے اقوال: برابری کا دعویٰ:

(الف) اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ ابن مریک آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اسی نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۵۴)

(ب) کلی فضیلت کا انکار

اس جگہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔

(تریاق القلوب ص ۱۵۷ روحانی خزائن ص ۴۸۱ جلد ۱۵)

(۵۷) پہلا قول: مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

اے برادران دین وعلماء شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے لئے مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰ روحانی خزائن صفحہ ۱۹۲ جلد ۳)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ:

واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۴ روحانی خزائن صفحہ ۳۱۵ جلد ۳)

مرزا کی وحی:

ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ روحانی خزائن صفحہ ۴۴۲ جلد ۳)

(۵۸) پہلا قول: مرزا کے دعویٰ کی بنیاد حدیث پر نہیں ہے:

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آ کر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ

لوح یا تو افتراء سے ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ (اعجاز احمدی ص ۳۰ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۴۰)

دوسرا قول: مرزا کے دعویٰ کی بنیاد حدیث پر ہے:

سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ تم سن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا اول نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر دوسرے الہامات الٰہیہ پر۔

(انجام آتھم ص ۶۵ روحانی خزائن جلد ۱۱، ص ۶۵)

(۵۹) پہلا قول:

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے کہ آنے والا مسیح دراصل مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ اس کا مثیل ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۴۹ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۲۷۸)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ

وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ عاجز ہی ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۸۲ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۶۸)

(۶۰) پہلا قول: مسیح نبی نہیں ہوگا:

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح بھی نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔

(توضیح المرام ۱۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۹)

دوسرا قول: مسیح نبی ہوگا:

میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورانبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔ (نزول المسیح ص ۴۸ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۲۷)

(۶۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ بجسد عنصری زمین پر اتریں گے:

یاحسرة علیهم الایعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه ولایأخذ شیئا من الارض مالهم لایشعرون

(ترجمہ) ہائے افسوس! کیا لوگ نہیں جانتے کہ مسیح آسمان سے تمام علوم کے ساتھ اترے گا اور وہ زمین سے کچھ نہ لے گا انہیں کیا ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔

(آئینہ کمالات اسلام ۴۰۹ روحانی خزائن جلد ۵، ص ۴۰۹)

دوسرا قول:

فاخبرنی ربی ان النزول روحانی لاجسمانی

پس میرے پروردگار نے مجھے بتایا کہ حضرت عیسیٰ کا نزول روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر۔ (آئینہ کمالات اسلام ۵۵۳ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۵۳)

(۶۲) پہلا قول: مسیح ابن مریمؑ مرزا کے بعد آئیں گے:

میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو۔ (ازالہ اوہام ص ۴۸۸، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۳۶۲)

دوسرا قول: مرزا ہی مسیح موعود ہے:

جس وحی نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح موعود یہی عاجز ہے اس پر میں ایسا ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ میں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۲۹ روحانی خزائن جلد ۲۱، ص ۲۹۶)

(۶۳) پہلا قول: مرزا مسیح موعود ہے:

اب جو امر خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۸۔۳۹ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۲۲)

دوسرا قول: مرزا مثیل مسیح ہے:

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔

(ازالہ اوہام ۱۹۰ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۹۲)

میں اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۷ روحانی خزائن جلد ۱۹، ص ۱۱۳)

(۶۴) پہلا قول: مرزا کو عین مسیح کہنا قرآن کی تکذیب ہے:

قرآن شریف فرماتا ہے کہ یہ دونوں مسیح ایک دوسرے کا عین نہیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اسلام کے مسیح موعود کو موسوی مسیح کا مثیل ٹھہراتا ہے نہ عین پس محمدی مسیح موعود کو موسوی مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۳)

دوسرا قول: عین مسیح ہونے کا دعویٰ:

(الف) بیشک میں مسیح موعود اور مہدی معود ہوں۔ (اعجاز المسیح ص ۶ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۸)

(ب) مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

تیسری فصل:

مہدی ہونے کا اقرار و انکار

(٦٥) پہلا قول: حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونے کا دعویٰ

میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۹ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۱۳)

دوسرا قول: حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہونے کی نفی:

میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ ومن عترتی وغیرہ ہے۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۵۶)

تجزیہ:۔ مرزا صاحب قول اول میں خود کو سید اور اہل بیت میں سے ہونے کو ثابت کرنا چاہتے ہیں جبکہ قول ثانی میں اپنے سید ہونے کا انکار کر رہے ہیں۔

جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

(٦٦) پہلا قول: امام مہدی کے متعلق حدیثوں کی صحت کا انکار:

میرا عقیدہ اور میری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو امام مہدی کے آنے کے بارہ میں ہیں ہرگز قابل وثوق و قابل اعتبار نہیں ہیں۔

(حقیقۃ المہدی ص ۳ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۲۹)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں حدیث معتبر ہونے کا اقرار

اور یہ حدیث کی کئی کتابوں سے بھی کھل گیا کہ یہ ایک پیش گوئی تھی کہ مہدی کی شہادت کے لئے اس کے ظہور کے وقت میں خسوف وکسوف ہوگا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸ رخ جلد نمبر ۱۷ ص ۴۸)

(۶۷) پہلا قول: صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں منجملہ ان کے وہ مہدی بھی ہیں جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا جسکا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضروری ہے۔ یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی کئی مہدیوں کا ذکر ہے۔

(نشان آسمانی ص ۱۰ روحانی خزائن جلد ۴ ص ۳۷۰)

دوسرا قول: مہدی کے متعلق تمام حدیثیں ضعیف ہیں:

پھر یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ وہ احادیث جن میں جنگ کرنے والے مہدی کا ذکر ہے جو کہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی نسل سے ہوگا ایسی تمام احادیث ضعیف، مجروح موضوع اور افترائی ہیں۔

(حقیقۃ المہدی ص ۲۹ روحانی خزائن صفحہ ۴۵۵ جلد ۱۴)

نوٹ:۔ اسی طرح کی عبارت کشف الغطاء ص ۱۲ روحانی خزائن ص ۱۹۳ جلد ۱۴ پر بھی درج ہے۔

(۶۸) پہلا قول: مہدی کے بارے میں حدیث صحیح ہے:

حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰ روحانی خزائن ص ۳۲۴ جلد ۱۱)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں تمام حدیثیں مجروح ہیں:

مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں نہیں ہوا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵ روحانی خزائن جلد ۲۱، ص ۳۵۶)

(۶۹) پہلا قول: مہدی کے متعلق عقیدہ بے بنیاد ہے:

جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۴۵۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۴۴)

دوسرا قول: مہدی کے بارے میں حدیث میں بشارت ہے:

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانے میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔

(تذکرہ الشہادتین ص ۲ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳-۴)

(۷۰) پہلا قول: صحیح بخاری میں مہدی کا ذکر نہیں ہے:

ایسا ہی مہدی کے بارہ میں جو بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ پہلے امام محمد آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو، یہ خیال قلت تدبیر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیفوں سے اس واقع کو خارج نہ رکھتے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۱۸ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۷۸)

دوسرا قول: صحیح بخاری میں مہدی کا ذکر ہے:

اگر حدیثوں کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہے مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ **ھذا خلیفة الله المهدی**۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

(شہادۃ القرآن ص۴۱ روحانی خزائن جلد نمبر۶ ص ۳۳۷)

☆

چوتھا باب:

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق تضادات

(۷۱) پہلا قول: اللہ تعالیٰ غلطی نہیں کرسکتا:

خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۷۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۸۱)

دوسرا قول: اس کے خلاف (مرزا کو خدائی الہام:

اِنّیْ مع الاسباب اٰتیک بغتة انی مع الرسول احبیب اخطی و اصیب انی مع الرسول محیط

ترجمہ:۔ میں اسباب کے پاس اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔

(البشریٰ جلد دوم ص ۷۹، حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۶)

(۷۲) پہلا قول: کوئی بشر موت وحیات کا مالک نہیں ہے:

اب دیکھو خدائے تعالیٰ صاف صاف فرما رہا ہے کہ...... کوئی شخص موت وحیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوسکتا۔ (ازالہ اوہام حاشیہ ۳۱۵ روحانی خزائن ص ۲۶۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

واُعْطِیْتُ صِفَة الافناء والاحیاء من الرب الفعال

ترجمہ:۔ اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صف خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۳ روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۵۵، ۵۶)

(۷۳) پہلا قول: خدا اور نبی جدا جدا ہیں:

پس خدا اور نبی کا الگ الگ ہونا ضروری ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۰ روحانی خزائن جلد۲۱ ص۳۵۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ وہ مظہر اتم الوھیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں۔

(سرمہ چشم آریہ ص۲۳۵ روحانی خزائن جلد۲ ص۲۸۳)

تجزیہ: ۔مرزا نے پہلے قول میں اعلان کیا کہ خالق ومخلوق میں فرق ضروری ہے اور دوسرے قول میں عملاً آنحضرت صلی الہ علیہ وسلم کو اللہ سے متحد و جزو مان لیا۔

(۷۴) پہلا قول: اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے:

(الف) خدا تعالیٰ سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے۔

(ملفوظات حصہ سوم ص۳۸۸)

(ب) اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی اور ابدی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۸ روحانی خزائن جلد۲۰ ص۱۵۴)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو یقین نیا ہو نشان نئے ہوں۔

(ضمیمہ تریاق القلوب ص س روحانی خزائن جلد۱۵ ص۴۹۷)

تجزیہ: ۔مرزائیوں کو نیا خدا مبارک ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہی نیا خدا مرزا کی طرف وحی بھیجتا تھا اور کبھی کبھی مرزا سے اظہار رجولیت بھی کر لیتا تھا۔

(۷۵) پہلا قول: اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں ہے:

ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ (دافع البلاء ص۲۰ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص۲۴۰)

دوسرا قول: اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

مرزا صاحب کے الہامات:

(الف) انت منی بمنزلة اولادی.

تو میرے لئے بمنزلہ اولاد ہے۔ (اربعین ۴ ص۱۹ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص۴۵۲)

(ب) اسمع یاولدی.

(اے میرے بیٹے سن) (البشری جلد اول ص۴۹)

(۷۶) پہلا قول: خدا ہونے کا دعویٰ:

اور میں نے خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں...... میں اس حالت میں کہہ رہا تھا ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین بنانا چاہتے ہیں پس میں نے آسمان وزمین پیدا کئے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، ۵۶۵ روحانی خزائن جلد ۵ ص۵۶۴، ۵۶۵)

دوسرا قول: خدا کی مانند ہونے کا دعویٰ:

دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۶ روحانی خزائن ص۶۱ جلد ۱۷)

(۷۷) پہلا قول: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے:

خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں وحدہ لاشریک ہے اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (ازالہ اوہام ص۳۱۲، روحانی خزائن جلد ۳ ص۲۵۹)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

جس پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہو وہ اپنی نہایت محویت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور پھر رنگ دوئی اس سے جاتا رہتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ۱۶۶ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۷۰)

(۷۸) پہلا قول: خدائی قانون نہیں بدل سکتا:

خدا تعالیٰ کا قانون ہرگز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین ص ۸ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۵۰)

دوسرا قول: قانون الٰہی بدل جاتا ہے:

خدائی قانون بدل سکتا ہے۔

(خلاصۂ عبارت چشمہ معرفت ص ۹۶ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۱۰۴)

(۷۹) پہلا قول: مرزا کے لڑکے کے متعلق خدا ہونے کا دعویٰ:

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جن کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۵ روحانی خزائن جلد ۲۲، ص ۹۸)

دوسرا قول: مرزا کے بیٹے کے متعلق خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ مجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بہ منزلہ اطفال اللہ کے ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۸۱)

تجزیہ:۔ مرزا صاحب نے پہلے لکھا کہ میرا لڑکا معاذ اللہ خود خدا ہوگا اور ثانیاً لکھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہوگا۔ حالانکہ دونوں باتیں ہی سفید جھوٹ اور موجب کفر ہیں۔

(۸۰) پہلا قول: اللہ تعالیٰ کی دنیوی اشیاء کے ساتھ تشبیہ:

اس بیان میں مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تندوی کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔

(توضیح مرام ص ۷۵ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۹۰)

دوسرا قول: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہیں ہے:

اور خداشناسی کے بارے میں وسط کی شناخت یہ ہے کہ خدا کی صفات بیان کرنے میں نہ تو نفی صفات کے پہلو کی طرف جھک جائے اور نہ خدا کو جسمانی چیزوں کا مشابہ قرار دے۔ یہی طریق قرآن شریف نے صفات باری تعالیٰ میں اختیار کیا ہے چنانچہ وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا سنتا، سنا تا جانتا بولتا کلام کرتا ہے اور پھر مخلوق کی مشابہا بہت سے بچانے کے لئے یہ بھی فرماتا ہے لیس کمثله شیی، فلا تضربو االله الامثال. یعنی خدا کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کے لئے مخلوق سے مثالیں مت دو۔

(اسلامی اصولوں کی فلاسفی ص ۶۲ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۳۷۶)

(۸۱) پہلا قول: خدائی دعویٰ کرنے والا سب سے بدتر ہے:

آپ نہیں جانتے کہ ہمارے نزدیک وہ نادان ہر ایک زنا کار سے بدتر ہے جو انسان کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے۔ (نور القرآن حصہ دوم ص ۱۹ روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۹۴)

دوسرا قول: مرزا کا خدائی دعویٰ:

میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں...... اور اس

حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔

(کتاب البریہ ص ۸۵ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۳)

(۸۲): مرزا کا قول:

وہی وحدہ لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔

(الوصیت ص ۹ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۹)

دوسرا قول:

حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ ص ۱۲ از قاضی محمد یار قادیانی)

☆

پانچواں باب:

انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تضادات

(۸۳) پہلاقول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک لطیف ہے:

نورشاں یک عالمے رادر گرفت
توہنوز اے کوردرشوروشر
لعل تاباں رااگر کوئی کثیف
زیں چہ کاہد قدر روشن جوہرے

(دیباچہ براہین احمدیہ ۱۵روحانی خزائن جلد اص ۲۳)

دوسراقول: اس کے خلاف:

اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان جانا محالات میں ہے سے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۴۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۲۶)

فائدہ: مرزا نے اگر چہ مذکورہ حوالہ میں معراج کو کشف قرار دیا ہے لیکن ازالہ اوہام میں ہی ایک دوسرے مقام پر اسے حقیقی واقعہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع جسمی کے بارہ میں وہ جسم سمیت شب معراج میں

آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا‘‘

(ازالہ اوہام ص ۲۸۹ روحانی خزائن ص ۲۴۷ جلد ۳)

(۸۴) پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الوہیت میں شریک ہیں:

اور کئی مقام پر قرآن شریف میں ارشادات وتصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۲۲۹ روحانی خزائن جلد ۲ ص ۲۷۷)

دوسرا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں:

تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا تھا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔

(پیغام صلح ۳۸ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۴۶۵)

(۸۵) پہلا قول: تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں:

اور تحقیق آپ صحاح میں پڑھ چکے ہیں کہ بیشک مسیح اپنے فوت شدہ بھائیوں سے جا ملے اور اپنے بھائی حضرت یحییٰ کے پاس جگہ پائی۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳۱ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۴۳۱)

دوسرا قول: تمام انبیاء زندہ ہیں:

اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی لاش نظر نہیں آئی سب زندہ تھے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۱۰ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۶۱۰)

(۸۶) پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی لڑکا نہ تھا:

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہیں ہوا۔

(ملفوظات جلد ششم ص ۵۷)

دوسرا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے تھے:

تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ (چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۲۸۶ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۹۹)

فائدہ: تجلیات الٰہیہ ص ۳۰ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۴۱۴ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(۸۷) پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کائنات سے افضل ہیں:

اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپ کے قریب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ عطایا اور نعما جو آپ کو دیئے گئے سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔

(۱) ملفوظات جلد سوم ص ۲۴۲ (۲) ملفوظات جلد پنجم ص ۲۹)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ:

(مرزا صاحب کا دعویٰ واعتقاد)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ''**واتانی مالم یؤت احداً من العالمین** ۔ مجھ کو وہ چیز دی گئی جو کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۷ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۷۱۵)

تجزیہ: ۔قول اول میں مرزا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر فضیلت کا بجا طور پر دعویٰ کیا لیکن قول ثانی میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی العیاذ باللہ اعلیٰ قرار دیا۔

(۸۸) پہلا قول: نبی کی تحقیر کفر ہے:

اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔

(ضمیمہ چشمہ معرفت ۱۸‘۱۹روحانی خزائن جلد۲۳‘ص۳۹۰)

دوسرا قول:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام کی توہین، خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷روحانی خزائن جلد۲۲ص ۵۷۵)

(ب) حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۹روحانی خزائن جلد۲۱ص۹۹)

(۸۹) پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر دلیل کے کوئی دعویٰ نہیں کیا:

جب تک خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تمام مراتب کسی پیش گوئی کے آپ پر نہ کھولے تب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کسی خاص شق کا کبھی دعویٰ نہ کیا۔

(ازالہ اوہام ص ۴۰۶، روحانی خزائن جلد۳ص۳۱۰)

دوسرا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر دلیل کے کئی دعوے کئے:

اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو۔ اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماھی ہی ظاہر فرمائی گئی ہو تو............ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (ازالہ اوہام ۶۹۱ روحانی خزائن جلد۳ص ۴۷۳)

(۹۰) پہلا قول: نبی کی تحقیر بڑا جرم ہے:

کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب غضب الٰہی ہے۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۳۹۰)

دوسرا قول: انبیاء کرام کی مجموعی توہین:

یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں رہے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔ (نزول المسیح حاشیہ ص ۳۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۱۳)

(۹۱) پہلا قول: حضرت موسیٰؑ کی روح سے شب معراج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی تھی:

ایسا ہی حضرت بخاری صاحب نے اپنی صحیح میں معراج کی حدیث میں جو ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا حال دوسرے انبیاء سے آسمانوں پر لکھا ہے تو اس جگہ حضرت عیسیٰ کا کوئی خاص طور پر مجسم ہونا ہرگز بیان نہیں کیا بلکہ جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کی روح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا ذکر کیا ہے ایسا ہی بغیر ایک ذرہ فرق کے حضرت عیسیٰؑ کی روح سے ملاقات ہونا بیان کیا ہے بلکہ حضرت موسیٰؑ کی روح کا کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنا مفصل طور پر لکھا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۹۷، ۹۸، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

دوسرا قول: (حضرت موسیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات جسمانی طور پر تھی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام سے ملے تھے اور مردے زندوں سے نہیں ملا کرتے (ترجمہ) (حمامۃ البشریٰ ص ۵۵ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۲۲۱)

☆

چھٹا باب:

قرآن مجید، دیگر آسمانی کتب، وحی الٰہی اور الہامات کے متعلق تضادات

(۹۲) پہلا قول: سچا الہام پر لطف ہوتا ہے:

سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔ (ضرورۃ الامام ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۴۸۹)

دوسرا قول: مرزا صاحب کے بے لطف الہامات:

(م) مُعَمَّرُ اللّٰهَ (تذکرہ۔ ۲۷۵)

(ر) مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق (تذکرہ ۳۱۳)

(ز) **غثم غثم له دفع اليه من ماله دفعة** (تذکرہ ۳۲۵)

(ا) اَلسُّهَيْلُ الْبَدْرِيُّ (تذکرہ ۳۳۲)

(م) پہلے بیہوشی پھر غشی پھر موت۔ (تذکرہ ۳۴۳)

(ر) مبارک (تذکرہ ۳۵۹)

(د) بعد 11-انشاءاللہ (تذکرہ ۴۱۳)

(ہ) السلام علیکم (تذکرہ ۴۲۰)

(ب) اس کتے کا آخری دم ہے۔ (تذکرہ ۴۳۱)

(ا) افسوس صد افسوس (تذکرہ ۴۳۳)

(د) ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو (تذکرہ ۴۳۴)

(۹۳) پہلا قول: نامعلوم زبانوں میں مرزائی الہامات:

مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔
(نزول المسیح ص ۵۷ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۳۵)

دوسرا قول: مادری زبان کے علاوہ دوسری زبان میں الہام بے ہودہ بات ہے:

اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۱۸)

(۹۴) پہلا قول: انبیاء کی وحی شیطانی اثرات سے پاک ہوتی ہے:

اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔
(توضیح مرام ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

سو ایسا ہی روحانی طور پر شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام ڈالا یسوع نے اس شیطانی کو قبول نہ کیا...... بائیبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا۔
(ضرورت الامام ص ۱۷ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۴۸۷)

(۹۵) پہلا قول: قرآن مجید اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم دیتا ہے:

لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اوراس کی فصاحت و بلاغت کا ہے جس کا کوئی انسان مقابلہ نہیں کرسکتا۔

(ملفوظات احمدیہ جلد دہم ص۱۷۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

اگر ہر ایک سخت اور آزردہ تقریر کو محض بوجہ اس کے مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔

(ازالہ اوہام ص۱۳، ۱۴ روحانی خزائن جلد۳ ص۱۰۹)

(۹۶) پہلا قول: نبی کی وحی میں غلطی ہو سکتی ہے:

اور نبیؐ کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۳ روحانی خزائن ص۳۵۳ جلد۵)

دوسرا قول: وحی میں غلطی نہیں ہو سکتی:

مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی ہاں اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۵ روحانی خزائن جلد۲۲ ص۵۷۳)

(۹۷): پہلا قول: وحی صرف حضرت جبرائیل کے ذریعہ آتی ہے:

اور رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لیے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو وہ بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ نزول آیات ربانی اور کلام رحمانی کے سکھلائی جاتی ہیں۔

(ازالہ اوہام ص۵۸۴، روحانی خزائن جلد۳ ص۴۱۵)

دوسرا قول: مرزا صاحب پر وحی لانے والے فرشتے:

(۱) ٹیچی ٹیچی (حقیقۃ الوحی ۳۳۲ روحانی خزائن جلد۲۲ص ۳۴۶)

(۲) مٹھن لال (تذکرہ ص ۵۵۶ طبع دوم)

(۳) درشنی (مکاشفات ص ۳۱)

(۴) خیراتی (تریاق القلوب ص ۹۲ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۳۵۱، ۳۵۲)

(۵) شیر علی (ایضا بحوالہ مذکورہ)

(۹۸) پہلا قول: قرآن مجید میں قادیان کا نام نہیں ہے:

کسی کتاب حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا نہیں پایا جاتا۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۴ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۳۹)

دوسرا قول: قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے:

تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔

(ازالہ اوہام ص ۷۶،۷۷ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۴۰)

(۹۹) پہلا قول: آیات میں قطع برید شرارتیوں کا کام ہے:

یہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کرنا تو یہ ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گندے کہلاتے ہیں۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۹۵ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۲۰۴)

(نزول المسیح ص ۴۲ روحانی خزائن ۴۱۸ جلد ۱۲ پر بھی یہی مضمون ہے)

دوسرا قول: مرزا کی چند معنوی تحریفات:

(۱) ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی.

اس جگہ رسول سے مراد یہ عاجز ہے۔

(ایام الصلح ص ۷۵ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۰۹)

(۲) **محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم**

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی

(ایک غلطی کا ازالہ، ص ۳ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۷)

(۱۰۰) پہلا قول: شیطانی الہام بے لذت ہوتا ہے:

شیطان گونگا ہے اور اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گونگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک دو بدبودار پیرایہ میں فقرہ درفقرہ دل میں ڈال دیتا ہے اس کو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی کہ لذیذ اور باشوکت کلام کر سکے۔ اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے گویا جلدی تھک جاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ۱۳۹، ۱۴۰ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۴۲ تا ۱۴۴)

دوسرا قول: مرزا کے بے لذت الہامات:

(۱) اصبر سنفرغ یامرزا	(تذکرہ ص ۱۳۳)
(۲) بکرو ثیب	(تذکرہ ص ۳۹)
(۳) عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان	(تذکرہ ۴۱)
(۴) آئی لَوْ یُوْ	(تذکرہ ۶۴)
(۵) یس آئی ایم ہپی	(تذکرہ ۶۶)
(۶) لائف آف پین	(تذکرہ ۶۶)
(۷) ربنا عاج۔	(تذکرہ ۱۰۵)

ہمارا رب عاجی ہے اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔ (تذکرہ ۱۰۵)

(۸) **ھو شعنا نعسا** یہ دونوں فقرے عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پہ نہیں کھلے۔ (تذکرہ ۱۰۶)

(۹) بست و یک آئے ہیں۔ (تذکرہ ۱۱۵)

(۱۰) پریشن۔ عمر براطوس یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ (تذکرہ ۱۲۰)

(۱۰۱) پہلا قول: تورات انجیل وغیرہ محرف نہیں ہیں:

اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہ ہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔

(چشمہ معرفت حاشیہ ص ۷۵ روحانی خزائن جلد ۲۳، ۸۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف

وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھی اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔

(چشمہ معرفت ۲۵۵ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۲۶۶)

☆

ساتواں باب:

صحابہ کرامؓ کے متعلق تضادات

(۱۰۲) پہلا قول: صحابہ کرامؓ کی تعریف:

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۹۳)

دوسرا قول: صحابہ کرامؓ کی توہین:

(الف) بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۲۰ رخ جلد ۲۱ ص ۲۸۵)

(ب) بعض ایک دو کم سمجھ صحابہؓ جن کی درایت عمدہ نہ تھی۔

(اعجاز احمدی ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۲۶، ۱۲۷)

(۱۰۳) پہلا قول: صحابہ کرامؓ کی تعریف:

صحابہ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۳)

دوسرا قول: صحابہ کرامؓ کی توہین:

(الف) ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔

(اعجاز احمدی ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۲۷)

نوٹ: ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳۴ رخ جلد ۲۱ ص ۴۱۰ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(ب) حق تو یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔

(ازالہ اوہام ص ۵۹۶ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۲۲)

(۱۰۴) پہلا قول: حضرت حسینؓ کی اہانت بدبختی اور بے ایمانی کی نشانی ہے:

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۵۴۵)

دوسرا قول: مرزا کی طرف سے حضرت حسینؓ کی توہین:

(الف)

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ترجمہ:۔ میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا رہتا ہوں سو حسینؓ میری گریبان میں ہے۔

(نزول المسیح ص ۹۹ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۷۷)

آٹھواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی حالات کے متعلق تضادات

(۱۰۵) پہلا قول: قرآن مجید میں یسوع کا ذکر نہیں ہے:

خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن مجید میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ روحانی خزائن صفحہ ۲۹۳ جلد ۱۱)

دوسرا قول: قرآن مجید میں یسوع کا ذکر ہے:

خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدا کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ''ان مثل عیسیٰ عندالله کمثل آدم''

(چشمہ معرفت ص ۲۱۸ روحانی خزائن ص ۲۲۷ جلد ۲۳)

(نوٹ): نصرۃ الحق ص ۳۹ روحانی خزائن ص ۵۰ جلد ۲۱ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(۱۰۶) پہلا قول: حضرت مسیح کا والد یوسف نجار تھا:

حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ ۲۲ برس تک بخاری کا کام بھی کرتے رہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳، روحانی خزائن، ص ۲۵۴ جلد ۳)

(نوٹ): چشمہ مسیحی ص ۲۶، روحانی خزائن ص ۳۵۶ جلد ۲۰ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کا کوئی والد نہ تھا:

خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۶۸)

نوٹ:۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲۱ روحانی خزائن صفحہ ۳۹۸ جلد ۲۱ پر بھی یہی مضمون ہے۔

(۱۰۷) پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار:

جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۹ روحانی خزائن ص ۳۱ جلد ۲۲)

دوسرا قول: عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار:

وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں میں ایک شخص ہوگا۔

(ازالہ اوہام ص ۲۹۱ روحانی خزائن ص ۲۴۹ جلد ۳)

(۱۰۸) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کی اولاد تھی:

افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہو۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۷۰ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۷۰)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کی کوئی اولاد نہ تھی:

ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہ تھی۔

(تریاق القلوب حاشیہ ص ۹۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۳۶۳)

(۱۰۹) پہلا قول: حضرت عیسیٰ نبی اسرائیل میں سے نہیں:

مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا تھا وجہ یہ کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اس کا باپ نہ تھا صرف ماں اسرائیلی تھی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۳۶ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۰۳)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل میں سے ہیں:

بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔

(خاتمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ب روحانی خزئن جلد۲۱ص۴۱۲)

(۱۱۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کی قبر کے متعلق تضادات:

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا۔

(ازالہ اوہام ص ۴۷۱ روحانی خزائن ص ۳۵۳ جلد ۳)

دوسرے اقوال:

(۱) بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف گیا اور وہیں فوت ہوا۔ (کشتی نوح ص ۷۵ روحانی خزائن ص ۷۵، ۵۸ جلد ۱۹)

مرزا قادیانی نے اس مفہوم کی عبارات درج ذیل کتابوں میں بھی لکھی ہیں۔

1- تذکرہ الشہادتین ص ۲۷ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۹

2- تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، ۱۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۰۶

3- اعجاز احمدی ص ۱۹ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۲۸

4- ست بچن حاشیہ ص ۱۶۴ روھانی خزائن جلد ۱۰ ص ۲۸۸

5- دافع البلاء ص ۱۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۵

6- راز حقیقت ص ۲۰ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۱۷۲

(۲) اور حضرت عیسیٰ کی قبر بارۂ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔ (اتمام الحجۃ ص ۲۰، ۲۱ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۹۷)

(۱۱۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ صلیب پر چند منٹ رہے:

مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے مسیح کے ساتھ ایسا نہ ہوا، عید فسخ کی کم فرصتی اور عصر کا تھوڑا سا

وقت اور آگے سبت کا خوف اور پھر آندھی کا آجانا۔ ایسے اسباب یک دفعہ پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا گیا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۸۱ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۹۶)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ صلیب پر چند گھنٹے رہے:

حضرت مسیح بروز جمعہ بوقت عصر صلیب پر چڑھائے گئے تھے جب وہ چند گھنٹہ کیلوں کی تکلیف اٹھا کر بے ہوش ہو گئے اور خیال کیا گیا کہ مر گئے تو یک دفعہ سخت آندھی اٹھی اور اس سے سورج اور چاند دونوں کی روشنی جاتی رہی اور تاریکی ہو گئی۔

(نزول المسیح حاشیہ ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۹۶)

(۱۱۲) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کی عمر ۳۲ سال:

اور عیسائیوں کے خدا کا حلیہ یہ ہے کہ وہ ایک اسرائیلی آدمی مریم بنت یعقوب کا بیٹا ہے جو ۳۲ سال کی عمر پا کر اس دار الفناء سے گزر گیا۔

(معیار المذاہب ص ۱۰، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۴۶۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال:

اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۲۹ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۹)

(۱۱۳) دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۵ سال:

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے بلکہ صلیب سے نجات پر کرار پھر مرہم عیسیٰ سے صلیبی زخموں سے شفا حاصل کر کے نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور افغانستان سے کوہ نعمان میں گئے اور وہاں اس مقام میں ایک مدت تک رہے جہاں شہزادہ نبی کا ایک چبوترہ کہلاتا ہے جو اب تک موجود ہے اور پھر وہاں سے پنجاب میں آئے اور

مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے آخر کشمیر میں گئے اور ایک سو پچیس برس کی عمر پا کر کشمیر میں ہی فوت ہوئے اور سری نگر خانیار کے محلّہ کے قریب دفن کئے گئے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۱۶۳)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۵۳ سال:

یہ عمر مرزا قادیانی کی دو تحریروں کو ملانے سے معلوم ہوتی ہے۔

(الف) تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جبکہ حضرت عیسیٰ کی عمر صرف تینتیس برس کی تھی۔

(راز حقیقت حاشیہ ص ۳ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ ص ۱۵۵)

(ب) اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر خدا سے جا ملا۔

(تذکرہ الشہادتین ص ۲۷ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۹)

تجزیہ:۔ ان چار عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے متعلق چار اقوال ہیں۔

(۱) ۳۲ سال (۲) ۱۵۳ سال (۳) ایک سو بیس سال (۴) ایک سو پچیس سال۔ مرزا صاحب نے ان اقوال میں سے کسی کو غلط نہیں کہا۔

(۱۱۳) پہلا قول: حضرت عیسیٰ چودھویں صدی میں آئے:

مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ (کشتی نوح ص ۱۳ روحانی خزائن جلد ۱۹، ص ۱۴)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ پندرھویں صدی میں آئے:

اس لحاظ سے کے حضرت مسیح حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد آئے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کا اس زمانہ میں ظہور کرنا ضروری ہو۔

(شہادۃ القرآن ص ۶۹ روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۶۵)

تجزیہ:

پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد چودھویں صدی میں آئے اور دوسرے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد پندھویں صدی میں تشریف لائے۔ کیا خوب۔

(۱۱۵) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کا مٹی کے پرندہ بنا کر اڑانا قرآن سے ثابت ہے:

حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۶۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کا پرندوں والا معجزہ قرآن سے ثابت نہیں:

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن مجید سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۵۶)

(۱۱۶) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کا کوئی معجزہ نہ تھا:

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۰)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کے معجزات کا ذکر قرآن میں ہے:

قرآن شریف میں حضرت مسیح ابن مریم کے معجزات کا ذکر اس غرض سے نہیں ہے کہ اس سے معجزات زیادہ ہوئے ہیں بلکہ اس غرض سے ہے کہ یہودی اس کے معجزات سے قطعاً منکر تھے اور اس کو فریبی اور مکار کہتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہودیوں کے دفع اعتراض

کے لیے مسیح ابن مریم کو صاحب معجزہ قرار دیا۔

(نسیم دعوت ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۳۷۹)

ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بیشک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں.........................

قرآن کریم سے بہرحال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کے دیے گئے تھے۔

(شہادت القرآن ص ۷۷ روحانی خزائن ص ۳۷۳ جلد ۶)

(۱۱۷) پہلا قول: حضرت عیسیٰ نے اپنی طرف سے پیش گوئی کی:

یسوع نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ میں داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہوں اور اسی طرح پر یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا کہ دیکھو میں تمہاری بادشاہی پھر دنیا میں قائم کرنے آیا ہوں اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم آزاد ہونا چاہے ہو مگر وہ بات نہ ہوئی اور یسوع صاحب نے نہایت درجہ ذلت دیکھی منہ پر تھوکا گیا اور آپ کے اس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہاں مجرموں کو لگائے جاتے ہیں اور حوالات میں کیا گیا پس یہود اور بہت سے لوگوں نے بخوبی سمجھ لیا کہ اس شخص کی پیشگوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔

(انجام آتھم ص ۱۲ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۱۲)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ نے وحی کے مطابق پیش گوئی کی:

ایسا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا نے خبر دی تھی کہ تو بادشاہ ہوگا۔ انہوں نے اس وحی الٰہی سے دنیا کی بادشاہی سمجھ لی اور اسی بنا پر حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو حکم دیا کہ اپنے کپڑے بیچ کر ہتھیار خرید لو مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ حضرت عیسیٰ کی غلط فہمی تھی اور بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت تھی نہ زمین کی بادشاہت۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۸۹ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۵۰)

تجزیہ:

مرزا کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے دنیوی بادشاہی کی پیش گوئی کی تھی ان کی یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہ تھی اور وہ جھوٹی ثابت ہوئی دوسرے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ پیش گوئی وحی الٰہی کی بنیاد پر کی تھی البتہ اس کا مفہوم سمجھنے میں ان کو غلطی لگی۔

(۱۱۸) پہلا قول: حضرت عیسیٰ مسمریزم میں کامل تھے:

اور یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۹ روحانی خزائن ص ۲۵۷ جلد ۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

جو میں نے مسمریزی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح کسی درجہ تک عشق رکھتے تھے۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۱۲ روحانی خزائن ص ۲۵۹ جلد ۳)

(۱۱۹) پہلا قول: حضرت عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی:

یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا تب اس کے تقویٰ کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۶، ۲۷ روحانی خزائن ص ۲۹ جلد ۲۰)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کیں وہ انجیل سے ظاہر

ہیں۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے تھے کہ وہ بلا کا پیالہ جوان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے پھر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت جلد ا ص ۱۳۲ مندرجہ)

(۱۲۰) پہلا قول: آسف بمعنی آرزدہ:

دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین آزردہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہوکر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لیے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔

(ست بچن حاشیہ ص ۱۶۴ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۳۰۶)

دوسرا قول: آسف بمعنی قوم کو تلاش کرنے والا:

ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوزآسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۴۰۴)

☆

نواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعزاز واکرام کے متعلق تضادات

(۱۲۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ پر تہمت لگانے والا خبیث ہے:

''آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو ان پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۲۵ روحانی خزائن ص ۱۳۴ جلد ۱۹)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ پر مکر وفریب کا الزام:

''اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۷ روحانی خزائن صفحہ ۲۹۱ جلد ۱۱)

(۱۲۲) پہلا قول: یسوع کی روح بابرکت تھی:

اور اس نے چونکہ یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی اس لئے ضرور تھا کہ گم گشتہ ریاست میں بھی مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی سو ریاست کا کاروبار تباہ ہونے سے یہ مشابہت بھی متحقق ہوگئی جس کو خدا نے پورا کیا۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۰ روحانی خزائن صفحہ ۲۷۲ جلد ۱۲)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک

ایسا ورد بتا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے گا۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵ روحانی خزائن صفحہ ۲۸۹ جلد ۱۱)

(۱۲۳) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے نبی ہیں:

ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۱ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۶۳، ۲۶۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں، پس کیا ایسی ناقص تعلیم جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے؟

(چشمہ مسیحی ص ۱۴ روحانی خزائن جلد ۲۰، ص ۳۴۶)

تجزیہ:۔

قول ثانی لکھ کر مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے سے انکار کر دیا اور یہ اس کا عمومی طرز تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ نبوت اس سیاق وسباق سے کرتا ہے گویا انہیں نبی مان کر ان پر احسان کر رہا ہے۔

(۱۲۴) پہلا قول: حضرت عیسیٰ انتہائی متواضع تھے:

حضرت مسیح خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے پھر کیونکر ان کی طرف کوئی غرور آمیز لفظ کہ جس میں اپنی شیخی اور دوسرے کی توہین پائی جاتی ہے منسوب کیا جائے۔

(براہین احمدیہ ص ۱۰۴ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۹۴)

(نوٹ): لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۳۶ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: اس کے خلاف

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (نور القرآن جلد دوم ص ۱۲ روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۸۷)

(۱۲۵) پہلا قول: حضرت عیسیٰ پر کنجریوں سے تعلق کا الزام لگانے والا خبیث ہے:

پھر اگر کوئی تکبر اور خود ستائی کی راہ سے اس بناء پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندے مال کو اپنے کام میں لایا یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر بدگمانی ان پر ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۹۸)

دوسرا قول: اس کے خلاف

آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے؟

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۱)

(۱۲۶) پہلا قول: نبی اپنا مشن مکمل کر کے دنیا سے جاتا ہے:

بے شک انبیاء دنیا سے آخرت کی طرف تکمیل رسالت کے بغیر منتقل نہیں ہوتے۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۴۹ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۲۴۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہدایت اور توحید قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم رہا ہے کہ قریب قریب ناکام رہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۱۱ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۵۸)

تجزیہ: قول اول وثانی کو ملا کر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ**

(۱۲۷) پہلا قول: نبی کی پیش گوئی نہیں ٹل سکتی:

ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔

(کشتی نوح ص۵ روحانی خزائن جلد۱۹ص۵)

(اعجاز احمدی ص۲۶ روحانی خزائن جلد۱۹ص۱۳۵۔ پر بھی یہی مضمون لکھا ہے)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کی پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں:

ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف صاف جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔

(اعجاز احمدی ص۱۴ روحانی خزائن جلد۱۹ص۱۲۱)

(۱۲۸) پہلا قول: شیطان انبیاء سے دور رہتا ہے:

ہر ایک نبی مس شیطان سے پاک ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص۲۲۰، روحانی خزائن ص۳۹۶ جلد۲۱)

دوسرا قول: اس کے خلاف

بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے چلے گئے ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ۶، روحانی خزائن جلد۱۱ص۲۹۰)

(۱۲۹) پہلا قول: مقدس ہستیوں پر الزام لگانے والے حرام زادے ہیں:

ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بذات نہیں جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے...... ہم سوچتے ہیں کہ کیوں خدا تعالیٰ کے مقدس پیارے بندوں پر ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔

(آریہ دھرم ص ۵۵ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۶۳)

(نوٹ): ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۳۹۰۔ پیغام صلح ص ۲۱، ۲۲ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۴۵۱، ۴۵۲ پر بھی یہی مضمون ہے۔

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ پر شراب نوشی کا الزام:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نوشی سے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

(کشتی نوح حاشیہ ص ۶۶ روحانی خزائن جلد ۱۹، حاشیہ ص ۷۱)

(۱۳۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰؑ کا احترام کرنے کا دعویٰ:

گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی کی بہت عزت کرتا ہوں......اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو شخص مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ (کشتی نوح ص ۱۶ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۷، ۱۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کی توہین:

اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (چشمہ مسیحی ص ۲۷ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۵۶)

(۱۳۱) پہلا قول: حضرت عیسیٰ نے تواضع کی وجہ سے خود کو نیک نہ کہا:

اور جن کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کس نے اس کو کہا اے نیک استاد تو اس نے جواب دیا کہ مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک کوئی نہیں مگر خدا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۷ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۷۱)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ پر بدکاری کا الزام (العیاذ باللہ):

یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے۔

(ست بچن ص ۱۷۲ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۲۹۶)

(۱۳۲) پہلا قول: حضرت عیسیٰ معلم اخلاقیات تھے:

اگر چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں جیسا کہ سور کتے بے ایمان بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر چسپاں کئے جاتے تھے۔

(ضرورت الامام ص ۷ روحانی خزائن جلد ۱۳، ص ۴۷۷)

☆

دسواں باب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
رفع ونزول کے متعلق تضادات

(۱۳۳) پہلا قول: رفع عیسیٰ عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ نہیں ہے:

اور یہ بیان بھی صحیح نہیں کہ عیسائیوں کا متفق علیہ یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح دنیا میں پھر آئیں گے کیونکہ بعض فرقے ان کے لئے حضرت مسیح کے فوت ہو جانے کے قائل ہیں اور حواریوں کی دونوں انجیلوں نے یعنی متی اور یوحنا نے اس بیان کی ہرگز تصدیق نہیں کی کہ مسیح درحقیقت آسمان پر اٹھایا گیا ہاں مرقس اور لوقا کی انجیل میں لکھا ہے مگر وہ حواری نہیں ہیں اور نہ کسی حواری کی روایت سے انہوں نے لکھا ہے۔

(ازالہ اوہام جلد اول ۴۱۹، ۴۲۰ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۱۹)

دوسرا قول: رفع عیسیٰ، عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ ہے:

تمام فرقے نصاریٰ کے اسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور چاروں انجیلوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام جلد اول ص ۲۴۸، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۲۲۵)

(۱۳۴) پہلا قول: نزول مسیح کا عقیدہ ایمان کا حصہ نہیں ہے:

مسیح کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے

کچھ بھی نہیں جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کامل نہیں ہو گیا۔

(ازالہ اوہام ص ۱۴۰ روحانی خزائن ص ۱۷۱ جلد ۳)

دوسرا قول: نزول مسیح کا عقیدہ مرتدانہ عقیدہ ہے:

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا اس میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہتک ہے اور یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۵ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۹۴)

(۱۳۵) پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید سے ثابت ہے:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان ے ہاتھ سے دین اسلا مجمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۸ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۵۹۳)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

(ایام الصلح ص ۱۴۶ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۲، ۳۹۳)

(ازالہ اوہام ص ۱۴۲ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۷۲ پر بھی یہی مضمون ہے)

(۱۳۶) پہلا قول: حدیث میں آسمان سے اترنے کا ذکر ہے:

صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو

ان کا لباس زرد ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیا لغو خیال ہے؟

(ازالہ اوہام ص ۸۱ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۴۲)

دوسرا قول: حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں ہے:

ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پایا جاتا کہ ابن مریم کا نزول آسمان سے ہوگا۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۷۷ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۲۰۲)

(۱۳۷) پہلا قول: حضرت عیسیٰؑ امت محمدیہ میں داخل ہیں:

یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں آ گئے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۶۲۳ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۳۶)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ امت محمدیہ میں سے نہیں ہیں:

حضرت مسیح کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۹۲ روحانی خزائن ص ۳۶۴ جلد ۲۱)

(۱۳۸) پہلا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مہمل عقیدہ ہے:

ایک پرانا خیال جو دل میں جما ہوا ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اس خیال کو اس طرح پر سمجھ لیا ہے کہ گویا سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم رسول اللہ جن پر انجیل نازل ہوئی تھی کسی زمانہ میں اتریں گے حالانکہ یہ ایک بھاری غلطی ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ۶۳۹، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۴۵)

دوسرا قول: نزول عیسیٰ علیہ السلام کا احادیث میں ذکر ہے:

جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۹ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۳۱)

(۱۳۹) پہلا قول: عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں:

بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔

(توضیح مرام ص۳ روحانی خزائن جلد۳ ص۵۲)

دوسرا قول: عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں:

پھر جب ہم احادیث کی طرف آتے ہیں تو ان سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی ثابت ہوتی ہے مثلاً حدیث معراج کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت مسیح کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا ہے۔ اگر وہ فوت ہوتے تو فوت شدہ روحوں میں ہرگز دیکھے نہ جاتے۔ (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۶ روحانی خزائن جلد۱۷ ص۳۱۰)

(۱۴۰) پہلا قول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک نبی ہیں ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص۶۰۳ روحانی خزائن جلد۳ ص۴۲۵)

دوسرا قول: حضرت موسیٰؑ زندہ ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔

(خلاصہ عربی عبارت نور الحق حصہ اول ص۵۰ روحانی خزائن جلد۸ ص۶۹)

(۱۴۰) پہلا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی فتنہ کا علم ہے:

خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۶۸ روحانی خزائن جلد۵ ص۲۶۸)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی فتنہ کا علم نہیں ہے:

علاوہ اس کے قیامت کے دن یہ جواب ان کا کہ اس روز سے کہ میں مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا گیا مجھے معلوم نہیں ہے کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوا؟ یہ اس عقیدہ کی رو سے صریح دروغ بے فروغ ٹھہرتا ہے جب کہ تجویز کیا جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۱ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۳۳)

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص جلد ۲۱ ص ۵۱، پر بھی یہی مضمون ہے)

تجزیہ:۔

قول ثانی دراصل مرزا صاحب کی بزعم خویش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اہم دلیل ہے ان کی اس اہم دلیل کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے ان سے ہی لکھوادیا ہے جو کہ قول اول کی صورت میں ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ ''جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے''

(۱۴۲) پہلا قول: نزول عیسیٰؑ پر اجماع امت ہے:

ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۱۸۵ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۸۹)

دوسرا قول: نزول عیسیٰؑ پر اجماع امت نہیں ہے:

(مرزا صاحب طنزیہ انداز میں لکھتے ہیں)

کیا ان احادیث پر اجماع ثابت ہو سکتا ہے کہ مسیح آکر جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کھیلتا پھرے گا؟ (ازالہ اوہام ص ۴۲۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۲۶)

(۱۴۳) پہلا قول: نزول مسیح کے عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے:

اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک

پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۱۴۰ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۷۱)

دوسرا قول: اس کے خلاف:

یہ کہنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے یہ ایک شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۶۶۰)

یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کہ شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۵ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۹۴)

(۱۴۴) پہلا قول: عقیدہ تثلیث کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ سے برزخ میں سوال کیا گیا تھا:

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ یہ کہ قیامت میں کیا جاوے گا۔

(ازالہ اوہام ص ۴۷۷، ۴۸۷، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۰۳)

دوسرا قول: مذکورہ سوال قیامت کے دن پوچھا جائے گا:

اس آیت کے اوّل آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنے ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہراتا ہے؟

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۰ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۵۱)

(۱۴۵) پہلا قول: سو سال سے زیادہ کوئی زندہ نہیں رہ سکتا:

اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو وہ شخص سو برس کے بعد زندہ

نہیں رہے گا اور ارضی کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح بن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمینی مخلوقات اور ماعلی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

(ازالہ اوہام ص ۶۲۵ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۳۷)

دوسرا قول: کئی آدمیوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی ہے:

(الف) مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خرق عادت ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۵۰ روحانی خزائن جلد ۲ ص ۹۸)

(ب) اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۱۴۱ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۱۶۲، ۱۶۳)

(۱۴۶) پہلا قول: جسم عنصری آسمان پر جا سکتا ہے:

سوا ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا قانون قدر خیال کر لینا اور اس پر غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کے لئے اسرار کھلنے سے نا امید ہو جانا۔ ان پست نظروں کا نتیجہ ہے جنہوں نے خدائے ذوالجلال کو جیسا کہ چاہیے تھا شناخت نہیں کیا۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۱۷ روحانی خزائن جلد ۲ ص ۶۵)

پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن شریف پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح مع گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی

طرف سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔

(چشمہ معرفت جلد دوم ص ۲۱۹ روحانی خزائن ص ۲۲۷، ۲۲۸ جلد ۲۳)

دوسرا قول: حضرت عیسیٰ کا آسمان پر جانا ناممکن ہے:

نیا اور پرانا فلسفہ اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ اگرچہ پھر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں۔

(ازالہ اوہام ص ۴۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۲۶)

(۱۴۷) پہلا قول: لد ایک گاؤں کا نام ہے:

پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

(ازالہ اوہام ص ۲۲۰ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۰۹)

دوسرا قول: لد جھگڑالو کو کہتے ہیں:

دجال جس ویرانہ پر گزرے گا اسے کہیں گا تو اپنے خزانے باہر نکال، سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور دجال کے پیچھے پیچھے جائیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کرے گا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھائے گا اور پھر آخر باب لد پر قتل کیا جائے گا لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اسکے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(ازالہ اوہام ص ۷۳۰ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۹۳)

فائدہ:۔ مذکورہ دونوں اقوال کے برخلاف مرزا قادیانی کا ایک تیسرا قول بھی ہے وہ یہ کہ

''لد سے مراد لدھیانہ شہر ہے''

(الہدی والتبصرۃ لمن یری حاشیہ ص۹۱ روحانی خزائن ص۳۴۱ جلد۱۸)

(۱۴۸) پہلا قول: رفع ونزول مسیح کی پیش گوئی کا اجماع سے کوئی تعلق نہیں ہے:

اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیش گوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔

(ازالہ اوہام ص۴۰۲ روحانی خزائن جلد۳ ص۳۰۸)

دوسرا قول: رفع ونزول مسیح کا عقیدہ، اجماعی عقیدہ ہے:

ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص۱۸۵ روحانی خزائن جلد۳ ص۱۸۹)

(۱۴۹) پہلا قول: مسئلہ رفع ونزول سے متعلق آیات کے بارے میں تضادات:

سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا یہ بڑے تعصب کی بات ہے کہ تمام جہاں کے لئے توتوفی کے یہی معنے روح قبض کرنے کے ہوں لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنے لئے جاویں......غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اول سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔

(ازالہ اوہام ص۴۴۷ روحانی خزائن جلد۳ ص۵۰۱)

دوسرا قول: توفی کے معانی جو مرزا نے خود لکھے ہیں:

(۱) انی متوفیک ورافعک الی۔ (ترجمہ) میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

(براہین احمدیہ ص۵۲۰ روحانی خزائن جلد۱ ص۶۲۰)

(۲) پھر بعد اسکے الہام یہ ہے یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی......اے عیسیٰ میں تجھے

کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

(براہین احمدیہ حاشیہ ۵۵۷ روحانی خزائن جلد ا ص ۶۶۵)

(۳) **یا عیسیٰ انی متوفیک** اور الہام کے معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔

(سراج منیر ص ۲۱ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۲۳)

تجزیہ: مرزا صاحب نے قول ثانی میں درج حوالہ جات میں توفی کے معنی موت کے علاوہ کر کے خود دجل و الحاد کا ارتکاب کیا ہے۔ اب اگر انہیں ملحد کہہ دیا جائے تو مرزائی اسے معلوم نہیں بدزبانی کیوں سمجھتے ہیں؟

(۱۵۰) پہلا قول: اِذْ ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

آیت فلما توفینی .... سے پہلے یہ آیت ہے...... **واذقال الله یعسیٰ أأنتَ قلت للناس الخ** ......اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔

(ازالہ اوہام ص ۶۰۲ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۲۵)

دوسرا قول: اذ مضارع کے لئے استعمال کیا جاتا ہے:

جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں میں بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا کہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت سی نظریں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ونفخ فی الصور فاذاهم من الاجداث الی ربهم ینسلون**...... اور جیسا کہ فرماتا ہے...... **واذقال الله یاعیسیٰ ابن**

مریم أانت قلت للناس اتخذونی و امی الهین من دو ن الله قال الله هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۶ روحانی خزائن جلد۲۱ص۱۵۹)

(۱۵۱) پہلا قول: آیت میں ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں:

ان فرقة من الیهود اعنی الصدوقین کا نوا کافرین بوجود القیمة فاخبرهم الله اعلی لسان بعض انبیائه ان ابنا من قومهم یولدمن غیر اب وهذا یکون اية لهم علی وجود القیمة فالی هذا اشار فی آیة وانه لعلم للساعة وکذالک فی اية ولنجعله اية للناس

(حمامۃ البشریٰ ص۹۰ روحانی خزائن جلد۷ص۳۱۶)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت قرآنی وانه لعلم للساعة میں ۂ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے آنے کی ایک نشانی ہیں۔

دوسرا قول: ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں:

پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے وانہ لعلم للساعۃ جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہیے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم للساعۃ نہیں؟ جو فرماتے ہیں کہ بعثت انا والساعة کھاتین اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔

(اعجاز احمدی ص۲۰،۲۱ روحانی خزائن جلد۱۹ص۱۲۹)

گیارہواں باب:

دابۃ الارض اور دجال کے متعلق تضاد بیانی:

(۱۵۲) پہلا قول: دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا:

پھر دجال ایک اور قوم کی طرف جائے گا اور اپنی الوہیت کی طرف ان کو دعوت دے گا۔

(ازالہ اوہام ص ۲۱۷۔۲۱۸، روحانی خزائن ص ۲۰۸ جلد ۳)

دوسرا قول: دجال خدائی کا دعویٰ نہیں کرے گا:

دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷ روحانی خزائن ص ۴۹۳ جلد ۳)

(۱۵۴) پہلا قول: ابن صیاد ہی دجال ہے:

اب جبکہ خاص صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بیان سے ثابت ہوگیا کہ ابن صیاد ہی دجال موعود ہے بلکہ صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ یہی دجال موعود ہے تو کیا اس کے دجال معہود ہونے میں کچھ شک رہ گیا ہے؟ (ازالہ اوہام ص ۲۲۲ روحانی خزائن ص ۲۱۱ جلد ۳)

دوسرے اقوال:

(۱) دجال سے مراد ایک فرقہ مراد ہے:

دجال سے مراد ایک فرقہ ہے جو کتابوں میں تحریف کرتا ہے۔

(خلاصہ عبارت تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۸۹ روحانی خزائن ص ۲۴۰ جلد ۱۷)

(۲) دجال سے جھوٹوں کا گروہ مراد ہے:

لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۴۸۸ روحانی خزائن ص ۳۶۲ جلد ۳)

(۳) دجال شیطان کا دوسرا نام ہے

دجال شیطان کا نام ہے۔ دجال جھوٹ کے حامی کو کہتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۱۳ روحانی خزائن ص ۳۲۶ جلد ۲۲)

(۴) دجال شیطان کا اسم اعظم ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۷۰ روحانی خزائن ص ۲۶۹ جلد ۱۷)

(۵) دجال کا معنی محرف یا دہریہ ہے:

یہ لفظ محرف کے لفظ یا دہریہ کے لفظ سے مترادف ہے۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۸۵ روحانی خزائن ص ۲۳۳ جلد ۱۷)

(۶) دجال با اقبال قوموں کو کہتے ہیں:

ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے با اقبال قومیں مراد ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔

(ازالہ اوہام ص ۱۴۶ روحانی خزائن ص ۱۷۴ جلد ۳)

(۷) دجال پادریوں کو کہتے ہیں:

دجال پادری لوگ عیسائی ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۲۰۶ روحانی خزائن ص ۳۶۲، جلد ۳)

(۸) دجال کاریگروں کا کہتے ہیں:

دجال صناع لوگ اور کلوں کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔

(کتاب البریہ ص ۲۱۰ روحانی خزائن ص ۲۴۴ جلد ۱۳)

(۹) یورپ کے فلاسفر دجال ہیں:

دجال، یورپ کے فلاسفر ہیں۔ (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

(۱۵۵) پہلا قول: دابۃ الارض سے علمائے سو مراد ہیں:

بے شک دابۃ الارض سے مراد علماء سو ہیں جو اپنے قول سے رسول اور قرآن کے حق ہونے کی گواہی دیتے ہیں پھر برے عمل کرتے ہیں اور دجال کی خدمت کرتے ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۸۶ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۳۰۸)

دوسرے اقوال:

(۱) طاعون کا کیڑا مراد ہے:

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا۔

(نزول المسیح ۳۹ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۱۶)

(۲) دابۃ الارض سے متکلمین مراد ہیں:

واذاوقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدر قریب آ جائے تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ ص ۵۰۳ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۷۰)

(۳) دابۃ الارض سے علمائے سو مراد ہیں:

ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین کو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے

چلے آتے ہیں لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ ص ۵۱۰ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۷۳)

(۴) دابۃ الارض سے واعظ مراد ہیں:

گیارہویں علامت دابۃ الارض کا ظہور میں آنا یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہوجانا جن میں آسمانی نور ذرہ بھی نہیں۔

(شہادۃ القرآن ص ۲۵ روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۲۱)

(۵) دابۃ الارض سے طاعون کے جراثیم مراد ہیں:

دابۃ الارض کا معنی طاعون کے جراثیم کے علاوہ اور کچھ کرنا الحاد اور دجل ہے۔

(خلاصہ عبارت نزول المسیح ص ۴۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۱۸)

تجزیہ :۔ مرزا صاحب نے مذکورہ حوالہ جات میں دابۃ الارض سے (۱) علماء سو (۲) طاعون کا کیڑا (۳) گروہ متکلمین (۴) علماء وواعظین مراد لئے ہیں۔ اور یوں خود ہی دجل والحاد کا ارتکاب کیا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

☆

بارہواں باب:

مرزا صاحب کے قول و فعل کا تضاد

(۱۵۶) پہلا قول: مرزا صاحب کا قول:

میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔

(اربعین اص۲ روحانی خزائن جلد۷اص۳۴۴)

دوسرا قول: مرزا صاحب کا فعل:

میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی ہے سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔

(حقیقۃ الوحی ۲۲۴، روحانی خزائن جلد۲۲ص ۲۳۵)

(۱۵۷) مرزا صاحب کا قول:

جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان سے معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت سے نہیں۔

(کشتی نوح ص ۱۷ روحانی خزائن جلد۱۹،ص۱۹)

مرزا کا عمل:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور سے ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جسکی وجہ

یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے (مرزا صاحب کے خودساختہ دین سے۔ناقل) سخت بے رغبتی تھی اوران کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۳۴، روایت نمبر ۴۱)

(۱۵۸) مرزا کا قول: ادنیٰ چیزوں پر مقدمات کی مذمت:

حضرت اویس قرنی والدہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے اوران کے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے تھے ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت کرکے یہ قبولیت اور عزت پائی ایک وہ ہیں کہ ایک ایک پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام بری طرح لیتے ہیں۔

(ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۲۹۶)

مرزا کا فعل:

ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک زمیندار مقدمہ کے متعلق جو تحصیل بٹالہ میں دائر تھا خواب آئی کہ جھنڈا سنگھ نام ایک دخیل کار پر ہماری ڈگری ہوگی اس دخیل کا پرچہ بوجہ ایک درخت کیکر (ببول) جس کو اس نے اپنے کھیت سے ہماری اجازت کے بغیر کاٹ لیا تھا چودہ روپے کی نالش کردی گئی۔سو خواب میں دکھائی دیا کہ دعویٰ مسموع ہو کر ڈگری ہوگئی۔

(تریاق القلوب ص ۳۶، ۳۷ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۰۶)

(۱۵۸) مرزا کا قول:

میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔

(مواہب الرحمٰن ص ۱۸ رخ جلد ۱۹ ص ۲۳۶)

مرزا کا فعل:

میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ (کتاب البریہ ص ۱۱ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۱)

(۱۵۹)مرزا کا قول:

گالی دینا اور بدزبانی طریق شرافت نہیں۔

(اربعین نمبر۴ضمیمہ۳-۴ روحانی خزائن جلد۱۷ص۴۷۱)

مرزا کا فعل: بطور نمونہ مرزا صاحب کی چند گالیاں

(الف) **ان العدی صاروا خنازیر الفلا، ونسائهم من دونهن الاکلب**

ترجمہ:۔دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔

(نجم الہدیٰ ص۵۳ روحانی خزائن جلد۱۴ص۵۳)

(ب) **تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا الذین ختم الله علی قلوبهم فهم لایقبلون** (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۷ ۵۴۸)

ترجمہ:۔یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں میں میں نے جو علوم لکھے ہیں ان سے نفع اٹھاتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔

(۱۶۰):مرزا کا قول:

ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیا خیر الاصفیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھیے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملاتے جو پاک دامن اور نیک بخت ہوتی تھیں بلکہ دور ہی بٹھا کر صرف تلقین وتوبہ کرتے تھے۔

(نورالقرآن نمبر۲، روحانی خزائن جلد۹ص۴۴۹)

(سیرت الہدیٰ جلد۳ص۱۵، روایت نمبر۷۷۴ پر بھی یہی مضمون ہے)

مرزا کا فعل:

مرزا صاحب کا اپنا عمل ملاحظہ فرمائیں۔

(الف) حضور کو مرحومہ (عائشہ) کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی حضور نے ایک دفعہ مرحومہ کو دعا دے کر فرمایا اللہ تجھے اولاد دے۔حضور کی دعا سے مرحومہ کے چھ بچے ہوئے ایک لڑکی اور پانچ لڑکے (عائشہ نامی قادیانی عورت کے خاوند کا مضمون مندرجہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

(ب) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضورؑ کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے، بھانو کہنے لگی جی ہاں تدے تاں تہاڈی لتاں لکڑی وانگوں ہویاں ہویاں ایں، یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ۲۱۰ روایت نمبر ۷۸۰)

(۱۶۱): مرزا کا قول:

تمہیں چاہیے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو تاکہ وہ بھی خدائے قدوس اور اس کے رسول پاک کو گالیاں نہ دیں (نسیم دعوت ص ۴ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۳۶۵)

مرزا کا فعل:

آریوں کے پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ (گورونانک) کی نسبت گستاخی کے کلمات سیتارتھ پرکاش میں لکھے ہیں درحقیقت یہ شخص سیاہ دل جاہل حق شناس ظالم پنڈت

نالائق یاوہ گو بدزبان پرلے درجے کا متکبر رہا کار خود بین نفسانی اغراض سے بھرا ہوا خبیث مادہ سخت کلام خشک دماغ موٹی سمجھ کا آدمی نااہل تھا۔

(ست بچن ص ۸، ۹ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۱۲۰، ۱۲۱)

(۱۶۲): مرزا کا قول: مرزا صاحب کے فتاویٰ

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ۱۳ رخ جلد ۱۷ ص ۵۶)

(۲) جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲ روحانی خزائن جلد ۲۳، ص ۲۳۱)

(اربعین ۳ ص ۲ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۰۷، پر بھی یہی مضمون ہے)

(۳) جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶ رخ جلد ۲۲ ص ۲۱۵)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹ روحانی خزائن ص ۳۴۳ جلد ۱۱ پر بھی یہی مضمون ہے)

مرزا کا فعل: مرزا صاحب کے چند جھوٹ:

(۱) ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

(اربعین ۳ ص ۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۰۴)

(۲) صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا۔

(اربعین ۳ ص ۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۱۳)

(۱۶۳): مرزا کا قول:

ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیاں دیتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو یہ کیونکر ہوسکتا ہے جو لوگ محض زبان سے صلح کے لئے زور دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ صلح کے کام دکھلائیں۔ اے ہم وطن پیارو............ہم ایک ہی ملک میں رہتے ہیں چاہیے کہ باہم محبت کریں مگر یادرکھو منافقانہ محبت نہیں ایک زہریلا تخم ہے بدزبانی اور صلح کاری جمع نہیں ہوسکتی۔

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۲ روحانی خزائن جلد۲۳ ص۳۸۴)

مرزا کا فعل:

مرزا صاحب کی بدزبانی کے چند نمونے:

(الف) جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا سو سمجھا جائے کہ اسے ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (انوار اسلام ص۳۰ روحانی خزائن جلد۹ ص۳۱)

(ب) ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور لذت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کردیں گے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ روحانی خزائن جلد۱۱ ص۳۳۷)

(ج) اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے؟ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے؟ اے ظالم مولوی! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالی پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ (انجام آتھم ص۱۹ روحانی خزائن جلد۱۱ ص۲۱)

(۱۶۴): مرزا کا قول:

قرآن شریف کی جگہ صرف حدیث پڑھ کر نماز نہیں ہوسکتی۔

(ازالہ اوہام جلد۲ ص۵۲۹ رخ جلد۳ ص۳۸۴)

مرزا کا فعل:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سیراج الحق صاحب نے پڑھائی۔حضور علیہ السلام (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی۔جس کا یہ مصرع ہے۔''اے خدا اے چارہ ساز ما''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۳۸ روایت نمبر ۷۰۷)

تجزیہ:۔مرزا صاحب کے مرید نے نماز میں فارسی نظم پڑھی،لیکن مرزا صاحب سمیت کسی نے بھی نماز نہ دہرائی نماز میں جب قرآن مجید کی جگہ حدیث پڑھنے کی اجازت نہیں تو فارسی نظم پڑھنے کی اجازت کیسے ہوگئی؟

(۱۶۵):مرزا کا قول:محرف قرآن ملحد اور کافر ہے:

(۱)یوں ہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ تو ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور گندے کہلاتے ہیں۔

(چشمہ معرفت جلد دوم،ص ۱۹۵،روحانی خزائن ص ۲۰۳،۲۰۴ جلد ۲۳)

(۲)ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کرسکتا ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۱۳۷،۱۳۸ روحانی خزائن ص ۱۷۰ جلد ۳)

مرزا کا فعل: مرزا صاحب کی چند تحریفات:

(۱)اصل آیت:قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا.الخ

محرف آیت:قل لئن اجتمعت الجن والانس .الخ(براہین احمدیہ ۴۹۲ طبع قدیم)

(۲)اصل آیت:ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم.

محرف آیت:انا آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم.

(۱۶۶): مرزا کا قول:

(حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا)

اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا یہی تھے کہ زلزلے آئیں گے؟ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے؟ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۸۸)

مرزا کا فعل: (زلزلہ کی پیش گوئی)

آج ۲۹/اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدید کی نسبت اطلاع دی ہے سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۵۳۵)

(۱۶۷): مرزا کا قول:

یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔

(تریاق القلوب ص ۱۴ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۴۲)

مرزا کا فعل:

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا)

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۸۹)

تجزیہ:۔ یہاں مرزا صاحب نے انجیل متی کو خود معتبر سمجھ کر عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

☆

تیراھواں باب:

مرزا بشیر الدین محمود کے تضادات

(۱۶۸) پہلا قول: ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے خون بہانا غلط ہے

اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی کے قتل کرتے ہیں خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار برأت کرے انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی سے نہیں ہوسکتی۔ وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کے بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اتنی ہی ہے کہ ایک شخص کے خون سے اس کی ہتک دھوئی جاسکے۔

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۲۹ء)

دوسرا قول: ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خون بہانا درست ہے:

اپنے دینی اور روحانی پیشوا کی معمولی ہتک بھی کوئی برداشت نہیں کرسکتا......اس قسم کی شرارتوں کو نتیجہ لڑائی جھگڑا حتیٰ کہ قتل وخونریزی بھی معمولی بات ہے............اگر (اس سلسلے میں) کسی کو پھانسی بھی دی جائے اور وہ بزدلی دکھائے تو ہم ہرگز اسے منہ نہیں لگائیں گے بلکہ میں تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا۔ (الفضل ۱۱/اپریل ۱۹۳۰ء)

(۱۶۹) پہلا قول: نبی کا لغوی اور اصطلاحی معنی ایک ہے:

اگر وہ تم کو کہیں کہ حضرت مسیح موعود تو لکھتے ہیں کہ آپ صرف لغوی نبی ہیں تو ان سے کہو کہ

ذرا لغت کھول کر دیکھو نبی اللہ کی تعریف اس میں کیا لکھی ہے؟ لغت کی تعریف تو یہی ہے کہ نبی وہ ہے جو کثرت کے ساتھ غیب کے اہم امور کی خبریں دے اور اس کا نام اللہ تعالیٰ نے نبی رکھا ہے اور قرآن کریم میں بھی یہی تعریف فرماتا ہے............ پس جبکہ لغت میں نبی کے معنی اور قرآن کی اصطلاح ایک ہی ہیں تو اب کسی کو کیا حق ہے کہ اپنی طرف سے نئی شرائط تجویز کرے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۱۵، ۱۱۶، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۴۰)

دوسرا قول: نبی کا لغوی و اصطلاحی معنی ایک نہیں ہے:

۱۹۰۱ء سے پہلے آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ اسلام کی اصطلاح کی رو سے نبی وہی ہوسکتا ہے جس میں مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے یعنی

(۱) وہ جدید شریعت لائے۔

(۲) بعض احکام شریعت سابقہ منسوخ کرے۔

(۳) یا بلا واسطہ نبوت پائے۔

اور چونکہ یہ باتیں آپ میں نہ پائی جاتی تھیں اس لئے آپ بالکل درست طور پر اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے تھے ہاں چونکہ لغت میں نبی کے لئے ان شرطوں میں سے کوئی شرط مقرر نہیں اس لئے آپ یہ فرما دیتے تھے کہ میرا نام لغوی طور پر نبی رکھا گیا ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۵، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۴۸)

(۱۷۰) پہلا قول: مرزا عوامی اصطلاح کے مطابق مجازی نبی ہے:

اگر عوام محاورہ کو دیکھیں تو ان کے ہاں نبی بے شک اسی کو کہتے ہیں جو شریعت جدیدہ لائے یا بلا واسطہ نبوت پائے پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ عوام اپنی نادانی سے نبی کو حقیقت بتاتے ہیں اس کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے مگر اس کے معنے صرف یہ ہوں گے کہ آپ عوام کی اصطلاح کی رو سے نبی نہ تھے یعنی شریعت جدیدہ نہ لائے تھے اور یہ معنی نہ

ہوں گے آپ شریعت کے معنوں سے بھی مجازی نبی تھے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۶۷، ۱۶۸، انوار العلوم جلد۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

دوسرا قول: مرزا اپنی خودساختہ اصطلاح کے مطابق مجازی نبی ہے:

خلاصہ کلام یہ کہ مجازی نبی کے لفظ سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں کہ آپ شریعت اسلام کے مطابق نبی نہ تھے بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ نے حقیقی نبی کو جو اصطلاح مقرر فرمائی ہے اور خود ہی اس کے معنے بتا دیے ہیں وہ اصطلاح آپ پر صادق نہیں آتی اور اس اصطلاح کی رو سے آپ کے مجازی نبی ہونے کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ کوئی نبی شریعت نہیں لائے اور نہ براہ راست نبی بنے ہیں نہ یہ کہ آپ نبی ہی نہیں ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴، انوار العلوم جلد۲ ص ۴۹۳)

تجزیہ: قول اول کے مطابق مرزا صاحب نادان عوام کی اصطلاح کے لحاظ سے مجازی نبی ہیں اور قول ثانی کے مطابق اپنی خودساختہ اصطلاح کے لحاظ سے۔

(۱۷) پہلا قول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت ملتی ہے:

اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کا بکلی بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے بیشک اگر یہ مانا جائے کہ کوئی شخص ایک ایسی شریعت لایا ہے جو قرآن کریم کو منسوخ کر دے گی تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے اور اگر یہ مانا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آئے گا جو آپ کی اطاعت کے بغیر انعام نبوت پائے گا تو اس میں بھی آپ کی ہتک ہے کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان کمزور ہے کہ آپ کی موجودگی میں براہ راست فیضان کی حاجت پیش آئی لیکن اسی طرح اس عقیدہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے یہ نان لیا جائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا اس کا مطلب یہ ہے

کہ آپ کا فیضان ناقص اور آپ کی تعلیم کمزور ہے کہ اس پر چل کر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات نہیں پا سکتا دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں اور وہی افسر معزز کہلاتا ہے جس کے ماتحت معزز ہوں یہ بات ہرگز فخر کے قابل نہیں کہ آپ کے شاگردوں میں سے کسی نے اعلیٰ مراتب نہیں پائے بلکہ آپ کی عزت بڑھانے والی بات یہ ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک ایسا لائق ہو گیا جو دوسرے استادوں سے بھی بڑھ گیا۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۶، انوار العلوم جلد ۲ ص ۵۰۳، ۵۰۴)

دوسرا قول: اس کے خلاف

اس عبارت سے ظاہر ہے (ابن عربی کی عبارت، ناقل) کہ امت محمدیہ میں ایسے صاحب کمال لوگ پیدا ہوئے ہیں کہ جو اس مقام تک پہنچے کہ جہاں سے رسالت کا بعثت ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علو شان کی وجہ سے انہیں رسول کر کے مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ وہ اولیاء میں ہی شامل رہے گو جزوی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا مظہر ہونے کی وجہ سے وہ رسولوں کے مشابہ ہو گئے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۴۷، ۲۴۸، انوار العلوم جلد ۲ ص ۵۶۰)

تجزیہ:۔

قول اول کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت جاری ہے اور قول ثانی کا خلاصہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کی وجہ سے کسی بھی ولی کو نبی کا مقام نہیں دیا گیا۔

(۱۷۲) پہلا قول: نبوت جاری ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ

تعالیٰ نے اس انعام کو بند کر دیا۔اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف نعوذ باللہ من ذلک۔اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے آپ سب دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے اور آپ کے آنے سے اللہ تعالیٰ کے فیضان دنیا کے لئے اور بڑھ گئے پس جو شخص کہتا ہے کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور آپ نے دنیا کو اس فیضان سے محروم کر دیا ایسا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۷،انوار العلوم جلد ۲ص ۵۰۴)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

اور اگر امت محمدیہ میں نبوت ظلی نہ قرار دی جاتی تو ممکن تھا کہ ان میں سے بعض اعلیٰ استعدادوں والے محدث نبی بھی ہو جاتے لیکن اس امت میں ختم نبوت کی وجہ سے نبوت کا درجہ بڑھ گیا ہے اس لئے وہ نبی نہ بن سکے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۴۶،۲۴۷)

(۱۷۳) پہلا قول: نبوت تدریجاً ملتی ہے:

اس جگہ اس امر پر بھی کچھ لکھ دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت ایمان کا ہی ایک اعلیٰ مرتبہ ہے اور تقویٰ میں ترقی کرتے کرتے انسان اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے جسے نبی کہتے ہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۵۰،انوار العلوم جلد ۲ص ۴۷۰)

دوسرا قول: مرزا تدریجاً نبی نہیں بنا:

یہ غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود تدریجاً نبی بنے تھے............آپ کا دعویٰ شروع ابتدا سے ہی نبیوں کا سا تھا۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۵۶،۱۵۷،انوار العلوم جلد ۲ص ۴۷۶)

چودھواں باب:

مولوی محمد علی لاہوری بانی لاہوری قادیانی گروپ کے تضادات

(۱۷۴) پہلا قول: مرزا صاحب نبی ہیں:

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ جب ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کیلئے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۱۱ ص ۴۱۱)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

آگر تم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوئے ہو۔

(اخبار پیغام صلح جلد ۲ نمبر ۱۱۹ بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۱۹)

اب آخری نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا جو اس قسم کی غلطی کو دور کر دے اس لئے خدا نے فرمایا کہ اس کی حفاظت کا انتظام ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے انا نحن نزلنا

الذکر و انالہ لحافظون......سواس وعدہ خداوندی نے ختم نبوت کی دوسری وجہ کو بتا دیا۔

(النبوۃ فی الاسلام ص۱۸۲ از مولوی محمد علی لاہوری)

(۱۷۵) پہلا قول: مرزا صاحب نبی ہیں:

پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر اس قسم کی موت وارد ہوئی جس کو تیرہ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات، خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا پھر اسی قانون اور ان تمام پیش گوئیوں کے مطابق جو قریبا ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے موعود مسیح کو قادیان میں نازل فرمایا ہے جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ نمبر ۴، ۵ ص ۱۹۱ بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۱۳)

دوسرا قول: حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں:

(۱) ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبیین سے ایک ایسے اجماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی ہے یہی مراد لی ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۵)

(۲) اس حیثیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تشریعی غیر تشریعی کا کوئی جھگڑا نہیں مطلق نبوت ہی کسی کو نہیں مل سکتی کیونکہ جب اینٹ رکھنے کی جگہ ہی نہیں تو جیسے تشریعی نبوت کی اینٹ کے لئے جگہ نہیں ایسے ہی غیر تشریعی نبوت کی اینٹ کے لئے بھی جگہ نہیں۔

(النبوۃ فی الاسلام ص ۹۰)

(۱۷۶) پہلا قول: نبوت جاری ہے:

یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ

کے مل سکتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ مے رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۵ ص ۱۸۶)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

لاتقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد الاوثان وانه سیکون فی امتی ثلثون کذابا باکلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبین لانبی بعدی. اس حدیث کی رو سے جو شخص بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے اس حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ جو تیس کذاب ہوں گے وہ تشریعی نبوت کے مدعی ہوں گے بلکہ مطلق نبوت کے مدعی لکھا ہے پس اس کی رو سے امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۹)

(۱۷۷) پہلا قول: نبوت جاری اور مرزا نبی ہے:

ہمیں بھی اس وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے **اھدناالصراط المستقیم** اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے کیونکہ اگر خدا وہ مدارج کو منعم علیہ لوگوں کو ملے کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے لئے کیا معنی؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیے مانگنے والا......ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا پاکیزہ کی روح اس میں اپنے کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ اس کے اترتے جوش کیا اور اس کا اثر دنیا میں پھیلا۔ اس میں قوت قدسی اور قوت جذب تھی (مخلص)

مولوی محمد علی لاہوری کی تقریر بمقام لاہور مندرجہ الحکم نمبر ۴۲ جلد ۱۲ مورخہ ۱۸ جولائی

۱۹۰۸ء بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۲۰۔۴۲۱)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اور مرزا نبی نہیں ہے:

یہی وجہ ہے کہ ساری امت محمدیہ نے لفظ خاتم النبین سے ایک ایسے اجتماعی رنگ میں جس کی نظیر بہت ہی کم نظر آتی ہے یہی مراد لی ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کے آخری کڑی ہے اور عمارت نبوت کی آخری اینٹ۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۵)

ایسا ہی ایک حدیث میں آیا ہے **عن عقبة بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر**...... یہ حدیث بھی قطعی اور یقینی طور پر ثابت کرتی ہے کہ اس امت میں مطلق کوئی ہو ہی نہیں سکتا اگر اس امت میں کسی کے نبی ہونے کا امکان ہوتا تو حضرت عمر نبی ہوئے مگر چونکہ حضرت عمر تو نبی نہیں اس لئے اور بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(النبوۃ فی الاسلام ص ۹۱)

(۱۷۸) پہلا قول: مرزا نبی ہے:

جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر غائر ڈالے گا وہ دیکھ لے گا کہ ہمیشہ سے یونہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں انسانوں کو حقیقی نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر چلانا یہ فخر اسی قوم کو حاصل رہا ہے۔ اس اخیر زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سوایسا ہی ہوا۔ (ریویو آف ریلجنز جلد ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۴) بحوالہ علمی محاسبہ ۸۱۴)

دوسرا قول: مرزا نبی نہیں ہے:

قرآن کریم نے جس وضاحت سے ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے وجوہات بھی بتادیے کہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے بعد کوئی شخص محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آخری نبی ہونے میں شبہ نہیں کرسکتا۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۸)

یادرکھیں کہ ختم نبوت کا توڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کو ماننا اوراس نبی کو آخری نبی قرار دینا یہ اسلام کی عمارت کو گزارنا ہے۔

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۰)

(۱۷۹) پہلاقول: مرزا نبی ہے:

ہرایک نبی نے جوخدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زیادہ زور دیا ہے اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اوراس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کرلیں...... بعینہٖ اسی قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تالٰی نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد۴ نمبر۱۲ ص ۴۶۵۔۴۶۶)

دوسراقول: نبوت بند ہے اور مدعی نبوت کذاب ہے:

ان دونوں حدیثوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ایک طرف اگر حضرت علیؓ کو حضرت ہارون سے مشابہت دے کر پھر بھی نبوت غیرتشریعی کا بھی اپنی بعد باقی رہنے سے انکار کیا ہے تو دوسری طرف امت میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب کے نام سے پکارا ہے اور اس طرح امت میں سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو کذاب کے نام سے پکارا ہے اوراس طرح ان دونوں حدیثوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ کے قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہوسکتا اور دوئم جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے سوئم نبوت تشریعی اور غیرتشریعی یکساں بند ہے۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۹)

(۱۸۰) پہلاقول: مرزا صاحب نبی ہیں:

الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل

نہ ہوگا کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔

(مولوی محمد علی لاہوری کا مصدقہ مضمون مندرجہ ریو یو آف ریلیجنز جلد ۹ نمبر ۷ بابت جولائی ۱۹۱۰ء بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۱۳)

دوسرا قول: نبوت بند ہے اوراس پر امت کا اجماع ہے:

اور یہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس پر نبی نہیں۔

(بیان القرآن جلد دوم ص ۱۱۰۳ طبع سوم)

ان سے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ (یعنی قادیانی گروپ۔ناقل) قرآن کو خاتم الکتب مانتے ہیں یا نہیں پس اگر قرآن خاتم الکتب ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم الانبیاء ہوئے اور اگر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء نہیں تو پھر قرآن بھی خاتم الکتب نہیں اور اس کے بعد کسی اور کتاب کا آنا ضروری ہوگا اور وہی خاتم الکتب ہوگی اور وہی نبی خاتم الانبیاء ہوگا۔اس صورت میں قرآن کا دعویٰ تکمیل ہدایت کا بھی نعوذ باللہ من ذلک غلط ماننا پڑے گا۔

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۵)

(۱۸۱) پہلا قول: خاتم النبیین کا معنیٰ انبیاء کے لئے مہر:

اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ خاتم النبین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ (ریویو آف ریلیجنز ص ۲۲۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

دوسرا قول: خاتم النبیین کے معنی آخری نبی:

انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔

(بیان القرآن جلد دوم ص۱۱۰۳ طبع سوم ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا انا اول النبیین خلقا وآخرھم بعثا یعنی پیدائش میں میں سب نبیوں سے اول ہوں اور مبعوث ہونے میں سب سے آخر ہوں۔ اب اگر آپ کے بعد بھی سی نبوت کا معبو ہونا مانا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مخالف ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں یا بعض صحابہؓ کے اقوال ہیں جن میں نبوت کے انقطاع کا ذکر ہے۔

(النبوۃ فی الاسلام ص۹۲)

(۱۸۲) پہلا قول: مرزا صاحب نبی ہیں:

ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابقت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ نہیں چھوڑ سکتے۔

(مولوی محمد علی لاہوری اور ان کے رفقاء کا اعلان مندرجہ پیغام صلح جلد اول نمبر ۳۵ مؤرخہ ۷ر ستمبر ۱۹۱۳ء) (بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۲۷)

دوسرا قول: مرزا صاحب نبی نہیں ہیں:

میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہی بیخ کنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت زد پڑتی ہے اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے

مرتکب ہوتے ہو۔ (پیغام صلح ۶/اپریل ۱۹۱۵ء بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۲۲)

اور دس حدیثوں میں ہے لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے چھ ہیں۔اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلعم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دینی سے انکار ہے۔

(بیان القرآن جلد دوم ص ۱۱۰۳ طبع سوم از مولوی محمد علی لاہوری)

(۱۸۳) پہلا قول: دو بعثتیں:

قرآن شریف اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں یا دو ظہور ہیں اور آپ کے دو ناموں اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ان ہی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۸ ص ۵ ص ۱۷۴، بحوالہ علمی محاسبہ ص ۵۱۸)

دوسرا قول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں:

اور جو شخص تکمیل ہدایت کا مدعی ہو اس کے بعد بیشک نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور وہی آخری نبی دنیا کا قرار پانا چاہیے کیونکہ اس کے وجود سے اصل غرض پوری ہو جاتی ہے......اس روح حق نے اپنا پیغام پورے طور پر دنیا کو پہنچا کر آخر یہ اعلان کر دیا جو دنیا کی تاریخ میں ایک ہی اعلان ہے اور ایک ہی رہے گا جس کے مقابل نہ کبھی کسی نے آواز اٹھائی نہ کوئی اٹھا سکے گا **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی** ۔آج کے دن (ہاں دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا دن تھا) میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔شریعت بھی کامل ہوگئی اور ہدایت بھی بتمام وکمال آ گئی۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۸۰۔۸۱)

پہلا قول: نبوت جاری ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے حوالہ سے لکھا ہے ’’ہمیں بھی اس وسیع دعا کے کرنے کا

حکم ہے اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے مگر ہم تو اس بات پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیے مانگنے والا۔
(الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۶)

دوسرا قول: نبوت بند ہے:

اس میں کچھ شک نہیں کہ امت کا اس پر اجماع رہا ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ساری قوموں کے لئے ایک ہی نبی ہیں اسی طرح سارے زمانوں کے لئے ایک ہی نبی ہیں۔ آپؐ کی نبوت کا دامن ایک طرف کل قوموں کو اپنے نیچے لئے ہوئے ہے دوسری طرف کل زمانوں پر ممتد ہے اور اب قیامت تک کسی دوسرے کو یہاں قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۰)

پہلا قول:

ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔
(بحوالہ علمی محاسبہ ص ۸۲۷)

دوسرا قول:

ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟ سب سے پہلے اس کا جواب میں یوں دوں گا کہ دنیا میں جو غرض انبیاء و رسل کی بعثت کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی تھی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں اپنے کمال کو پہنچ کر پوری ہوگئی اور جب غرض پوری ہوگئی تو اس کے بعد کسی نبی کے آنے کی حاجت باقی نہ رہی۔ (النبوۃ فی الاسلام ص ۴۷)

مرزا قادیانی کی تفسیر (اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ)

خدا کے کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے جس کے

بارہ میں سورت فاتحہ میں تمہیں دعا سکھلائی ہے یعنی یہ دعا اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ۔ پس جب کہ تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۲ روحانی خزائن ص۲۲۷ جلد۲۰)

مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر:

اگر اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ کو حصول نبوی کی دعا مانا جائے تو ماننا پڑے گا کہ تیرہ سو سال میں کسی مسلمان کی دعا قبول نہ ہوئی۔ (چند سطروں کے بعد لکھا ہے)

پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اس شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصل دین سے ناواقف ہو۔ (بیان القرآن تفسیر سورت فاتحہ)

☆

پندرہواں باب:

مرزائی خلفاء ومعتقدین کا مرزا قادیانی سے اختلاف

(۱۸۷)مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت:

میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورانبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔

(نزول المسیح ص ۴۸ روحانی خزائن ص ۴۲۶ جلد ۱۴)

مولوی محمد علی لاہوری کا نظریہ:

وہ یادرکھیں کہ ختم نبوت کا توڑنا اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کو ماننا اور اس نبی کو آخری نبی قرار دینا یہ اسلام کی عمارت کو گرانا ہے۔

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۰)

(۱۸۸)مرزا کا قول:

اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابد الاباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۱۴)

مرزا کے پوتے کا قول:

ہمارا مقصد یہ ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے محمد پیدا کریں دنیا کی نجات محمدیت میں ہی ہے۔

(مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا خطاب مندرجہ ماہنامہ خالد ربوہ ۱۳/جولائی ۱۹۶۶ء بحوالہ مرزائیل ص ۱۲۵ از آغا شورش کاشمیری)

(۱۸۹) مرزا قادیانی کا قول:

اور جو شخص رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بالکل ممتنع ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے **وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ** یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع ہو۔

(ازالہ اوہام جلد ۲ ص ۵۶۹ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۰۷)

مرزا محمود احمد ابن مرزا قادیانی کا قول:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی کسی دوسرے کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ **وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن اللہ** اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ بسبب قلت تدبیر ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۵۵ از مرزا محمود احمد، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۷۴)

(۱۹۰) مرزا قادیانی کا قول:

انبیاء اس لئے آتے ہیں تاکہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کردیں اور بعض احکام کو منسوخ کردیں اور بعض نئے احکام لادیں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۳۹)

مرزا محمود احمد کا قول:

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کردے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعے اس غلطی کو دور کروایا۔ اور بتایا کہ یہ تعریف قرآن کریم میں تو نہیں۔

(حقیقۃ النبوت ص ۱۳۳، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۵۶)

(۱۹۱) مرزا کا قول:

قرآن شریف کا قانون آسمانی نجات کا ذریعہ ہے اگر ہم اس میں تبدیلی کریں تو یہ بہت ہی سخت گناہ ہوگا تعجب ہوگا کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں پر بھی اعتراض کرتے ہیں اور پھر قرآن شریف کے لئے وہی روا رکھتے ہیں مجھے اور بھی افسوس اور تعجب آتا ہے کہ وہ عیسائی جن کی کتابیں فی الواقعہ محرف و مبدل ہیں وہ تو کوشش کریں کہ تحریف ثابت نہ ہو اور ہم خود تحریف کی فکر میں ہیں۔

(ملفوظات جلد ۷ ص ۱۶۸)

مرزا بشیر احمد ایم اے کا قول:

نبی کریم نے پیش گوئی کی تھی کہ میری امت پر ایک وقت آئے گا کہ ان کے درمیان سے قرآن اٹھ جائے گا اور ایمان ثریا پر چلا جائے گا تب ایک شخص کو خدا کھڑا کرے گا جو گمشدہ قرآن کو دوبارہ دنیا میں لائے گا اور امت محمدیہ کس پھر شریعت اسلام پر قائم کرے گا پس اب معاملہ صاف ہے چونکہ قرآن کو کسی نبی کے ذریعہ بیرونی دلائل کی ضرورت نہیں اس لے جب تک وہ دنیا میں موجود رہا تو کوئی نبی مبعوث نہ کیا گیا لیکن جب قرآن شریف حسب پیش ❶ گوئی مخبر صادق لی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مفقود ہوگیا تب ضرورت پیش آئی کہ ایک نبی کو بھیج کر اس پر دوبارہ قرآن کریم اتارا جائے تاکہ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو اور یہ نبی کوئی اور نہیں ہے بلکہ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو برزوی رنگ میں دنیا میں آیا۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۵، ۱۱۶ از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۱۹۲) مرزا صاحب کا قول:

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

ترجمہ:۔ تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کردیا۔

(حاشیہ براہین احمدیہ ص ۵۵۵، ۵۵۶، روحانی خزائن جلد ۱ ص ۶۶۲)

❶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی پیش گوئی کوئی نہیں ہے مرزا بشیر احمد نے سفید جھوٹ بالا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مفقود ہونے کی پیش گوئی کی تھی۔ (مؤلف)

مرزا محمود احمد کا قول:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔

(قول مرزا محمود مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان ۲۳ جنوی ۱۹۲۷ء)

(۱۹۳) مرزا کا قول:

ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا دروازہ قطعاً بند کر دیا۔ (ایام الصلح ص ۱۵۲ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۰۰)

مرزا محمد احمد کا قول:

پس یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۲۸، انوار العلوم جلد ۲ ص ۵۴۲)

(۱۹۴) مرزا قادیانی کا قول:

میں نبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۳، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۸۳)

مرزا محمود احمد کا قول:

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت مل سکتی ہے اور جب نبوت مل سکتی ہے تو مسیح موعود نبی ہوئے نہ کہ محدث۔ (حقیقۃ النبوۃ ۲۳۰، انوار العلوم جلد ۲ ص ۵۴۴)

(۱۹۵) مرزا قادیانی کا قول:

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ

مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنائی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان میں نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروری کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل پس اس پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا۔

(الوصیت ص ۱۰ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۱۲)

مرزا محمد احمد کا قول:

پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۳۸، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۶۰)

(۱۹۶) مرزا کا قول:

کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۹۱۵ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶۰۱)

مرزا محمد احمد کا قول:

جو تعریف نبی کی میں اوپر کر چکا ہوں اس سے ثابت ہے کہ امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا غیر نبی میں پایا ہی نہیں جاتا۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۷۹، ۸۰، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۱۷)

(۱۹۷): مرزا قادیانی کا قول:

سمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لاعلی وجہ الحقیقۃ

ترجمہ:۔ اور میرا نام اللہ کی طرف سے مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور سے۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۵، روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ ص ۶۸۹)

مرزا محمد احمد کا قول:

پس شریعت اسلام نبی کے جو معنے کرتی ہے اس کے معنے سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴، انوار العلوم جلد دوم ص ۴۹۳)

(۱۹۸) مرزا قادیانی کا قول:

قرآن شریف میں ہے **ولا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول** یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا رسولوں کا کام ہے دوسروں کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد ہوں۔

(ایام الصلح حاشیہ ص ۱۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۱۹)

مرزا محمود کا قول:

پانچویں دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی جو تعریف قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے وہ آپ پر صادق آتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں **فلا یظھر علی غیبه احداً الا من ارتضی من رسول** ۔ اللہ تعالیٰ نہیں غالب کرتا اپنے غیب پر مگر اپنے پسندیدہ بندوں یعنی رسولوں کو یعنی کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار رسول پر ہی کرتا ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۰۲، ۲۰۳، انوار العلوم جلد دوم ص ۵۱۸)

تجزیہ:۔ مرزا صاحب نے کہا کہ **فلا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول** میں رسول کا لفظ عام ہے جس میں نبی، رسول محدث اور مجدد سب داخل ہیں اور اس کے بیٹے مرزا محمود احمد نے کہا ہے کہ اس آیت میں رسول سے رسول ہی مراد ہے نبی مجدد وغیرہ اس میں داخل نہیں ہیں۔

(۱۹۹): نبوت کی پہلی تعریف از مرزا قادیانی:

حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کیے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی۔

(ازالہ اوہام ص ۷ ۲۶، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۳۸۷)

مرزا محمود احمد کا قول:

میں مانتا ہوں کہ پہلی تعریف کو بھی اسلامی اصطلاح کہا ہے لیکن اس کے ساتھ قرآن کریم سے کوئی تعلق دلیل نہیں دی مگر بعد میں جو تعریف کی اس کے لئے قرآن کریم سے استدلال کیا۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۳۲، انوار العلوم جلد ۲ ص ۴۵۵)

وضاحت: مرزا قادیانی نے نبوت کی جو تعریف بھی کی اس کے لئے قران مجید سے استدلال کیا کلام الٰہی میں تحریف کی جیسا کہ لیکن مرزا محمود کہتا ہے کہ مرزا نے نبوت کی قدیم تعریف کے لئے قرآن مجید سے استدلال نہیں کیا بلکہ صرف جدید (خود ساختہ) تعریف کے لئے قرآن مجید سے استدلال کیا ہے۔

(۲۰۰) مرزا قادیانی کا قول:

یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ روحانی خزائن جلد ۲۲ حاشیہ ص ۱۵۴)

مرزا محمود احمد کا قول:

میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے

وہ ایسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔صرف نبوت کے حاصل کرنے کے لئے طریقوں میں فرق ہے پہلے انبیاء نے بلا واسطہ نبوت پائی اور آپ نے بالواسطہ۔

(القول الفصل ص ۳۳،انوار العلوم جلد ۲ ص ۲۹۳)

(۲۰۱) مرزا قادیانی کا قول:

برتر گمان ووہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷۴، روحانی خزائن جلد ۲۲، ص ۲۸۶)

مرزا بشیر احمد ایم اے کا قول:

پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۳ از مرزا بشیر احمد ایم اے)

(۲۰۲) مرزا قادیانی کا قول:

یہ کیفیت تمام دنیا میں صرف ایک ہی انسان کو ملی ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیت کا ختم ہوگیا جس کا دوسرے لفظوں میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ وہ مقام عالیٰ ہے کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے اس کا نام مقام جمع اور مقام وحدت ہے۔

(توضیح المرام ص ۳۷ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶۴)

مرزا محمود احمد کا قول:

میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے لیکن کیا شاگرد اور استاد کا ایک مرتبہ ہوسکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر بھی ہو جائے............ ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ ظاہر ہوا تھا وہی مسیح موعود نے

ہمیں دکھلایا۔اس لحاظ سے برابر بھی کہا جاسکتا ہے۔(ذکر الٰہی ص۱۹،انوار العلوم جلد۳،ص۴۱۷)

(۲۰۳)مرزا قادیانی کا قول:

اس جگہ میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۲۴ روحانی خزائن جلد۱۷ص۶۱)

مرزا محمود احمد کا قول:

اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے غیب پر کثرت سے اطلاع دی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ اسلام کی اصطلاح کی رو سے حضرت مسیح موعود ہرگز مجازی نبی نہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۷۷،انوار العلوم جلد دوم ص۴۹۵)

(۲۰۴)مرزا قادیانی کا قول:

نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔

(ازالہ اوہام ۴۴۲ روحانی خزائن جلد۳ص۳۲۰)

مرزا محمود احمد کا قول:

حضرت مسیح موعود محدثیت کی جزوی نبوت سے اوپر کسی اور نبوت کے مدعی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۲۳۵)

(۲۰۵)مرزا قادیانی کا قول:

پس جب تک میرے اس دعویٰ کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۹۴ روحانی خزائن جلد۲۲ص۲۰۱)

مرزا محمود احمد کا قول:

پس اس انکار سے فائدہ اٹھا کر یہ اعلان کرنا کہ حضرت مسیح موعود مجددوں میں سے ایک مجدد ہیں اور ماموروں میں سے ایک مامور ہیں اور ایسے نبی ہیں جیسے کہ اور بزرگ نبی کہلا سکتے ہیں سخت ظلم اور تعدی ہے۔

(القول الفصل ص ۷، انوار العلوم جلد دوم ص ۲۷۰)

(۲۰۶) مرزا قادیانی کا قول:

میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں 1857ء میں سولہ برس یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۷)

مریدین اور بیٹوں کے اقوال

مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحقیق:

(پہلی تحقیق):

۱۸۳۶ یا ۱۸۳۷ ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سیرت المہدی جلد ۲ ص ۱۵۰، روایت نمبر ۴۶۷)

(دوسری تحقیق):

پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پائی ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۷۶ روایت نمبر ۶۱۳)

(تیسری تحقیق): بعض اندازوں کے لحاظ سے آپ کی پیدائش کا سال ۱۸۴۰ء بنتا ہے اور بعض کے لحاظ سے ۱۸۳۱ء تک پہنچتا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۴۷، روایت نمبر ۶۱۳)

(چوتھی تحقیق): میرے نزدیک ان سے بڑھ کر جس مخالف کا علم ہونا چاہیے وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں جن کو بچپن سے ہی آپ سے ملنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ان کے اشاعۃ السنۃ ۱۸۹۳ء کے حوالہ سے آپ کی پیدائش ۱۸۳۰ء کے قریب بنتی ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۹۴، روایت نمبر ۷۶۳)

(۲۰۷) مرزا بشیر احمد ایم۔اے:

بیشک اس امت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء امتی کانبیاء نبی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے نبی اسرائیل کے ہم پلہ تھے لیکن ان میں سوائے مسیح موعود کے کسی نے بھی نبی کریم کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم کا کامل ظل کہلا سکے اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود مخصوص کیا گیا۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۶)

مرزا قادیانی کا فعل:

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی چند گستاخیاں)

(الف) خداتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۷۰ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۰۵)

(ب) میرزا کے معجزات ۱۰ لاکھ ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۲ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۷۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۷ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۵۳)

کیا حضور علیہ اسلام کی اتباع ایسی ہوا کرتی ہے؟

(۲۰۸)مرزا قادیانی کا قول:

اور خدا فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گزر چکے ہیں یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا یعنی جب بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے کہ جیسے عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح اور بعض خطا کاروں نے بھی کہا۔

(خطبہ الہامیہ ص ۲۲۸۔۲۲۹، روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۲۲۸۔۲۲۹)

(تحفہ غزنویہ ص ۵۰ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۵۸۰، پر بھی یہی مضمون ہے)

مرزا محمود احمد کا قول:

تیسرا امر اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواہ کسی اور نبی کی وفات کا ان کو یقین تھا یا نہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انہیں یقیناً کوئی علم نہ تھا کیونکہ جیسا کہ تمام صحیح احادیث اور معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر سخت جوش کی حالت میں تھے اور باقی صحابہ سے کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے میں اس کا سر اڑا دوں گا اس وقت اپنے خیال کے ثبوت میں حضرت موسیٰ کے چالیس دن پہاڑ پر چلے جانے کا واقعہ تو وہ پیش کرتے تھے مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چلے جانے کا واقعہ انہوں نے ایک دفعہ بھی پیش نہ کیا۔ اگر صحابہ کا عقیدہ یہ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ جا بیٹھے ہیں تو کیا حضرت عمر یا ان کے ہم خیال صحابی اس واقعہ کو اپنے خیال کی تائید میں پیش نہ کرتے ان کا حضرت موسیٰ کے واقعہ سے استدلال کرنا اور اس واقعہ سے استدلال نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کے متعلق کوئی ایسا واقعہ تھا ہی نہیں۔

(دعوت الامیر ص ۱۹ مصنف مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان)

(انوار العلوم جلد نمبر ۷ ص ۳۴۷)

(۲۰۹): مرزا قادیانی کا قول:

یہ بات ہمارے عقائد میں داخل ہے کہ عیسیٰؑ اور یحییٰؑ دونوں خرق عادت کے طور پر پیدا ہوئے ہیں اور اس ولادت میں کوئی استبعاد عقلی نہیں ہے۔

(مواہب الرحمٰن ص ۷۰، روحانی خزائن ۲۸۹ جلد ۱۹)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول:

اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تو قرآن کریم نے یہ نہیں لکھا کہ اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے تو دعویٰ قرآن کریم دے دلیل دینے کا تھا مگر نہ صرف قرآن کریم میں یہ ذکر نہیں کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے بلکہ کوئی حدیث بھی ایسی نہیں ملتی۔

(حقیقت مسیح ص ۸ بحوالہ غلبہ حق از قاضی نذیر قادیانی)

ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی کا قول:

ہم کسی عورت کی نیکی کے ادعا کے باوجود کبھی نہیں مان سکتے کہ وہ بغیر مرد کے حاملہ ہوگئی ہے خواہ وہ عورت کتنی ہی پارسا اور صاحب عفت وعصمت ہو اور خواہ وہ بیت المقدس اور کعبہ کے اندر ہی رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں مگر ہم اسے جھوٹا ہی سمجھیں گے۔

(ولادت مسیح ص ۲، ۳ بحوالہ غلبہ حق ص)

(۲۱۰): مرزا قادیانی کا قول (آیت آخرین منھم کی تفسیر)

رجل فارس اور مسیح موعود کی ایک ہی شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا............بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کے متعلق ایک پیش گوئی ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۷ روحانی خزائن ص ۵۰۲، ۵۰۱ جلد ۲۲)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول: (اس کے خلاف)

حدیث کا منشا یہ نہیں کہ آخرین منھم صرف فارسیوں میں سے ایک یا چند آدمی ہیں بلکہ یہ آخرین کی مدح کے طور پر آیا ہے کہ دوسرے لوگ جنہوں نے مجھ سے براہ راست تعلیم نہیں پائی۔

بلکہ وہ مجھ سے بعد میں آئیں گے اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے قرآن میں ایسے کامل الایمان لوگ بھی ہوں گے اور یوں آخرین منہم میں کل امت صحابہ کے بعد اول سے لے کر آخر تک شامل ہیں گویا ایک تو نبی کریم کے صحابہ ہیں جن کی تعریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ فرمائے ہیں کہ ان میں بھی بڑے بڑے کامل الایمان لوگ ہوں گے اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسکتے ہیں۔ (بیان القرآن ص ۴۸۴)

(۲۱۱) مرزا قادیانی کا قول

پس اصل بات یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وما کنا معذبین حتیٰ کے نبعث رسول اللہ رسول نہیں بھیجتا یہی سن اللہ ہے اور ظاہر ہے یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا صرف میرے دعویٰ کے بعد ہوا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۳، روحانی خزائن ص ۴۸۷ جلد ۲۲)

مولوی محمد علی لاہوری کا قول:

جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک پہلے کوئی رسول مبعوث نہیں کیا جائے تو وہ غلطی کرتے ہیں پھر اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس

مقام پر جہاں عذاب آئے مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے اور اس سے یہ دلیل لی جائے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہوگیا ہے تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں آنا خدائے حکیم کا فضل نہیں ہوسکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہیے تھا............ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ مذہب علم نہیں بلکہ ایک کھیل ہے۔(بیان القرآن ص ۱۱۷، ۱۱۸)

(۲۱۲): مرزا قادیانی کا قول:

جو شخص مجھے سچے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا تو اس میں نخوت، خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کے وہ مجھ سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔

(اربعین نمبر ۳ حاشیہ ص ۳۴ روحانی کزائن ص ۴۱۷، جلد ۱۷)

لاہوری گروپ کا قول:

اگر امام (یعنی مسیح موعود۔ناقل) بھی ہم سے وہ بات منوانی چاہیے جس کی قرآن و حدیث میں سند نہیں تو ہم اسے نہیں مانیں گے۔(پیغام صلح جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۵)

(۲۱۳): خاتم النبیین کا معنی از مرزا قادیانی:

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔اسی وجہ سے آپ کا نام کاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی روجہ روحانی نبی تراش ہے یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۹۷ روحانی خزائن ص ۱۰۰ جلد ۲۲)

آیت خاتم النبیین کی تفسیر از ممتاز احمد فاروقی (قادیانی)

خاتم النبیین کے لفظ کے دو ہی مفہوم ہیں اول یہ کہ آپ آخری نبی ہیں اور دوسری یہ کہ آپ کی اتباع سے وہ کمالات آئندہ بلا انقطاع ملا کریں گے جو پہلے متفرق نبیوں کی وساطت سے ملتے تھے۔ (فتح حق ص ۱۰ بحوالہ غلبہ حق ص)

(۲۱۴) مرزا قادیانی کا قول:

میں تو خدا کی پیروی کرنے والا ہوں جب تک کہ مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہئے قبول کرے یا نہ کرے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ روحانی خزائن ص ۱۵۴ جلد ۲۲)

ممتاز احمد قادیانی کا قول:

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان وحال ربوہ نے اپنے عالیانہ خیالات اور عقائد کو تقویت دینے کے لئے ایک بیہودہ دلیل پیش کی تھی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے 1901ء تک جب اپنے اصلی دعویٰ یا مقام کو پورے طور پر نہیں سمجھے تھے مگر 1901ء کے بعد جب سمجھ آئی تو کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے ذریعہ اپنے اصلی مقام یا دعوے نبوت کو واضح کیا، یہ بات حضرت مرزا صاحب کی سخت تحقیر کرتی ہے اور ان کو نعوذ باللہ کم عقل اور دھوکے باز ظاہر کرتی ہے۔

(فتح حق ص ۱۷ بحوالہ غلبہ حق ص)

(۲۱۵): مرزا قادیانی کا قول:

(۱) خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام

تک پہنچایا۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۱۵۰ روحانی خزائن جلد ۲۲ حاشیہ ص ۱۵۴)

(۲) میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۰۳)

لاہوری گروپ کا قول:

نبی کی وحی سابقہ شریعت یا کتاب میں ترمیم تنسیخ کر سکتی ہے امتی کی وحی نہیں کر سکتی وحی نبوت تکمیل ہدایت کرتی ہے مگر ہدایت چونکہ قرآن کریم میں کامل ہو چکی ہے اس لئے مسیح موعود کی وحی وحی نبوت نہیں۔ (فتح حق ص ۲۱-۲۲، بحوالہ غلبہ حق ص)

☆

سولھواں باب:

متفرق تضادات

(۲۱۶) پہلا قول: ۱۸۹۵ء میں چالیس کروڑ

اس زمانے میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں۔

(نور القرآن حاشیہ ص۱۰ روحانی خزائن جلد۹ ۳۳۹ سن تصنیف، ۱۸۹۵ء)

دیگر اقوال:

۱۸۹۵ء میں چورانوے کروڑ:

سو وہ جناب سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی امت کی تعداد انگریزوں نے سرسری مردم شماری میں بیس کروڑ لکھی تھی مگر جدید تحقیقات کی رو سے معلوم ہوا کہ دراصل مسلمان روئے زمین پر چورانوے کروڑ ہیں۔

(ست بچن ص ۶۷ روحانی خزائن جلد۱۰ ص۱۹۱ سن تصنیف ۱۸۹۵)

۱۹۰۲ میں نوے کروڑ:

تحقیقات کی رو سے یہی صحیح تعداد مسلمانوں کی ہے یعنی نوے کروڑ مسلمانوں کی مردم شماری صحت کو پہنچی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۸، سن تالیف ۱۹۰۲ء روحانی خزائن جلد۱۷ ص۲۰۰)

۱۹۰۸ء میں بیس کروڑ:

کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس نے بیس کروڑ انسانوں کو محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے

(پیغام صلح ص۳۳ روحانی خزائن جلد۲۳،ص۴۶۱ سن تالیف ۱۹۰۸ء)

(۲۱۷) پہلا قول: مرزا صاحب کی عمر:

۱۸۹۶ء میں ۶۴ برس:

اگر پیش گوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ برس کے۔

(اعجاز احمدی ص۳ روحانی خزائن جلد۱۹،ص۱۰۹)

دوسرے اقوال

۱۸۹۸ء میں ۶۰ برس:

میں ابتدائے عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول رہا ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔

(اشتہار بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ،
مؤرخہ ۲۴ رفروری ۱۸۹۸ء ص۳ مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد۳ ص۱۱)

۱۹۰۰ء میں ساٹھ برس:

اگر وہ ساٹھ برس الگ کیے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ء ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔

(تحفہ گولڑویہ ۱۰۰ روحانی خزائن ص۲۶۰ جلد۱۷)

۱۹۰۵ء میں ستر برس:

اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ روحانی خزائن ص ۲۵۸ جلد ۲۱)

۱۹۰۷ء میں ۶۸ برس:

میری عمر اس وقت قریبا ۶۸ برس کی ہے۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۲۰۱ روحانی خزائن ص ۲۰۹ جلد ۲۲)

قادیانی اسے اندازہ کی غلطی نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتے۔ (نور الحق آخری صفحہ)

(۲۱۸) پہلا قول: مرزا کی آمد چھٹے ہزار برس میں ہوئی:

خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔

(ازالہ اوہام ص ۱۸۹ جلد دوم روحانی خزائن ص ۳۴۳ جلد ۳)

دوسرا قول: مرزا کی آمد ساتویں ہزار سال میں ہوئی:

طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک سبب سے ہے وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کو ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے۔

(دافع البلاء ص ۱۲ روحانی خزائن ص ۲۳۲ جلد ۱۸)

(۲۱۹): پہلا قول: حضرت مریم کی قبر معلوم ہے:

اور اسی گرجا (واقع بیت المقدس) میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔

(اتمام الحجہ ص ۱۹، ۲۰ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۹۹)

دوسرا قول: حضرت مریم کی قبر نا معلوم ہے:

حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں ہے۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۱۰۱ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۴)

(۲۲۰) پہلا قول: طاعون سے فرار منع ہے:

چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں اس لئے میں اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں اور اپنے مقامات سے نہ ہلیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم حاشیہ ص ۴۶۷)

دوسرا قول: وباؤں سے فرار کا حکم ہے:

مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی لڑنے والے ٹھہریں گے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ ص ۳۶۵)

(بحوالہ تعلیمات مرزا ص ۱۱۲ از مولانا ثناء اللہ امرتسری)

☆

خاتمہ

نتائج بحث و دعوت فکر

ہماری اس طویل بحث کا خلاصہ اور نتیجہ مندرجہ ذیل امور ہیں۔

(۱) آغا شورش کشمیری مرحوم کا قول ہے کہ آزاد نظم اور مرزا قادیانی کی نبوت دونوں میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

قارئین اکرام! آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں یا قادیانیت پر لکھی گئی دیگر کتابوں کا یا براہ راست مرزائی لٹریچر ملاحظہ فرمائیں آپ کو ہزار کوشش کے باوجود کچھ پلے نہ پڑے گا کہ مرزائیت کیا ہے؟

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

(۲) مرزا قادیانی کی نفسیات کا مطالعہ کرنے کے لئے اس کی شخصیت اس کے افکار و اعمال کا تجزیہ کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے تضادات کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے یہ رسالہ اس سلسلہ میں اہل نظر کی خدمت میں بہترین مواد پیش کرتا ہے۔

(۳) تضادات کی ایک افادیت یہ بھی ہے کہ قادیانی آپ سے جس موضوع پر بھی بحث کریں وہ جو مؤقف بھی اختیار کریں آپ اس کے برعکس حوالہ قادیانی لٹریچر سے پیش کر کے اسے چند منٹوں میں ہی لاجواب کر سکتے ہیں۔ قادیانوں کو اپنے شکنجہ میں کسنے کے لئے اس سے بہتر کوئی حربہ نہیں ہے۔

(۴) مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں اور مریدوں کے تضادات پر غور و فکر کے ذریعہ

قادیانی اسلام تک پہنچ سکتے ہیں۔اس راستہ سے زیادہ واضح آسان اور عام فہم راستہ شاید کوئی اور نہ ہوگا''کیا قادیانی حضرات دنیا کی ہوس'' مرزا سے اندھی عقیدت، معاشی ومعاشرتی کشش کے خول سے باہر آسکیں گے؟

ومـاارید الاالاصـلاح مااستطعت وماتوفیقی الابالله علیه توکلت والیه انیب وماعلینا الاالبلاغ المبین.

☆☆